هو الکریم

مقالات سعدی

یعنے

گلستان کے اُن فقرات و اشعار کا مجموعہ

جو بطور ضرب المثل زبان زد عام اور واجب العمل ہیں

مرتبہ

ہنمنت راو راجیشر راو

مددگار خزانہ عامرہ

مطبوعہ

عثمان شاہی اسٹیم پریس شاخ محبوب شاہی گورنمنٹ پریس

سنہ ۱۳۳۳ھ

قیمت علاوہ محصول ڈاک

هو الکریم

مقالات سعدی

یعنے

گلستان کے ان فقرات اور اشعار کا مجموعہ

جو بطور ضرب المثل زبان زدِ عام اور واجب العمل ہیں

مرتبہ

ہنمنت راو راجیشر راو

مددگار خزانہ عامرہ

مطبوعہ

عثمان شاہی اسٹیم پریس شاخ محبوب شاہی گورنمنٹ پریس

سنہ ۱۳۳۳ھ

نمبر طبع (۱۸۱)

EXCELSIOR PRESS SECUNDERABAD.

فہرست مضامین

اگرچه پیش خردمند خامشی
بوقت مصلحت آن به که در سخن کوشی
شبیه مبارک حضرت شیخ سعدی رحمة علیه

(۳) انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا۔

(۴) انگریزی ترجمہ گلستان مترجمۂ جیمس راس صاحب۔

جب یہ کتاب مرتب ہو چکی اور اس کو مولوی محمد عبد الجبار خاں صاحب صدر مدرس مدرسہ اعزہ نے ملاحظہ فرمایا تو مولوی صاحب ممدوح کی یہ رائے ہوئی کہ شیخ نے گلستاں کو آٹھ ابواب پر ہی کیوں حصر کیا اور ہر ایک باب کے حکایتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ کیا ربط و تعلق ہے اس کا ذکر بھی دیباچہ کتاب کے بعد کر دیا جائے کیونکہ عموماً یہاں کے لوگ ان خوبیوں سے واقف نہیں ہیں اور اس کے متعلق ایک مضمون بھی عنایت فرمایا جو مولوی محمد حسین صاحب انصاری کے طبع کرائی ہوئی کتاب گلستاں طبع اول میں چھپا تھا۔ لہذا صاحب موصوف کے اُس عنایتی اور قابل قدر فارسی مضمون کا خلاصہ شکریہ کے ساتھ اس کے بعد درج کر دیا جاتا ہے۔

میں جناب مولوی سید کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری کا تہ دل سے مشکور ہوں جنھوں نے ترجمہ و ماحصل اقوال و سوانح عمری کی اصلاح و نظر ثانی کرنے میں اپنا گرانمایہ وقت صرف فرمایا اور قیمتی مدد دی۔

اس کتاب میں کسی قسم کی غلطی یا کوئی سقم پایا جائے تو معزز ناظرین سے امید ہے کہ معاف فرمائینگے۔ غرہ رجب سنہ ۱۳۳۳ ہجری

ہمنت راؤ

(حیدرآباد دکن)

یشونت راو
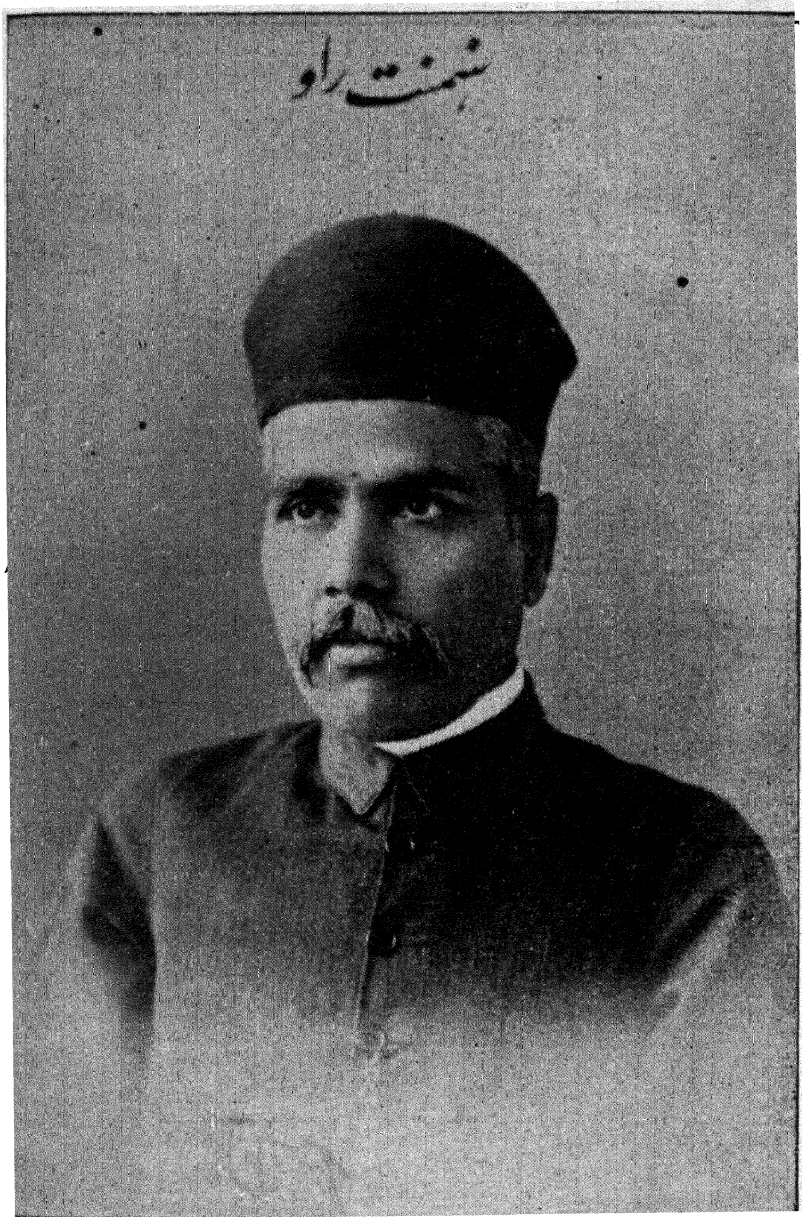
خلاصۂ مضمون

وجہ حصرِ کتابِ گلستاں بر ہشت باب

(۱) گلستاں کی کتاب علم اخلاق میں لکھی گئی ہے۔ اور اخلاق سے مراد ہے خصائل حمیدہ کا حاصل کرنا اور رذایل ناپسندیدہ سے باز رہنا۔ جن کا حسن و قبح شرعاً و طبعاً ہو۔ لہذا شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے اس کتاب کو تین حصوں میں (یعنے۔ دیباچہ۔ آٹھ باب۔ خاتمہ) پر منقسم کیا۔ تین حصوں پر حصر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں جو مضامین لکھے گئے ہیں وہ یا تو مقدمات ہیں یا مضامین بالذات یا ذکر کتاب و طلب دعا۔

(الف) مقدمات کا ذکر مضامین مقصود بالذات پر مقدم ہوتا ہے اس لئے مصنف نے ان کا ذکر دیباچہ میں کیا۔

(ب) مضامین مقصود بالذات کا بیان ملحقات کتاب اور طلب دعا سے پیشتر ہوا کرتا ہے اس لئے ان کو دیباچہ کے بعد لکھا۔

(ج) ملحقات کتاب اور طلب دعا کا ذکر آخر پر لکھا جاتا ہے اس لئے اُن کو مضامین مقصود بالذات کے بعد خاتمہ میں درج کیا۔

(یہ تو مضامین کتاب کی عام تقسیم ہوئی اب یہ بتلایا جاتا ہے کہ مضامین حصہ دوم یعنی مقصود بالذات کو آٹھ ابواب پر حصر کرنے کی وجہ کیا ہے)

(۲) اخلاق دو حال سے خالی نہ ہونگے یعنے وہ یا تو شخص واحد سے متعلق ہونگے یا جماعت متعددہ سے

جبتک شخص واحد اپنے کو اخلاق حسنہ سے درست نہ کرے وہ جماعت کو مہذب نہیں کرسکتا اس لئے شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے بمقتضائے مناسبت نصائح متعلق بہ جماعت متعددہ کو شروع کے ساتوان ابواب کے بعد (جن میں اخلاق متعلق بہ شخص واحد سے بحث کی گئی ہے) باب ہشتم میں بیان کیا جو اواب صحبت وموعظت وحکمت پر شامل ہے۔

(۳) اخلاق متعلق بہ شخص واحد میں جو مواعظ ونصائح بیان کئے گئے ہیں وہ دو قسم پر منقسم ہیں۔ ایک متعلق بہ ذات خود۔ دوسرے متعلق بہ ذات دیگراں۔ جو اخلاق کہ دوسروں کے واسطے ہیں اُن کو اوا سکے چھہ باب کے بعد باب ہفتم میں بیان کیا۔ اس لئے کہ تا وقتیکہ خود کوئی شخص اخلاق سے درست نہو وہ دوسروں کو کیا تعلیم دے سکیگا۔

(۴) اخلاق متعلق بہ شخص واحد جو ذات کے لئے ہین وہ یا تو مقید بہ سن ہونگے یا بلا قید سن۔

(۵) جو اخلاق کہ مقید بہ سن ہیں اس کو دو زمانوں پر منقسم کیا۔ ایک بہ سن شباب دوسرے بہ سن پیری وضعیفی۔ اس سلئے کہ سن طفلی زمانہ لہو ولعب ہوتا ہے اور جدا قابل تخلق نہیں ہوتا۔ اور اخلاق متعلق بہ سن شباب کو باب پنجم میں بیان کیا اور اخلاق متعلق بہ سن پیری وضعیفی کو باب ششم میں۔ اس وجہ سے کہ سن شباب مقدم ہوتا ہے سن پیری وضعیفی پر۔ اور یہ دونوں باب (یعنے باب پنجم وششم) اس لحاظ سے ابواب متعلق بہ اخلاق بلا قید سن کے بعد رکھے گئے ہیں کہ مطلق عام مقدم ہوتا ہے مقید خاص پر۔

(۶) جو اخلاق کہ متعلق بلا قید سن (یعنی وہ مواعظ ونصائح جو مطلقاً شخص واحد سے متعلق ہیں یعنی کسی خاص عمر کے شخص کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں) وہ عام ہیں سلاطین ومساکین دونوں کے لئے یا دونوں میں کسی خاص ایک طبقہ سلاطین یا مساکین کے لئے۔

بہترین اخلاق وہ ہیں جو خواہش وارادات نفسانی سے ہوں یا خاص عضو لسانی سے اور

ان دونوں کی (یعنے نفسانی ولسانی کی) تہذیب اہم ہے اس لئے اخلاق نفسانی کو باب سوم میں اور اخلاق لسانی کو باب چہارم میں بیان کیا۔ کیونکہ تہذیب نفس مقدم ہے تہذیب زبان پر۔

قطع نظر اس کے چونکہ قناعت وخاموشی ہر ایک فرع ہے تخلق بہ اخلاق درویشاں ، درویشوں کے لئے اور تخلق بہ اختیار سیرت بادشاہاں۔ بادشاہوں کے لئے لہذا باب سوم در قناعت اور باب چہارم در خاموشی۔ ان دونوں ابواب کو ترتیباً باب اول ودوم کے بعد رکھا ہے۔

(۷) جو اخلاق کہ مقید بہ سن نہیں ہیں اور خاص سلاطین یا مساکین کے لئے ہیں ان کو بالترتیب باب اول ودوم میں ذکر کیا اور ان میں بھی چونکہ سلاطین کی صلاح ودرستی درحقیقت تمام عالم کی صلاح وبہتری ہے اس لئے باب اول کو باب دوم پر مقدم کرنا مناسب سمجھا اور سب سے پہلے باب اول کو رکھا جو متعلق ہے بادشاہوں کی سیرت سے۔

نوٹ

اس شجرہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ گلستاں کے مضامین کے تقسیم و ترتیب کس طرح کی گئی ہے ناظرین اس تقسیم مضامین پر خوب غور کریں اور فقرات محولہ کے ساتھ مطابقت کریں تاکہ مضمون کے مطالب جلد اور بہ آسانی معلوم ہوجائیں۔
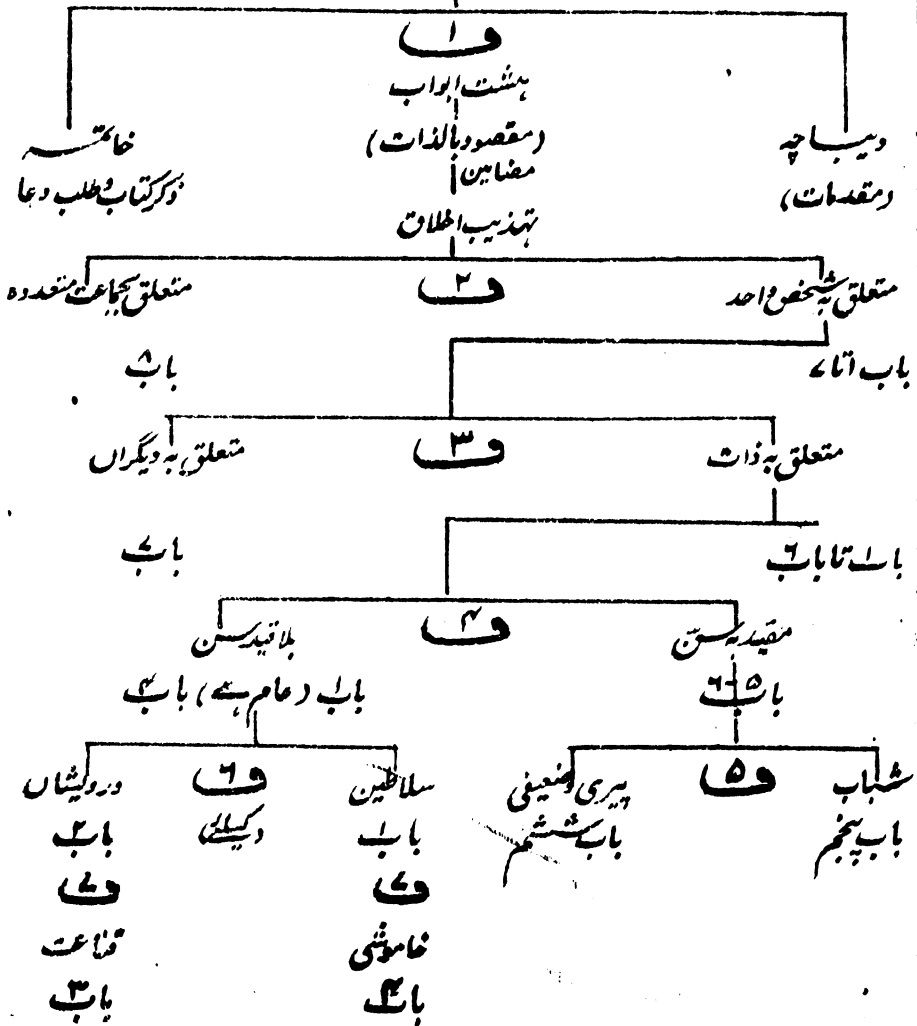
روابطِ حکایات

بابِ اوّل

در سیرتِ بادشاہان

(سیرت سے یہاں بادشاہوں کے خصائل عادات۔ حالات اور طریقے مراد ہیں۔)

حکایت اوّل۔ بادشاہے راشنیدم کہ بکشتن اسیرے اشارت کرد۔ الخ

ماحصل اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کے اخلاق میں سب سے اہم اور اصل اخلاق یہ ہے کہ وہ رعایا کے بیہودہ باتوں پر نظر نہ ڈالیں اور اُن کے واہی تباہی باتوں سے چشم پوشی کیا کریں۔ چونکہ کلمات نازیبا سے چشم پوشی کرنا اُسوقت تک ممکن نہیں جب تک کہ موت کا خیال ہر لحظہ اور ہر آن نہ رہے اس لئے حکایت (۲) سلطان محمود۔ کو اس کا ضمیمہ بنایا تاکہ وہ اِس بات کو سمجھ لیں کہ خاص بادشاہوں کے لئے سب سے عمدہ عبادت یہ ہے کہ وہ موت کو اپنے دل سے نہ بھولیں۔ اس باب میں اس حکایت کو لانے کی وجہ یہی ہے۔

حکایت (۲) یکے از ملوک خُراسان سلطان محمود سبکتگیں راں بخواب دید۔ الخ

اِس کے ربط کا ذکر حکایت اول میں آگیا ہے۔

حکایت (۳) ملک زادہ راشنیدم کہ کوتاہ بود وحقیر۔ الخ

اس حکایت میں عجیب وغریب نصائح مضمر ہیں مگر اس کا تعلق عنوان باب کے ساتھ اس طرح پر ہے کہ بادشاہوں کے جملہ خصلتوں میں سے ایک خصلت یہ ہونی چاہئے کہ

وہ کسی کو محض اس وجہ سے بہ نگاہ نفرت نہ دیکھیں کہ اُن کا جسم چھوٹا سا ہے یا وہ ضعیف ہے۔ اس لئے کہ معلوم نہیں کہ کس شخص میں کیا جوہر ہے۔ اسی مناسبت سے حکایت (۴) طائفہ وزدان عرب کو اس کے بعد بیان کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ دشمنوں کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں جیساکہ وزیر سے بادشاہ نے فرمایا اور وزیر نے اس پر عمل نہ کرنے سے نقصان اٹھایا۔

حکایت (۴) طائفہ وزدانِ عرب بر سر کوہے نشستہ بود۔ الخ

اس حکایت کا تعلق اس سے پہلے کی حکایت کے ساتھ کیا ہے اور یہ حکایت کیوں اس باب میں لائی گئی ہے وہ حکایت سابقہ کی کیفیت سے ظاہر ہوچکی۔

حکایت (۵) سرہنگ زادہ را دیدم بر در سرائے اغلمش کہ عقل و کیاست۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے اس بات کے طرف اشارہ کرنا منظور ہے کہ بادشاہوں کو چاہیے کہ اگر کوئی شخص کسی کے نسبت کسی کام میں خیانت کرنے کی شکایت کرے تو معاً غضب میں آجائیں اور اس کو ذلیل و معزول کردیں بلکہ پوری پوری تحقیقات کرکے اس کی اصلیت کو دریافت کیا کریں جیساکہ اس حکایت میں بادشاہ نے بعد دریافت حقیقت و ثبوت لغویت پوچھا کہ اس کے ساتھ تیری عداوت رکھنے کی وجہ کیا ہے۔ الخ۔ حکایت سابق کے ساتھ اس حکایت کا تعلق ہونے کی وجہ مشترک ہے۔ دونوں اپنے ہمجنس بیگناہ کے مارنے میں ساعی رہے مگر پہلے فتح پائے اور بعد میں ذلیل و بے عزت ہوئے۔

حکایت (۶) یکے از ملوک عجم حکایت کنند کہ دست تطاول بمال رعیت دراز کردہ بود الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے کی وجہ یہ ہے کہ سب سے بدتر خصلت ظلم ہے جس سے دنیا میں تو سلطنت ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور آخرت میں اپنے گناہوں کی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ اس طرح پر ہے کہ دشمن ایسے شخص پر غالب نہیں آسکتا جس کا دامن

فریب اور ظلم سے صاف ہو اور جس شخص کا ہاتھ ظلم کے خس وخاشاک سے آلودہ ہو اس کی حمایت کرنے پر کوئی شخص آمادہ نہیں ہوتا۔

حکایت (۷) بادشاہے با غلامے عجمے در کشتی نشستہ و غلام دیگر دریا را ندیدہ بود۔ الخ

اس حکایت کی ابتدا اس طرح پر ہے کہ بادشاہوں کا مزاج بہت نازک ہوا کرتا ہے اور ہر شخص ان کے مصاحبت کے لائق نہیں ہوتا اس لئے غلام نے دیکھا جو کچھ کہ دیکھا۔ اس کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ اس طریق پر ہے کہ آدمی کو چاہئے کہ زمانہ حالت سلامتی میں راحت و عافیت کی قدر کرے اور اس حالت میں نعمت حقیقی کے بخشنے والے کا شکر بجالائے۔ دیکھو۔ اگر بادشاہ عجم اپنے ملک ومال کی قدر جانتا ظلم نہ کرتا اور شکر خدا بجالاتا تو کیوں اس کا ملک دوسروں کے ہاتھ جاتا۔ اسی طرح اگر غلام کشتی کی قدر جانتا اور بیہودہ شوروغل نہ مچاتا تو دریا میں ڈوبنے کی تکلیف کیوں اٹھاتا اور کیوں موجوں کے طپانچے کھاتا۔

حکایت (۸) یکے از ملوک عجم رنجور بود در حالت پیری و امید زندگانی قطع کردہ۔ الخ

اس حکایت کی ابتدا اس بات پر ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ ملک ومال اور قلعہ جات کے فتح پر غرور نہ کریں اور نازک مزاجی سے کام نہ لیں کیونکہ حاکم مرگ سامنے اور داعی اجل پیچھے ہے پس اس بیان سے اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ بھی ظاہر ہے۔

حکایت (۹) ہر مز را گفتند کہ از وزیران پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی۔ الخ

ماحصل اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ احتیاط اور عاقبت اندیشی کو اپنا شیوہ بنائیں اور حکما کے قول پر کاربند رہیں۔ ظاہراً اس کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ یہ ہے کہ سلطنت کے اہلکاران سابق پر اعتماد نہ کرے۔ پس جو خوشخبری سنائی گئی تھی کہ جملہ سپاہ اور رعیت اُدھر کی مطیع اور فرماں بردار ہو گئی ہے ان کی اطاعت قابل اعتماد نہیں ہے۔

جیسا کہ ہرمز نے اپنے باپ کے وزیروں کی اطاعت پر اعتماد نہیں کیا۔

حکایت (۱۰) ببالین تربت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام معتکف بودم در جامع دمشق۔ الخ

یہ اور اس کے بعد کے ہر دو حکایت (۱۱ و ۱۲) کو اس باب میں لانے کی وجہ یہ ہے کہ دعا کا مقبول ہونا منحصر ہے مظالم کے رفع کرنے پر پس جبتک کہ سلاطین مظالم کے رفع کرنے پر ہمت نہ باندھیں مقبولیت دعا کے متوقع نہوں کیونکہ دعائے خیر ظالموں کے حق میں موت ہوتی ہے۔ چاروں حکایتوں کا اشتراک اخیر بیت کے اس مضمون سے ظاہر ہے کہ (تو کز محنت دیگراں بیغمی)

حکایت (۱۳) یکے را از ملوک شنیدم کہ شبے در عشرت روز کردہ بود۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے اشارہ اس بات کے طرف ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ فقیروں کے مانگنے پر بددل نہوں اور انکو سختی کے ساتھ نہ نکالدیں۔ کیونکہ بادشاہ مثل چشمۂ شیریں کے ہے جہاں چیونٹیاں اور چڑیاں وغیرہ جمع ہوا کرتے ہیں۔

حکایت سابق کے ساتھ اس حکایت کا ربط اس طرح پر ہے کہ وہ ظلم کے بیان میں ہے اور فقیروں کا نکلوا دینا بھی ایک قسم کا ظلم ہے۔

حکایت (۱۴) یکے از بادشاہاں پیشیں در رعایت مملکت سستی کردے۔ الخ

اس حکایت میں اس امر کے طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہوں کو امور مملکت میں رعایت کرنا اور فوج کو روپیہ سے مدد دینا واجب ہے۔ ورنہ بوقت ضرورت غنیم سے مقابلہ نہ کرے گی اور اس سے شکست فاحش اٹھانی پڑیگی۔ اور سپاہ و رعیت کو اپنے روبرو سے بہ قہر و غضب نہ نکالدیں اور آپ عیش و عشرت میں مشغول نہ رہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ کیا ہے۔

حکایت (۱۵) یکے از وزرا معزول شدہ بحلقۂ درویشاں آمد۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انتظام امور مملکت میں مشغول رہنے سے ہمیشہ خدا کی یاد کرتے ہوئے گوشہ عافیت میں بیٹھنا بہتر ہے کیونکہ رعایا کی خبرگیری نہ کرنے اور ان کو پیسہ نہ دینے کے سبب سے سلاطین اور وزرا ہمیشہ موردِ طعن و تشنیع رہا کرتے ہیں۔ پس جس شخص نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اُس نے حرف گیروں کے زبان و قلم سے نجات پائی۔ اس تقریر سے اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ کیا ہے ظاہر ہے۔

حکایت (۱۶) سیاہ گوش را گفتند کہ ترا ملازمت شیر بچہ وجہ اختیار افتاد

اس حکایت کا خلاصہ اس کے اخیر فقرات میں ہے۔ یعنی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بادشاہ (جیسا کہ اس حکایت میں لکھا ہے) خلعت عنایت کرتے ہیں۔ یہ اور اس کے بعد کے حکایت کو اس باب میں لانے سے دوسروں کو اس امر کی نصیحت کرنا مدنظر ہے کہ بادشاہوں کی تلون مزاجی سے ڈرتے رہیں اور ان کی قربت اختیار نہ کریں کیونکہ معلوم نہیں کس وقت سر کٹ جائیگا۔ یہی وجہ ہے کہ وزیر نے (جس کا ذکر حکایت سابق میں ہوا) معزولی کے بعد بخیال تلون مزاجی بادشاہ۔ عہدۂ وزارت کے قبول کرنے سے انکار کیا اور رفیق مصنف (جس کا ذکر بعد میں آئے گا) جب اُمراء و سلاطین کا تقرب اختیار کیا تو ان کی تلون مزاجی سے نقصان اٹھایا۔ حکایت سابق کے ساتھ اس کا تعلق یہی ہے۔

حکایت (۱۷) یکے از رفیقاں شکایت روزگار نامساعد بنزد من آورد۔

یہ حکایت اس باب میں کیوں لائی گئی اور اس کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ کیا ہے اس کی وجہ سابق میں بیان کی گئی۔

حکایت (۱۸) تنی چند از روندگان در صحبت من بودند۔

اس حکایت کو اس باب میں بیان کرنے کی وجہ (در سیرو وزیر و سلطان را) الخ۔ اس قطعہ کے مطلب سے ظاہر ہے اور حکایت سابق کے ساتھ اس کا ربط اس طرح پر ہے کہ دونوں کو بارگاہ امارت میں پہونچانے کے باعث شیخ سعدی تھے۔

حکایت (۱۹) ملک زادہ گنج فراوان داشت از پدر میراث یافت۔

اس حکایت کو اس باب میں لانے کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ سخاوت اور بخشش کیا کریں نہ کہ جو کچھ ملے اس کو جمع کریں اور کسی کو ندیں اور دوسروں کے لئے چھوڑ جائیں غریبوں کو فیض نہ پہونچانا ایک بری خصلت ہے جیسا کہ ایک بزرگ کے حال سے معلوم ہوا ہوگا جس نے غریبوں کے ساتھ سخاوت کرنے سے ہاتھ روک لیا تھا۔ اس بیان سے اس کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۰) آوردہ اند کہ نوشیروان عادل را در شکارگاہے صید کباب کردند

اس میں اشارہ ہے اس امر کے طرف کہ بادشاہوں کو معمولی تھوڑے سے ظلم سے بھی احتراز کرنا چاہئے اس لئے کہ مال بیت المال مستحقین کا حق ہوتا ہے اس کو جمع کرکے آپ خزانہ کا سانپ نہ بنے جیسا کہ ملک زادہ نے کیا بلکہ مستحقین کو دیا کریں کیونکہ مستحقین کو ندینا بھی ایک قسم کا ظلم ہے۔ اس سے اس حکایت کا ربط بھی حکایت سابق کے ساتھ ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۱) عاملے را شنیدم کہ خانہ رعیت خراب کردے۔

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ جو شخص کہ بادشاہوں کی خوشنودی و خیرخواہی کیلئے خلایق کی دل آزاری کو جائز رکھتا ہے وہ اس کا ثمرہ بہت برا دیکھتا ہے۔ کیونکہ ظلم کا ثمرہ

بہت ہی بد ہوا کرتا ہے اسی لئے نوشیرواں نے اُسے منع کیا اگرچہ ظلم تھوڑا ہی کیوں نہو۔ اس بیان سے اس حکایت کا ربط حکایت سابق سے ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۲) مردم آزاری حکایت کنند کہ سنگے بر سر صالح زد۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ اہلکاروں کو چاہئے کہ بادشاہوں کے دئے ہوئے خدمات اور حکومت پر مغرور ہوکر مردم آزاری اختیار نہ کریں اس لئے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ زمانہ ایکساں نہیں رہتا۔ جب وہ بادشاہوں کے عتاب میں معتوب اور خدمات سے معزول ہوجاتے ہیں تو ظلم رسیدہ لوگ اپنا بدلہ لیتے ہیں اور بہت ہی رسوا کرتے ہیں۔ دونوں حکایتوں کا ربط ظلم اور ظالم کے ذکر سے ہے۔

حکایت (۲۳) یکے را از ملوک مرضے ہائل بود۔ الخ

حاصل اس حکایت کا یہ ہے کہ اپنی سلامتی کے لئے دوسروں پر ظلم نہ کرنا چاہئے اور یہی امر باعث سلامتی کا ہے کیونکہ ظلم کرنے سے کبھی کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ حکایات سابقہ سے ظلم کرنے کا حال ظاہر ہے۔

حکایت (۲۴) یکے از بندگان عمرو لیث گریختہ بود۔ الخ

خلاصہ اس کا یہ ہے کہ دوسروں پر ظلم کرنے کو جائز رکھنا آخر پر ندامت اٹھانا ہے اسی لئے بادشاہ مریض نے دوسرے پر ظلم کرنا جائز نہیں رکھا۔ اس بیان سے دو حکایتوں میں باہم ربط ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۵) ملک زوزن را خواجہ بود کریم النفس۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے کی وجہ اس بات سے ظاہر ہے کہ وعدہ کا ایفا اور حقوق

سابق کی محافظت کرتا خاصکر بادشاہوں کے حضور میں ایک شیوۂ پسندیدہ اور خصلت حمیدہ ہے کیونکہ بادشاہوں کے مہربانی میں اکثر لوگوں کی بہتری ہوتی ہے اور ان کے غضب میں عالم کی تباہی ۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ رضا و تسلیم میں ہے جن کا ذکر دونوں حکایتوں میں ہوا ہے ۔

حکایت (۲۶) یکے را از ملوک عرب شنیدم کہ با متعلقان میگفت ۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے مطلب یہ ہے کہ ہوشیار آدمی کو چاہئے کہ لوگوں کے باہمی معاملات سے خصوصاً ایسے اُمور سے جو بادشاہوں سے (کہ ظل اللہ کہلاتے ہیں) متعلق ہیں ان کو خدا کے طرف منسوب کرے اور ان کارخانوں کو مجاز محض سمجھے ۔ اتنے ہی پر حصر نہ کرے بلکہ جسطرح کہ سلاطین بہت سے خدمات کے بجالانے سے خوش ہو کر اپنے ملازموں کو سرفراز کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالٰے بھی اپنے بندوں کو ان کی اطاعتوں سے راضی اور خوش ہو کر بڑے بڑے رتبوں پر پہونچاتا ہے ۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ ظاہر ہے کہ بادشاہ نے اُس قیدی کے حُسن عقیدت سے خوش ہو کر اس کو قید سے رہا کر دیا ۔

حکایت (۲۷) ظالمے را حکایت کنند کہ ہیزم درویشان خریدے ۔ الخ

ظاہر ہے کہ یہ ظالم کوئی امیر تھا نہ بادشاہ ۔ اس لئے کہ لکڑیاں خریدتا اور اُن کو مالداروں کے ہاتھ فروخت کرتا ۔ اور یہ امر بادشاہوں کے شان سے بعید معلوم ہوتا ہے ۔ پس اس حکایت کو اس باب میں (جو بادشاہوں کے خصلت سے متعلق ہے) لانے کی وجہ وہ لطیفہ ہے جو اس حکایت کے آخر میں ہے یعنی (بر تاج کیخسرو نوشتہ بود) اور اس صورت میں حکایت اور لطیفہ کا ماحصل یہ ہوگا کہ بادشاہوں کو مال و ملک دنیا پر غرور نہ کرنا چاہئے

کیونکہ موت ہر ایک کے لئے درپیش ہے اور نہ ظلم کرنا چاہئے۔ اور اہل خدمات کے ساتھ احسان و حسن سلوک سے اغماض نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ یہی باتیں باعث بقائے سلطنت ہیں۔ ورنہ دنیا کے مال و دولت کا کچھ اعتبار نہیں۔ پس اس مضمون سے اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ سے ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۸) یکے در صنعت کُشتی گرفتن سرآمدہ بود۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے اس بات کی تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ شیخی بگھارنے والوں اور بیہودہ بکنے والوں کو سزا دیں تاکہ وہ لوگ دروغ گوئی و بیہودہ سرائی کرنا چھوڑ دیں۔ چونکہ پند و نصیحت کرنا صاحبدلوں کا کام ہے لہذا جو تاریک دل اور ظالم شخص کہ صاحبدلوں کے نصیحت کو نہیں سنتا آخر وہ بستر نرم سے خاکستر گرم پر بیٹھتا ہے۔ اسی طرح جو شخص کہ بادشاہوں کے تادیب پر کاربند نہیں ہوتا وہ رسوا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسی وجہ سے یہ حکایت حکایت ظالم کے بعد لائی گئی۔

حکایت (۲۹) درویشے مجرد بگوشہ صحرائے نشستہ بود۔ الخ

اس حکایت میں اس بات کا اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہ فقیروں کا نگہبان ہوا کرتا ہے اس کو نہ چاہئے کہ ان لوگوں سے اپنی تواضع و تکریم کا خواہاں ہو بلکہ ہمیشہ ان کی حالت اور تربیت کی اصلاح کرتا رہے اور رعایا کو لازم ہے کہ اپنے بادشاہ کی اطاعت کرے اشخاص ذیل واجب التعظیم ہوتے ہیں۔

(۱) بادشاہ (۲) والدین۔ (۳) عالم۔ (۴) اُستاد۔ (۵) مرشد۔ پس مناسبت ہر دو حکایات۔ بزرگان واجب التعظیم کی اطاعت سے ہے۔

حکایت (۳۰) یکے از وزراء پیش ذوالنون مصری رضی الله عنہ۔ الخ

اس حکایت کے ایراد سے اس بات کی تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ بادشاہوں کے کارخانے (اس وجہ سے کہ وہ ظل اللہ ہوتے ہیں) کارخانہ ہائے الٰہی کے نمونے ہیں لہٰذا انکو چاہیئے کہ بجائے ان کے۔ کارخانجات کے اللہ جل شانہ کے طرف دل لگائیں جیسا کہ ذوالنون علیہ الرحمہ وزیر کے حالت کو دیکھکر متنبہ ہوئے۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ اس طرح پر ہے کہ وزیر کے لئے سزاوار یہ تھا کہ خدمت کو ترک کرکے اللہ تعالٰی کی عبادت کے واسطے گوشہ نشینی اختیار کرتا جیسا کہ فقیر گوشۂ تنہائی میں بیٹھا ہوا تھا تاکہ سلطان کے ہیبت سے نجات پاتا۔

حکایت (۳۱) بادشاہے بہ کشتن بیگناہے اشارت کرد۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہیئے کہ اگر احیاناً بمقتضائے قوت غضبانی کوئی صریح ظلم سرزد ہو جائے تو نصیحت آمیز باتوں کو اچھی طرح سنکر اس ظلم سے درگذر کرے بلکہ بندگان خدا کے ساتھ شفقت سے پیش آئے تاکہ ہر شخص اس کے رحمت کا امیدوار رہے کوئی ایسا کام نہ کرے کہ مخلوق خدا اُس کے عقوبت سے ترساں

(۲۹)

ولرزاں رہے جیسا کہ حکایت سابق میں وزیر کی حالت سے ظاہر ہوا۔

حکایت (۳۲) وزرائے نوشیروان در مہمے از مصالح مملکت اندیشہ ہمی کردند۔ الخ

اس حکایت میں اشارہ ہے اس بات پر کہ بادشاہ جب کسی امر میں رائے طلب کرے یا مشورہ چاہے تو جسقدر ممکن ہو بادشاہ کے رائے سے ہی اتفاق کرنا چاہیئے تاکہ اگر نتیجہ خلاف نکلے تو عتاب شاہی سے محفوظ رہیں۔ اُس وقت یہ خیال نہ کریں کہ ایسا کرنا راستی یا حق کے خلاف ہوگا۔ (کیونکہ رائے صائب کا اظہار ہونا چاہیئے نہ کہ اپنے نجات کے لئے بادشاہ کے

رائے ناصواب کو بھی درست اور بُری بات کو بھی نیک تسلیم کرلیں اور کہدیں کہ یہی عین صواب ہے) چنانچہ طرز عبارت سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کی رائے نیک یا کتنی ہی ضعیف کیوں نہو اس کو اوروں کی رائے پر ترجیح دینی چاہیئے۔ اس حکایت کو حکایت بے گناہ کے بعد لانے کا مطلب یہ پایا جاتا ہے کہ اگر رائے میں کوئی خطائے فاحش پائی جائے تو اس کو سرزنش نکریں کیونکہ وہ بالکل بیگناہ ہے اُس کے سمجھ میں جو بات آئی اس کو اس نے ظاہر کردیا۔

حکایت (۳۳) شیادے گیسو بافتہ با قافلہ حجاز بشہر درآمد۔ الخ

اس حکایت میں اس بات کا اشارہ کیا گیا ہے کہ سچائی نجات دلاتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے اس لئے ہر جگہ سچائی ہی اختیار کرنی چاہیئے۔ خصوصًا بادشاہوں کے پاس۔ اس لئے کہ وہاں نفع ونقصان جلد پہونچتا ہے۔ اسی طرح مشورہ کے دینے میں بھی اُن ہی کی رائے کے تابع رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اگرچہ یہاں نفع ونقصان تو جلد نہیں پہونچتا مگر اُس کے عتاب میں آجاتا ہے۔ غالبًا اسی وجہ سے ہر دو کا ربط ثابت ہوا ہوگا۔

حکایت (۳۴) یکے از پسر ہارون الرشید پیش پدر آمد خشم آلودہ۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا عدل وانصاف ہے جو خاصکر بادشاہوں کے لئے نہایت ہی ضروری ہے اس کا ربط حکایت سابق کے ساتھ حکایت ہذا کے اس مصرع اخیر کے مطلب سے ظاہر ہے کہ (کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید) یعنی جس طرح پر کہ حکایت شیادے گیسو بافتہ میں بادشاہ غصہ کے وقت کلمات سخت وسست زبان پر نہیں لایا بلکہ لطیفہ پر خوش ہوکر انعام واکرام سے سرفراز فرمایا۔ اسی طرح سرہنگ زادہ کو چاہیئے تھا کہ کلام

ناشایستہ زبان پر نہ لاتا۔

حکایت (۳۵) با طائفہ بزرگان بکشتی نشستہ بودم۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے کی وجہ معلوم نہیں ہوتی مگر ممکن ہے (یکے از بزرگان سے مراد شاید بادشاہ ہو یا عنوان باب میں لفظ بادشاہان عام ہو بادشاہ اور امیر دونوں سے) لیکن ہم یہہ کہتے ہیں کہ اگرچہ سلطان کا ذکر اس حکایت میں نہیں ہے لیکن یہ نصیحت بادشاہوں کے لئے زیادہ تر ضروری ہے اس لئے کہ بادشاہوں کے پاس معاملات ملک کثرت سے رجوع رہنے سے اکثر ایسا اتفاق ہوجاتا ہے کہ کسی کو نفع پہونچا ہے کسی کو ضرر۔ اس لئے انکو چاہئے کہ کسیکو ضرر نہ پہونچائیں کیونکہ شاید کبھی ایسا بھی اتفاق پڑجائے کہ وہ دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہوجائے اور اُس کے ہاتھ سے جان چلی جائے۔ اس حکایت کا ربط اس مصرعہ سے ظاہر ہے کہ (تا توانی درون کس مخراش) مطلب ان دونوں حکایتوں کا گویا یہی مصرعہ ہے۔

حکایت (۳۶) دوبرادر یکے خدمت سلطان کردے ودیگرے بسعی بازو۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کی صحبت وخدمت مثل سانپ کے زہر کے ہے حتی الامکان اُن سے علیحدہ رہنا چاہئے اس واسطے کہ ان کی صحبت مثل بھنور کے ہے کہ وہاں سے صحیح وسلامت نکل آنا بدوں تائید ایزدی نہیں ہوسکتا۔ اس حکایت کو حکایت دوبرادر مغروق کے بعد لانے کی وجہ یہی ہے۔

حکایت (۳۷) کسے مژدہ پیش نوشیروان عادل بردو گفت۔ الخ

اس میں اس بات کے طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ اپنے موت سے غافل نہ رہیں تاکہ بادشاہت میں رہکر اولیا کے رتبہ کو پہونچیں اور ان کی خدمت

کرتے رہیں کیونکہ اُن کی خدمت میں رہنا ہی جملہ عبادتوں سے ایک عبادت ہے نہ کہ مثل زہر قاتل ہوں۔ اس حکایت کا حکایت سابق کے ساتھ ربط و تعلق رہنے کی یہی وجہ ہے۔

حکایت (۳۸) گروہے حکما در بارگاہ کسریٰ بہ مصلحتے در سخن ہمی گفتند۔ الخ

اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ لغو باتوں میں زبان نہ کھولیں اور بلا ضرورت بات نہ کریں خاصکر بادشاہوں کے پاس۔ دیکھو کہ خوشخبری کے پہونچانیوالے نے بلا استفسار نوشیرواں کو خبر سنا کر کیسا جواب سنا ہر دو حکایتوں کے ربط کی یہی وجہ ہے یا اشتمال ہر دو کا نوشیرواں کے ذکر میں ہو سکتا ہے۔

حکایت (۳۹) ہارون الرشید را چوں ملک مصر مسلم شد۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ جب رزاق مطلق ناوانوں اور بے وقوفوں کو رزق دینا چاہتا ہے تو ان کے رزق کے لئے کوئی نہ کوئی سبب پیدا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب خدا کو منظور ہوا کہ خصیب حبشی کو سلطنت عطا کرے تو ویسا ہی خیال ہارون الرشید کے دل میں پیدا کیا ورنہ حقیقت میں یہ رائے مبنی بر صواب نہ تھی کیونکہ حاکم نادان کے وجہ سے رعایا تکلیف و اذیت میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اس حکایت کا ربط حکایت سابق کے ساتھ شاید اس طرح پر ہوگا کہ ہارون کو چاہئے تھا کہ اس معاملہ میں اپنے وزیروں سے مشورہ کرتا۔

حکایت (۴۰) یکے را از ملوک کنیزک چینی آوردند۔ الخ

اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ غصہ کی حالت میں جلدی کو کام میں نہ لائیں کیونکہ جب تیر کمان سے چھوٹ جاتا ہے تو بعد میں پچھتانے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ اور ہر دو کا اتفاق۔ اس طرح پر ہے کہ بادشاہ کو

بلامشورت اپنے وزراء کے جلدی کرنے سے کیا نتیجہ ہوا۔

حکایت (۴۱) اسکندر رومی را پرسیدند۔ الخ

یہ حکایت جو باب کے خاتمہ پر ہے اس میں اس امر کے طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہوں کے خصائل میں سب سے اعلےٰ خصلت یہ ہے کہ عدل کریں۔ رعایا کو نہ ستائیں کیونکہ اس سے ملک کی آبادی ہوتی ہے اور خیر و بخشش بھی کیا کریں جو موجب نجات آخرت ہے۔ اس کا ربط حکایت سابقہ کے ساتھ اس طور پر ہے کہ لوگوں کے دلوں کو آزردہ نہ کرنا یہی سلطنت ہفت اقلیم کے دستیابی کا باعث ہے پس اگر کنیزک چینی کے دل کو آزردہ نہ کیا جاتا تو وہ کیوں ہاتھ سے نکل جاتی اور کیوں اس کے قبضہ میں نہ آتی۔

نوٹ

نمونتاً صرف اس ایک باب کے روابط کا ماحصل یہاں اردو میں بیان کر دیا گیا ہے۔ جنکو گلستان کے کل حکایات کے روابط کے مطالعہ کا شوق ہو وہ اُن کو نسخہ گلستان مطبوعہ مطبع محمدی۔ طبع اول یا (۱۲۶۴ھ ہجری) میں ملاحظہ فرمائیں۔ فقط

مختصر سوانح عمری حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ

شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے بزرگوں کا ابتدائی مسکن مکۂ معظمہ تھا اس لئے اُن کا خاندان مکی کہلاتا ہے جب فتوحاتِ عرب کا سیلاب دیگر ممالک کے جانب پہنچا اس وقت شیخ کے بزرگ بھی شیراز میں پہنچے اور وہاں ایسے بس گئے کہ اسی کو اپنا وطن مالوفہ قرار دیا اور اسی وجہ سے شیخ شیرازی مشہور ہیں ۔

آپ کے بزرگوں کا پیشہ سپاہیانہ تھا اور ان کو جنگی معاملات میں بڑی دلچسپی تھی جب تک کہ اُن کی توجہ ملکی معاملات کیطرف رہی اُن کا تمول بہت اچھا رہا اور کل ایران کی تعظیم وعزت کیا کرتا تھا ایران کے پُر فضا مناظر اور وہاں کے خوشگوار آب وہوا اور فرحت افزا مقامات نے اُن پر ایسا کچھ اثر کیا کہ وہ فرائض اداے خدمات فوجی کے متحمل نہ رہ سکے اور مشایخ بن گئے ۔

آپ کے دادا کا نام شرف الدین تھا جو دین کے حامی اور بڑے متقی شخص اور صوفیانہ طریقہ رکھتے تھے ۔

والد کا نام عبداللہ تھا اور وہ ایک ولی صفت آدمی تھے ۔ ان کا طرز معاشرت بالکل تارک الدنیا گروہ سے ملتا تھا ۔ ان کو موسیقی میں خوب مہارت تھی ۔ خوش گلو اور ماہر فن تھے ۔ حال وقال کے مجلسوں میں شریک ہوکر روحانی لذتیں حاصل کیا کرتے اور ہمیشہ عبادت الٰہی میں مشغول اور جمعہ کے روز وعظ بیان کیا کرتے تھے ۔ اُن کی وعظ گوئی کا طریقہ ایسا باا ثر تھا کہ سامعین اُن کے نصیحت آمیز کلام کو سُنکر سر دُھنتے تھے ۔ اُن میں تعصب بالکل نہ تھا ۔ سعد اُن کا بہت ادب کرتا تھا اور کچھ وظیفہ بھی پہنچے

جیب خاص سے مقرر کردیا تھا تاکہ اُن کا کُنبہ فارغ البالی سے اپنی زندگی بسر کرے اور وہ خود بھی کبھی کبھی عبداللہ سے ملا کرتا تھا۔

عبداللہ کی رسائی دربار فارس تک تھی اور وہاں اُن کی بڑی توقیر ہوا کرتی تھی۔ مظفر الدین تکلہ بن زنگی بعض بعض ملکی معاملات میں اُن سے رائے لیا کرتا تھا اور وہ بہت ہی صائب اور کارگر ہوتی تھی ہرچند بادشاہ چاہتا تھا کہ ان کو اپنا مشیر سلطنت بنائے اور خلعت وزارت عطا کرے مگر وہ معاملات سلطنت میں پڑنا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

شیخ کی والدہ (یعنی عبداللہ کے بی بی) کا نام فاطمہ تھا جو ایران کے ایک رئیس کی بیٹی تھی اگرچہ عبداللہ کو لڑکیاں تھیں مگر اُن کی آرزو ایک ایسے نونہال بچہ کے لئے تھی جو اُن کے خاندان کے نام کو دنیا سے مٹنے نہ دے اور صفحہ ہستی پر قائم رکھے۔

سعدی علیہ الرحمہ کی ولادت ۵۷۱ھ ہجری میں شیراز کے ایک قصبہ میں ہوئی جس کو اُس زمانہ میں طوس کہتے تھے۔ یہ قصبہ شیراز سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اُسوقت شیراز کا فرماں روا اتابک مظفر الدین تکلہ بن زنگی تھا۔ سعدی کی ولادت سے عبداللہ کو جو غیر معمولی خوشی ہوئی وہ کہی نہیں جاسکتی کیونکہ ایک زمانہ دراز کے بعد نخل امید بار ور ہوا تھا۔

آپ کا نام شرف الدین آپ کے دادا کے نام پر رکھا گیا اِس عقیدہ سے کہ دادا کی برکت اِس نونہال بچہ میں آجائے۔

آپ کی پرورش آپ کی بالیاقت والدہ نے اعلیٰ درجہ کے مہذب طریقہ پر کی۔ اپنے معصوم مگر ذہین و ہونہار بچہ کے طفلانہ سوالات کا جواب وہ اِس عمدگی سے دیتی تھی کہ بچپن ہی میں کہ ابھی مکتب میں تعلیم پانے کے لئے بستہ بھی بغل میں نہیں سنبھالا تھا بہت سے فروعی باتیں آپ کو آگئیں تھیں۔ یہ جتنی باتیں تھیں وہ عموماً مذہبی یا کسی قدر

بزرگوں کے کارنامے تھے۔
آپ کے ابتدائی معلم یا اتالیق آپ کے والد عبداللہ تھے جو اپنے لخت جگر کے عادات اطوار اور اخلاق اور گفتار کی بہت سخت نگرانی کرتے تھے اور عیدین وغیرہ میں اور حال وقال کے مجلسوں اور مشائخوں کی صحبت میں لیجایا کرتے تھے۔
جب آپ کا سن چھہ یا سات سال کا ہوا عبداللہ نے آپ کو شیخ مصلح الدین سے مشرف کرایا جو دینی اور دُنیوی علوم میں علما کے سرتاج۔ صوفی منش۔ حافظ۔ شیخ زماں اور مفتی اوّل۔ عالم باعمل اور فاضل اکمل تھے کیونکہ خود عبداللہ نے بھی پہلی بیعت انہیں کے ہاتھ پر کی تھی شیخ مصلح الدین۔ سعدی کو دیکھکر بہت خوش ہوے۔ اپنے گود میں بٹھالیا اور دُعا دی کہ جیسی صورت ظاہری اچھی ہے صورت باطنی بھی جمیل اور حسین ہو۔ سعدی نے قران شریف۔ مصلح الدین سے پڑھا تھا اور حفظ بھی انہیں نے کرایا تھا جس وقت سعدی کی عمر گیارہ سال کی ہوی اس وقت مصلح الدین کا انتقال ہوگیا اور سعدی کا لقب مصلح الدین انہیں بزرگ کے نام پر رکھا گیا سعدی کے والد عبداللہ بھی اُسی زمانہ میں بعارضہ مرض القلب رحلت کر گئے عبداللہ کے انتقال کے بعد سعدی چندے اپنی والدہ کے سایۂ شفقت میں رہے۔ پندرہ سال کی عمر کو پہنچنے تک سعدی کو جن چیزوں میں دست گاہ حاصل ہوی وہ صرف یہ تھے۔
(الف) شیخ مصلح الدین سے قران شریف پڑھ چکے تھے اور اُس کو عام مجمع میں آزادانہ طور پر بہت ہی خوش الحانی کے ساتھ اور درد انگیز لہجہ میں پڑھتے تھے۔
(ب) اپنے والد سے کچھ عربی کی صرف ونحو سیکھ لی تھی اور موسیقی کی بھی تعلیم پائی تھی۔

(ج) حدیث اور فقہ اور تفسیر میں مہارت پیدا کرلی تھی اور مذہب کے فروری مسائل سے بھی واقف ہو گئے تھے۔

(د) گفتگو میں متانت و سنجیدگی و حاضر جوابی کا مادہ پیدا ہو گیا تھا۔

مگر کسی علم دینی و دنیوی میں کمال حاصل نہیں ہوا تھا۔ چونکہ قاعدہ ہے کہ بزرگوں اور کاملوں کے دیکھنے یا ان کی شہرت اور ذکر خیر سننے سے ہونہار لڑکوں کے دل میں خود بخود اُن کی ریس اور پیروی کرنے کا خیال پیدا ہوتا ہے اس لئے سعدیؒ کو تحصیل علم کا شوق دامن گیر ہوا اور اپنی زندگی کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کا خیال کرنے لگے۔

سب سے پہلے آپ جس مدرسہ میں داخل ہوئے وہ شیراز کا مدرسہ عضدیہ تھا جس کو عضدالدولہ دیلمی نے قایم کیا تھا۔ اس مدرسہ میں اوّل اوّل آپ کا اُستاد سید علی قاری تھا جو ایک اچھا نحوی اور صرفی اور علم ادب میں بھی طاق تھا مگر اُس میں سعدیؒ نے دو عیب پائے۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنی ہکلاتی ہوئی زبان سے طلبا کو مطالب مضمون صاف نہیں سمجھا سکتا تھا۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنے آپ کو بڑا عالم اور ایک زمانہ کو جاہل جانتا۔ چند روز تک سعدیؒ نے اُس سے عربی پڑھی لیکن عیوب مرقومہ بالا کے باعث اُس سے متنفر ہو کر وہاں سے علحدگی اختیار کی۔

اِس مدرسہ میں آپ نے تعلیم تو کسی قسم کی نہیں پائی لیکن شاعر البتہ بن گئے اس وجہ سے کہ مدرسہ عضدیہ میں شعر و شاعری کا چرچا بہت تھا اور وہاں کا ہر طالب علم کچھ نہ کچھ شوق شاعری کا ضرور رکھتا تھا۔ جو اشعار آپ نے اوّل اوّل

اسی مدرسہ میں کچھ وہ مدین تھے۔ چونکہ شیخ نے سعد زنگی کے عہد میں شعر کہنا شروع کیا تھا اس لئے آپ نے اپنا تخلص سعدی قرار دیا۔
ایک اور بڑی وجہ مدرسہ عُضدیہ کو چھوڑنے پر مجبور ہونے کی یہ بھی تھی کہ اُس وقت وہاں ابتری اور خرابی بہت پھیلی ہوئی تھی۔ اہل شیراز کو دم بھر کے لئے اطمینان نہ تھا۔ مدرسہ عُضدیہ کا انتظام ملّاؤں کے ہاتھ میں دئے جانے سے ان لوگوں نے فلسفہ سائنس اور تمام روشن علوم کی تعلیم کو یک لخت موقوف کردیا تھا اور جو لوگ کہ ان کے سرپرست تھے مثلاً احمدی باشندۂ اندلس پروفیسر طبعات وغیرہ اُن کو یا تو زہر دیکر مار ڈالا یا قید کردیا اور خوب دھوم دھام سے کفر کے فتوے شائع کئے غرض اس گروہ نے وہ وہ مظالم و جور برپا کئے تھے کہ کہا نہیں جاسکتا۔ حکومت کی کمزوری کے باعث شیراز کی رعایا ملاؤں کی زیادتیوں کو برداشت نہ کرکے پہلے اتابک ازبک پہلوان اور بعد میں غیاث الدین سے پناہ چاہی اور ان دونوں نے شیراز کو ایسا تاخت و تاراج کیا کہ اُس کی تباہی اور بربادی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ وہ امیرزادے اور نوجوان شہزادے جن سے سعدیؒ کو محبّت تھی تہ تیغ ہوگئے اور انکے عالیشان عمارتیں ڈھادی گئیں تھیں۔ ہر شخص خستہ حال تھا کوئی کسی کا شریک درد نہیں بن سکتا تھا سب کے سب یکساں مصیبت میں گرفتار تھے۔ نہ باپ کو بیٹے کی خبر نہ بیٹے کو باپ کی خبر تھی۔ ہر شخص کو اپنی اپنی پڑی تھی۔ ان حالات سے سعدیؒ کا دل وطن کی صحبت سے بھر گیا تھا اور وہ اُس کی قابل رحم حالت دیکھ نہیں سکتے تھے۔ غرض ایک طرف تو واقعات مندرجہ بالا نے آپ کو مغموم بنادیا تھا دوسرے طرف اسی پُرآشوب زمانہ میں آپ کے والدہ مشفقہ بھی عالم بقا کو سدھاریں۔

ہر چند کہ حالاتِ وقت ایسے برگشتہ تھے کہ آپ کو تعلیم کی طرف مطلق رجوع ہونے نہیں دیتے
تاہم تحصیل علم کا شوق آپ کے دل میں موج زن تھا اور آپ کی دلی آرزو تھی کہ کسی طرح
دنیا کے مختلف علوم اور زبان کو سیکھیں۔ اس شوق کی تکمیل کے لئے چند روز تک
آپ غور کرتے رہے کہ شیراز سے نقل مقام کرکے کہاں جائیں اور کس طرح اپنی مراد پائیں۔
اگرچہ اس زمانہ میں بیشمار مدرسے بلاد اسلام میں جابجا کھلے ہوئے تھے جہاں دور
دور سے طالبعلم آکر تحصیل علم کیا کرتے تھے۔ ہرات۔ نیشاپور۔ اصفہان۔ بصرہ اور
بغداد میں خواجہ نظام الملک طوسی وزیر الپ ارسلان کے بنائے ہوئے مدرسے
آباد اور معمور تھے ان کے سوا شام۔ عراق اور مصر وغیرہ میں بھی جابجا مدرسے جاری
تھے۔ لیکن سب سے زیادہ شہرت مدرسہ نظامیہ بغداد نے حاصل کی تھی جس کو
خواجہ نظام الملک طوسی نے ۴۵۹ھ میں بنوایا تھا۔ اس وقت یہ مدرسہ اسقدر مشہور تھا
کہ جو علما یہاں کے پڑھے ہوئے مشہور ہو جاتے تھے اُن کے مستند اور ذی اعتبار
ہونے میں کسی کو شبہ نہیں رہتا تھا۔ چونکہ سعدی کا ہموطن شیخ ابو اسحاق شیرازی
جس کا علم و فضل شہرہ آفاق تھا مدت تک اس مدرسہ کا متولی رہا اور اس سبب سے
اہل شیراز کو اس مدرسہ سے ایک خاص نسبت اور لگاؤ بھی تھا اس لئے سعدیؒ
نے بھی مدرسہ نظامیہ بغداد میں تحصیل علم کرنے کا قطعی تصفیہ کر لیا۔
سعدیؒ کا شیریں کلامی۔ ہر دلعزیزی اور مروت پسندی نے اہل شیراز کے ہر طبقہ
کے لوگوں کو کیا امرا کیا فقرا کیا صوفی اسقدر گرویدہ کر لیا تھا کہ انھوں نے سعدیؒ کو
اپنے اس خیال سے باز رہنے پر بہت کچھ کوشش کی مگر سعدیؒ بڑے ضبط استقلال
کے ساتھ یہ شعر پڑھتے ہوئے کہ۔

فارسی	ماحصل در اردو
دِلم از صحبتِ شیراز بکلّی بگرفت۔	میرا دل شیراز کی صحبت سے تنگ آگیا اب
وقت آنست کہ پرُسی خبراز بغدادم۔	وہ وقت ہے کہ مجھ سے بغداد کا حال پوچھو
گرچہ حُبِ وطنِ خویش حدیث است صحیح	اے سعدی وطن کی محبت اگرچہ صحیح بات ہے
نتواں مُرد بہ سختی کہ من اینجا زادم	مگر اس ضرورت سے کہ میں یہاں پیدا ہوا ہوں سختی میں مرنا نہیں چاہتا۔

اپنے دوستوں سے رخصت ہوکر ایک قافلہ کے ساتھ بغداد کو روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ صرف ایک قرآن شریف تھا جس کو مولانا شیخ مصلح الدین نے یہ وصیت کرکے دیا تھا کہ اسکو اپنے پاس سے جُدا نہ کرنا اور چند کتابیں جن کو آپ عزیز رکھتے تھے۔ باقیماندہ کُل اپنا سامان بجز نقدی کے جو شاید آپ کے اخراجاتِ سفر کے لئے بھی کفتی تھی یا نہیں اپنے رشتہ داروں اور رفیقوں اور دوستوں میں تقسیم کردیا اور منزلیں طے کرتے ہوئے چند دنوں کے بعد بغداد کے قریب ایک سرا میں ٹھہرے جو دریائے تیگرس کے مغربی کنارے دو تین فرسنگ (۶ یا ۹ میل) کے فاصلہ پر واقع ہے اور دوسرے روز ایک کشتی پر سوار ہوکر بغداد پہنچے اور وہاں چند روز تک علامہ سلطان الدین احمد شیرازی کے مہمان رہے۔

جس زمانہ میں آپ بغداد پہنچے ہیں اس وقت اُس شہر کی رونق ویسی تو نہ تھی جیسی کہ ہارون الرشید کے وقت میں تھی اس وجہ سے کہ حکومت عباسیہ کی ناؤ کنارے آلگی تھی اور اس کا چراغ ٹمٹمارہا تھا تاہم شیراز کے مقابلہ میں اس کی حالت بہت اچھی تھی کیونکہ عباسیہ کا آخیر خلیفہ مستعصم باللہ سریر سلطنت پر متمکن تھا اور اس کی ظاہری شان وشوکت

ہارون اور مامون کے عہد کو یاد دلاتی تھی اطراف کے عالم اکابر و اشراف اور ہر علم و فن کے ماہر اور ارباب حرفت و صنعت مدینۃ السلام بغداد میں جمع تھے تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری تھا اور تجارت کی بھی خوب گرم بازاری تھی۔ اگرچہ شیراز کے مشہور مشہور لوگوں سے سعدیؒ کی جان پہچان تھی مگر اُن کا زیادہ تعلق علامہ سلطان احمد شیرازی سے تھا جو کئی سال سے مدرسۂ نظامیہ میں پڑھتے تھے۔
مدرسۂ نظامیہ اُس زمانہ میں ایک مشہور مدرسہ تھا اور اُس کی عمارت بڑی عالیشان اور اس قدر وسیع تھی کہ اس کے ایک ایک ہال میں ہزار ہا طلبا ربآسانی بیٹھکر تعلیم پا سکتے تھے اور ہر آٹھویں یا دسویں روز تقریریں اور مباحثے ہوا کرتے تھے۔ آرایش عمارت و نقش و نگار طلائی قابل دید تھا۔ لاکھوں روپیہ کا سونا دروازوں پر پھیرا گیا تھا۔ فرش و فروش کا سامان کثرت سے تھا ہزاروں جلیل القدر عالم اور حکیم اس مدرسہ میں تعلیم پاکر نکلے تھے جن کے تصنیفات اب تک مسلمانوں میں موجود ہیں۔ اُس وقت یہ مدرسہ اسقدر نامور تھا کہ جو علما یہاں کے پڑھے ہوئے مشہور ہو جاتے تھے پھر اُن کے مستند اور ذوی علم ہونے میں کسی کو شبہ نہیں رہتا تھا۔ امام ابو حامد غزالی۔ شیخ عراق عبدالقادر سہروردی استاذ الائمہ ابو حامد عماد الدین موصلی اور اور بڑے جلیل القدر عالموں نے اس مدرسہ میں تعلیم پائی تھی۔ غرض جس وقت سعدیؒ اس مدرسہ میں داخل ہوئے ہیں اُس وقت سات ہزار (۷۰۰۰) طلبہ اس مدرسہ میں تعلیم پاتے تھے۔ وہاں کے مدرس بڑے لائق اور قابل شخص تھے اور ہر قسم کے علوم بڑی قابلیت اور عمدگی سے پڑھاتے تھے۔ مدرسہ کا ہر ایک طالبعلم ہدیب

اور شایستگی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا تھا۔ ہر ایک جماعت کے لئے معلموں کے سوا ایک ایک اتالیق بھی مقرر تھا جو طلبا کی چال چلن کی نگرانی کیا کرتا تھا۔ وہاں صرف علوم ہی کا سبق نہیں ہوتا تھا بلکہ تعطیل کے وقت تیر اندازی۔ بھالا ہلانا۔ تلوار چلانا۔ گھوڑے کی سواری وغیرہ فنون بھی سکھائے جاتے تھے غیر ممالک کے طلبہ کو وظیفہ بھی دیا جاتا تھا۔ الحاصل چند روز تک علامہ سلطان احمد شیرازی کے یہاں رہنے کے بعد سعدی مدرسہ نظامیہ میں شریک ہوئے اور وہاں ایک وظیفہ بھی آپ کے لئے مقرر ہو گیا۔

اوّل اوّل سعدی نے یہاں علم تفسیر پڑھا اور امتحان سالانہ میں اُن طلبا سے جو سالہا سال سے تحصیل کر رہے تھے بہت اچھے رہے۔ اُس کے بعد تین سال یا اُس سے کم عرصہ میں دینیات سے فارغ ہو کر یورپ کے زبانوں کی تحصیل کی طرف رجوع ہوئے کیونکہ سعدی کو شوق تھا کہ ہر مُلک کے طرز معاشرت اور تہذیب کا علم حاصل کریں۔ اسی شوق کے پیروی میں آپ نے پہلے لاطینی زبان پڑھی جب وہ خوب آگئی اور اس میں بے تکلّف گفتگو کرنے اور لکھنے پڑھنے لگے تو یونانی زبان کی طرف متوجہ ہوئے جو اُس زمانہ میں کسی قدر وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی۔ اِس زبان میں آپ کو اتنی قدرت حاصل ہو گئی تھی کہ ہومر کے نظم پر قیمتی نوٹس لکھدئے۔ پھر عبرانی پڑھی اور اُس کو بھی پانی کر دیا۔ اس مدرسہ میں علاوہ مختلف زبانوں کے نرگس (دینیات)، اسٹرانومی (ہیئات) اسٹرالوجی (نجوم) فلسفہ۔ منطق۔ ریاضی۔ علوم مروجہ بھی تحصیل کئے۔

منجملہ اور اُستادوں کے سعدیؒ کے سب سے زیادہ مشہور اور نامور اُستاد

علامہ ابو الفرج عبدالرحمن ابن جوزی ملقب بہ جمال الدین سے تھے جو حدیث اور تفسیر میں اپنے وقت کے امام مانے جاتے تھے اور بیشمار کتابوں کے مصنف تھے۔
سعدیؒ کا قاعدہ تھا کہ وقت مقررہ تک مدرسہ میں تعلیم پاتے اور باقی ماندہ اوقات کو صوفیوں کے وجد انگیز صحبتوں میں بسر کرتے کیونکہ وہ جیسے علوم عقلی کے حاصل کرنیکے شائق تھے ویسے ہی وہ روحانی تعلیم حاصل کرنے اور روحانی قوتوں کے بڑھانے کا بھی بید شوق رکھتے تھے۔ اسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے آپ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے جو سنہ ۶۳۲ھ ہجری میں انتقال کئے مرید ہوئے اور ان سے علم تصوف اور طریق معرفت وسلوک حاصل کئے۔
سعدیؒ کو بچپن ہی سے سفر وسیاحت کا شوق تھا جب وہ سات یا دس سال کی عمر کے تھے اس کم عمری کے زمانہ میں ہی اپنے باپ عبداللہ کے ساتھ جبکہ وہ قافلہ حج کے شیخ مقرر کئے گئے تھے بیت اللہ شریف گئے۔ یہ پہلا سفر آپ کے لئے گویا سیاحت ہائے آئندہ کے لیے پیش خیمہ تھا۔ اس سفر میں وہ خوشی خوشی قلقاریاں مارتے ہوئے بعض بعض وقت پا پیادہ بھی اپنے باپ کی سواری کے اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلتے تھے۔ باوجود صغرسنی کے وہ نہ تو آفتاب کی تمازت کی شکایت زبان پر لاتے نہ کبھی اپنے وطن کو یاد کرتے۔ جب قافلہ منزل پر قیام کرتا تو وہ باوجود مسافت دور دراز طے کرنے کے آفتابہ ہاتھمیں لیکر اپنے باپ کو وضو کراتے بعض بعض وقت شب بیداری میں بھی وہ اپنے باپ کا ساتھ دیا کرتے۔ اتنے بڑے عظیم اور سخت سفر میں بھی آپ کی کوشش ہمیشہ یہی رہی کہ کبھی کسلمندی غالب نہ ہو اور تکان یا سستی نہ معلوم ہو۔ جنگل کے

ناقابل برداشت گرم ہوا جو موسم گرما میں دوپہر کے وقت چلتی ہے ہونٹوں پر پپڑیاں جما دیتی تھی لیکن شوق کے دُھن میں وہ کبھی پست نہیں ہوتے تھے۔ اس سفر سے واپس ہونے کے چند روز بعد ہی سعدی کے والد عبداللہ مرض القلب سے انتقال کر گئے۔

دوسرا سفر وہ تھا جب سعدی شیراز سے نکلکر بغداد گئے۔

تیسرا سفر۔ بیت اللہ شریف کے حج کا تھا جو شیخ شہاب الدین سہروردی کے ساتھ کیا اس سے پیشتر سعدیؒ نے کبھی بحری سفر نہیں کیا تھا بایں ہمہ اول ہی اول جوں ہی آپ نے ناؤ میں قدم رکھا آپ کو بحری تر و تازہ ہواؤں کے جھوکوں سے زیادہ فرحت حاصل ہوئی جب کبھی دریا کی موجوں سے صورت بچنے کی معلوم نہوتی تو آپ بڑے دلیری کے ساتھ کام لیتے شکستہ خاطر نہوتے کیونکہ راہ میں دو بار آپ کو طوفان سے سابقہ پڑا تھا۔

حج سے فارغ ہو جانے کے بعد شیخ شہاب الدین سہروردی کا خیال بغداد واپس ہونے کا نہ تھا اس لئے سعدیؒ اپنی روحانی مرشد سے اجازت لیکر مصر چلے گئے چونکہ وہاں اس وقت تک ملکی زبان عبرانی تھی۔ سعدیؒ نے وہاں تقریباً ڈیڑھ برس قیام کر کے یہودیوں سے عبرانی پڑھی اور اس زبان میں مہارت حاصل کر کے وہاں سے شام چلے گئے مگر وہاں لڑائی جھگڑے پھیل رہے تھے اس لئے وہاں کے خونی نظاروں کو دیکھنا گوارا نہیں کیا۔ من بعد ایک عرصہ تک ایران۔ عرب۔ شام۔ دمشق ایشیائے کوچک۔ بربر۔ اسپین۔ اتیلی۔ آرمینیہ۔ ہندوستان (۱۲۲۴ء تا ۱۲۲۵ء) چین کی سیاحت کرتے رہے۔ یعنی آپ نے عرب کا ایک ایک کونہ دیکھ ڈالا

متعدد بار پاپیادہ حج کئے۔ آفریقہ کے معلوم حصص میں خوب پھرے اور وہاں کے دلچسپ حالات قلبند کئے۔ چین کے ضلع ضلع میں گشت لگایا اور ان کی طرز معاشرت بود و باش ممالک اور شہروں کا نقشہ اپنے ضخیم سفرنامہ میں نہایت عمدگی سے لکھا۔ جہادی جنگی کو بھی آپ نے اپنے انکھوں سے دیکھا۔ یورپ کے ان حصّوں کو بھی ملاحظہ کیا جو اُس وقت مہذب کہلاتے تھے۔ ہندوستان بھی وہ دو ایکبار آئے تھے آپ نے اپنی زندگی کا تقریباً ایک ثلث حصّہ (۶۲۵ھ سے ۶۵۵ھ تک) جو سیاحت میں گذارا وہ کسی کی اعانت و امداد پر نہیں بلکہ ہمیشہ بے سروسامان اور متوکل درویشوں کی طرح۔ ان سیاحتوں میں آپ کو بڑے بڑے صعوبتیں اٹھانی پڑیں۔ بہت سے صحرائے لق و دق پاپیادہ طے کئے اور وہ مصائب اٹھائے کہ ان کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ برسوں تنزاقوں کی غلامی کی اور مدتوں عیسائیوں کے جیلخانہ میں رہے۔

ایکبار آپ نے اہل دمشق سے ناراض ہوکر بیابان قدس یعنی فلسطین کے جنگلوں میں رہنا اختیار کیا تھا اور آدمیوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا تھا۔ آخر وہاں کے عیسائیوں نے آپ کو پکڑ کر قید کر لیا اُس وقت مشرقی تریپولی میں شہر کے استحکام اور حفاظت کے لئے خندق تیار ہو رہی تھی اور یہودی اسیروں سے (جن کو یورپ کے عیسائی بلگیریا اور ہنگیری وغیرہ سے گرفتار کر کے ساتھ لائے تھے) مزدوری کا کام لیا جاتا تھا۔ شیخ کو بھی یہودیوں کے ساتھ خندق کے کام پر لگایا گیا مدت کے بعد حلب کا ایک معزز آدمی جو شیخ کا واقف کار تھا اُس طرف سے گذرا اور شیخ کو پہچان کر اُس نے پوچھا کہ یہ کیا حالت ہے۔ شیخ نے کچھ درد انگیز

اشعار پڑھے اور یہ کہا کہ خدا کی قدرت ہے جو شیخ یگانوں سے کوسوں بھاگتا تھا وہ آج بیگانوں کے پنجہ میں گرفتار ہے۔ رئیس حلب کو اُن کے حال پر رحم آیا اور دس دینار دیکر شیخ کو قید فرنگ سے چھوڑایا اور اپنے ساتھ حلب میں لے گیا اُس کی ایک بیٹی ناکتخدا تھی شیخ کا نکاح سو دینار مہر مقرر کر کے اُس کے ساتھ کر دیا۔ کچھ مدت وہاں گذری مگر بیوی کی بدمزاجی اور زباں درازی سے شیخ کا دم ناک میں آگیا ایکبار اُس نے شیخ کو یہ طعنہ دیا کہ کیا آپ وہی نہیں ہیں جن کو میرے باپ نے دس دینار دیکر خریدا ہے شیخ نے کہا۔ ہاں بیشک میں وہی ہوں۔ دس دینار دیکر مجھے خریدا اور سو دینار پر آپ کے ہاتھ بیچا۔ شیخ نے سعد زنگی کے (جو چھٹی صدی کے آخر میں تخت نشین اور ۶۲۳ہجری میں فوت ہوا) ابتدائی حکومت میں تحصیل علم کے لئے ترک وطن اختیار کیا تھا اُس وقت آپ نے شیراز کی حالت نہایت ابتر و خراب دیکھی تھی یعنی اتابک ازبک پہلوان اور سلطان غیاث الدین کے حملے اور شہر کا تاخت و تاراج ہونا اپنے آنکھ سے دیکھ لیا تھا مگر جب سعد زنگی کا بیٹا قتلغ خاں ابوبکر ($\frac{۱۲۲۶ء}{۶۲۳}$ - $\frac{۱۲۶۰ء}{۶۵۸ھ}$) اپنے باپ کی جگہ تخت سلطنت پر متمکن ہوا اور اُس نے فارس کو جو دو سو برس سے موَرد آفات و حوادث تھا چند روز میں سر سبز و شاداب کر دیا اور اُس کے خوبیوں اور نیکنامیوں کا شہرہ دور و نزدیک برابر ہوا اور وطن کا بھی اشتیاق حد سے گذر گیا اور وطن میں قرار واقعی امن ہوگیا تب سعدیؔ (جو بہت ضعیف ہو چکے تھے یعنی جن کی عمر ستر سال کی ہو چکی تھی) شام سے عراق اور عجم ہوتے ہوئے اور اصفہان ٹھہرتے ہوئے شیراز میں ($\frac{۱۲۵۵ء}{۶۵۳ھ}$) واپس آئے

مگر ابو بکر کے دربار میں بہت کم جاتے تھے اسکی وجہ یہ تھی کہ شیخ میں علم و فضل
شاعری۔ لطیفہ گوئی و بذلہ سنجی فقر و درویشی وغیرہ کے اکثر صفات ایسے جمع تھے
کہ اُن کے سبب سے انکا مرجع خلائق بننا ایک ضروری امر تھا۔ قطع نظر اسکے
شیخ کا اصلی مقصد ہمیشہ سے یہ ہوا کرتا تھا کہ بادشاہوں اور عالموں کے چال چلن
پر خوردہ گری کریں۔ ریاکار فقیروں اور جاہل درویشوں کی قلعی کھولیں اور اسی طرح کے
اور بہت سے مفید خیالات اپنے نظم و نثر میں ظاہر کریں اور ابو بکر اہل علم کے
مرجع خلائق بننے سے ہمیشہ خائف رہتا تھا۔ البتہ سعد بن ابو بکر کو سعدی سے ارادت
و عقیدت تھی جس کے نام گلستاں لکھی گئی اور جس کا نہایت دردناک مرثیہ شیخ کے
کلیات میں موجود ہے شیخ کا تمام کلام نظم۔ نثر۔ فارسی اور عربی جو اس وقت
متداول ہے اور جس کو شیخ علی ابن احمد ابن ابی بکر نے (۷۲۶ھ / ۱۳۲۶ء ۔ ۷۴۴ھ / ۱۳۴۴ء)
شیخ کے وفات سے بیالیس برس بعد علی الترتیب جمع کیا ہے حسب تفصیل
ذیل ہے۔

(۱) نثر میں چند مختصر رسالے۔ جن میں سلوک اور تصوف کے مضامین اور مشائخوں
وغیرہ کے حکایتیں اور ملوک و حکام کے لئے نصیحتیں لکھی ہیں۔

(۲) گلستاں جو ۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ء میں تصنیف ہوئی۔

(۳) بوستاں جو ۱۲۵۷ء میں تصنیف ہوئی۔

(۴) پندنامہ (جس کو عرف عام میں کریما کہتے ہیں)

(۵) قصائد فارسی جن میں مرثیئے۔ ملمعات۔ مثلثات اور ترجیعات بھی شامل ہیں۔

(۶) قصائد عربیہ۔

(۷) غزلیات کا پہلا دیوان موسوم بہ طیبات ۔

(۸) ،، دوسرا دیوان موسوم بہ بدائع ۔

(۹) ،، تیسرا دیوان موسوم بہ خواتیم ۔

(۱۰) غزلیات قدیم جو غالباً عنوان شباب کے لکھے ہوئے ہیں ۔

(۱۱) مجموعہ موسوم بہ صاحبیہ جس میں شیخ نے قطعات مثنویات رباعیات اور مفردات کو خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کے فرمایش سے ایک جگہ جمع کر دیا ہے ۔

(۱۲) مطائبات و ہزلیات ۔

مگر یہ کہنا کہ شیخ کے تصنیفات اس سے بڑھکر نہیں ہیں محض لاعلمی ہے اس وجہ سے کہ تصنیفات ذیل بھی شیخ ہی کے مصنّفہ ہیں ۔

(۱) تاریخ ششصد سالہ حکومتِ سلاطین عباسیہ ۔ یہ کتاب آٹھ جلدوں میں ہے اور اس میں اول سے آخر تک اُن کا تفصیلی حال خوب شرح و بسط سے لکھا گیا ہے اور ہارون اور ماموں کے سلطنت و انتظامی معاملات اور ان کے علم و فضل کی کیفیت اس میں بہت وضاحت کے ساتھ درج ہے اس تاریخ کا ترجمہ ۱۶۸۱ء میں بزبان لاطینی پہلے دیوڈ ہولی نے کیا تھا اسکے بعد الیسیڈن نے بمقام پیرس ۱۷۱۱ء میں ترجمہ کیا بعد ازاں اور بھی زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے ۔

(۲) حالات جزائر آفریقہ جس کے چار جلد ہیں ۔

(۳) ایک لاجواب کتاب اُن ہیئاتی مشاہدات پر ہے جو شیخ نے ہندوستان میں

کرتے تھے۔

(۴) رسائل تصوف جو شیخ نے اپنے باپ کے پیر شیخ مصلح الدین کی یادگار میں تحریر کئے تھے اس کا بھی ترجمہ مختلف زبانوں میں ہوا ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ شیخ کے تصنیفات کی تعداد ڈیڑھ سو (۱۵۰) سے بڑھی ہوئی تھی ان میں بہت سے ضائع گئیں اور اکثروں کو بعض کم بضاعت لوگوں نے اپنے نام سے شہرت دیدی کلیات میں جو کتاب کہ ہزلیات کے نام سے شریک ہے اس کا نام ونشان تک پہلے شیخ کے تصنیفات میں نہ تھا نورجہاں نے اس کو شیخ کے تصنیفات میں شریک کرا دیا۔ علی نقی اور علی حیدر یہ دو شخص اس کام میں شریک تھے ان کے اور نیز ایک اور بڑی جماعت کے کوشش اور مشورہ سے یہ ہزلیات بنائے گئے تھے اور بہ صرف زر خطیر اس کی نقل کرائی گئی اور مختلف ممالک میں تقسیم کئے گئے۔ ملا حمید الدین سیالکوٹی جو لاہور میں عالمگیر کے بیٹے بہادر شاہ کا معتمد خانگی تھا اُس نے نورجہاں کے اُن خطوں کی نقلیں بڑے حکمت سے حاصل کیا جو اس واقعہ کے متعلق تھے۔ جو مضمون ان خطوں میں لکھا تھا وہ حسب ذیل ہے

"میں چند باتوں میں مشورہ کرنا چاہتی ہوں اور میری غرض یہ ہے کہ سُنّی علما جو درحقیقت خارجی ہیں اپنی عظمت کا ہمارے علما کے نسبت زیادہ ڈنکا بجایا ہے خصوصاً شیخ سعدیؒ اور حافظ نے اپنی نمود فاضی پیدا کرلی ہے میں چاہتی ہوں کہ اُن کے نام کے ساتھ کچھ ایسا کلنک کا ٹیکا لگے کہ دُنیا میں ہمیشہ اُن کے نام پر گالیاں پڑتے رہیں"۔

شیخ کے تصنیفات میں گلستاں اور بوستاں کو اُن کے کلام کا خلاصہ اور رب لباب

مانا گیا ہے اسلئے ان دونوں کتابوں میں جو جو خوبیاں ہیں وہ ذیل میں بیان کیجاتی ہیں۔
شیخ کے زمانہ تک فارسی نثر لکھنے کی کوئی عام شاہ راہ مقرر نہیں ہوئی تھی۔ اکثر سیدھی سادی عبارت روزمرہ اور بول چال کے موافق لکھی جاتی تھی یا اہل علم کسی قدر خواص کے روزمرہ میں تحریر کرتے تھے مگر شاعرانہ شوخی اور رچاؤ پیدا کرنا اور اُس کے فقروں میں ایک خاص قسم کے وزن اور تول کا لحاظ رکھنا جاری نہیں ہوا تھا۔ خصوصاً کوئی اخلاقی کتاب عمدہ نثر میں شیخ کے زمانہ تک ایسی نہیں لکھی گئی تھی جس میں اخلاق کا بیان واقعاتِ نفس الامری کے ضمن میں کیا گیا ہو اس قسم کے طرز تحریر نثر کا موجد شیخ ہی ہو گذرے ہیں اور انھی پر اس کا خاتمہ بھی ہوگیا۔ ظاہرا کوئی کتاب فارسی زبان میں گلستاں اور بوستاں سے زیادہ مقبول و مطبوع خاص و عام نہیں ہوئی۔ ایران۔ ترکستان۔ تاتار۔ افغانستان اور ہندوستان میں ان دونوں کتابوں کی تعلیم ساڑھے چھ سو برس سے برابر جاری ہے۔ بچپن میں ان کی تعلیم شروع ہوتی ہے اور بڑھاپے تک مطالعہ کا شوق رہتا ہے۔ لاکھوں استادوں نے انہیں پڑھایا اور کروڑوں شاگردوں نے انہیں پڑھا۔ ان کے بیشمار نسخے خوشنویسوں کے قلم سے لکھے گئے اور بے انتہا ایڈیشن لوہے اور پتھر پر چھاپے گئے۔ مشائخ اور علما نے ان کی عزت کی۔ بادشاہوں نے ان کو سلطنت کا دستور العمل بنایا۔ منشیوں اور شاعروں نے ان کی فصاحت کے آگے سر جھکایا اور ان کی تتبع سے عاجز رہنے کا اقرار کیا۔ انکا نام جس طرح ایشیا میں مشہور رہا ہے اسی طرح یورپ میں عزت سے لیا جاتا ہے۔

اگرچہ یہ دونوں کتابیں حسنِ قبول۔ فصاحت بلاغت تہذیب اخلاق پند ونصیحت اور اور اکثر خوبیوں کے لحاظ سے باہمد گر ایسی مشابہت رکھتے ہیں کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح دینی مشکل ہے لیکن اگر بعض وجوہ سے گلستاں کو بوستاں پر ترجیح دیجائے تو کچھ بیجا نہیں ہے کیونکہ فارسی نثر میں ظاہرا کوئی کتاب شیخ سے پہلے اور اُن کے بعد ایسی نہیں لکھی گئی جو گلستاں کے برابر مقبول ہوئی ہو جس کی بنیاد محض اخلاقی پند وموعظت پر رکھی گئی ہے۔

گلستاں کے ابواب کی عمدہ ترتیب۔ اُس کے فقروں کی برجستگی۔ اُس کے الفاظ کی شُستگی۔ اُس کے استعارات کی خوبالت۔ اُس کے تمثیلات وتشبیہات کی طرفگی۔ اور پھر باوجود ان تمام باتوں کے عبارت میں نہایت سادگی اور صفائی اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ شیخ نے اپنی عمر عزیز کا ایک معتد بہ حصہ اُس کے تصنیف میں صرف کیا تھا اور اس کی تنقیح وتہذیب میں اپنے سلیقہ اور فکر سے پورا پورا کام لیا اسلئے جس سلیقے سے اس کی ترتیب شیخ نے کی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انکو اس کام میں بہت وقت اٹھانی پڑی ہوگی۔ اُس میں آپ نے زیادہ تروہ واقعات لکھے ہیں جو خود اُن پر گذرے ہیں یا اُن کے سامنے پیش آئے ہیں اور ہر ایک بات کی تکمیل کے لئے کسی قدر حکایتیں ایسے بھی لکھی ہیں جو کسی سے سنیں یا کتابوں میں پڑہیں تمثیلاً ملاحظہ ہوں گلستاں کے ابواب وحکایات ذیل۔

(۱) سنے ہوئے واقعات۔ باب اول حکایت ۱ و ۳ و ۱۳ و ۲۱ و ۲۶ باب سوم حکایت ۳ و ۲۲ و ۲۸ باب چہارم حکایت ۷ باب ششم حکایت ۶ باب ہفتم حکایت ۷۔

(۲) دیکھے ہوئے واقعات۔ باب اول حکایت ۵ باب دوم حکایت ۲ و ۱۳ باب سوم

حکایت ۱۲ و ۲۱ و ۲۵ باب پنجم حکایت ۳ و ۹ و ۱۶ باب ہفتم حکایت ۴ و ۸ و ۱۸۔

(۳) ذات پر گذرے ہوئے واقعات۔ باب اوّل حکایت ۱۰ و ۱۴ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۵ باب دوم حکایت ۵ و ۷ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۱۹ و ۲۳ و ۲۵ و ۲۶ و ۳۰ و ۳۴ باب سوم حکایت ۱۸ باب چہارم حکایت ۱ و ۹ باب پنجم حکایت ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ باب ششم حکایت ۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ باب ہفتم حکایت ۱۱ و ۱۷ و ۱۹۔

اس تمام مجموعہ کو مصنف نے (۸) باب پر تقسیم کیا ہے اور ہر ایک باب میں اُس کے مناسب حکایتیں درج کی ہیں بلحاظ ہو وجہ حصر کتاب بر یکدیباچہ و خاتمہ و ہشت باب و ربط و تعلق حکایات متعلق ہر ہر باب جو اس کتاب کے دیباچہ کے بعد لکھی گئی ہے۔

ظاہرا علم اخلاق کی کوئی فرع ایسی نہیں ہے جو بقدر ضرورت اُن میں بیان نہ کی گئی ہو۔ اس ترتیب کی قدر اُس وقت معلوم ہو سکتی ہے کہ اصل حکایتوں کو نامرتب کرکے ہر ایک حکایت سے جو نتیجے استخراج کئے گئے ہیں وہ اُن میں درج نہ کئے جائیں اور پھر تمام مجموعۂ حکایات کو جدا جدا بابوں پر تقسیم کر دیا جائے اور پوچھا جائے کہ وہ حکایت کون سے باب سے علاقہ رکھتی ہے اور یہ کون سے باب سے۔

گلستاں کا ترجمہ اسوقت تک جن زبانوں میں ہوا ہے ان کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

نام زبان جس میں ترجمہ ہوا	نام مترجم	مقام جہاں ترجمہ ہوا	سنہ	کیفیت
۱ لاطینی	جنٹس	امسٹرڈم	۰	اصل کتاب معہ حواشی کا ترجمہ
۲ عربی	فضل اللہ بن عبداللہ شیرازی	۰	۰	صرف وہی قطعوں کا ترجمہ۔

زبان	مترجم	مقام	سنہ	کیفیت
عربی [۲]	جبریل	مصر	۔	نظم کا نظم نثر کا نثر میں ترجمہ
ترکی	رشاد بادشاہ بہ اور سلطان عبد الحمید خاں	۔	۔	۔
فرنچ [۳]	ڈو رائیر	پیرس	۱۶۳۴ء	۔
,,	گاڈین	۔	۱۷۸۹ء	۔
,,	سیمالیٹ	۔	۱۸۳۴ء	۔
,,	ڈیفریری	۔	۱۸۵۸ء	۔
جرمن [۵]	اوی ایرس	سلیزوک	۱۶۵۴ء	معہ تصاویر
,,	گراف	۔	۱۸۶۴ء	۔
ڈچ [۶]	۔	امسٹرڈم	۱۶۵۴ء	۔
انگریزی	گلیڈون	لنڈن	۱۸۰۸ء	۔
,,	جیمس راس	,,	۱۸۳۲ء	۔
,,	ایسٹوک	ہرٹ فورڈ	۱۸۵۲ء	نظم کا نظم نثر کا نثر میں
,,	پلاٹس	۔	۱۸۷۲ء	
,,	جس ڈیمولین	کلکتہ	۱۸۰۷ء	
اردو [۸]	میر شیر علی افسوس	ہندوستان	بزمانہ مارکوئیس ولزلی گورنر جنرل ہند	,,
بہاشا [۹]	پنڈت مہر جی داس	دہلی	۱۸۸۸	موسوم بہ پشپ باٹیکا
مرہٹی [۱۰]	مہاجن ہنس تاو ہورا ونکٹیش نے لے	بمبئی	۱۸۹۱ء	,, پشپ دن

بنگالی اور گجراتی میں بھی اس کا ترجمہ ہونا سنا گیا ہے۔

شیخ کی خانقاہ جو ایک پہاڑ کے نیچے گوشۂ شمال ومغرب میں شہر سے ملا ہوا ہے

وہ خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کے روپیہ سے سعدی کی زندگی ہی میں بنی جس کے لئے صاحب دیوان موصوف نے پچاس ہزار دینار شیخ کو بہت ہی منت وسماجت کے ساتھ راضی کر کے دئے تھے۔ آخر عمر تک شیخ وہیں عزلت نشیں رہے۔ جب سے کہ شیخ نے سفر ترک کر کے شیراز میں اقامت اختیار کی اُن کے تمام اخراجات اور خانقاہ کے مصارف کے متکفل شمس الدین اور خواجہ علاء الدین رہے۔ شیخ کو دو بیبیاں ہونا اُن کے تصنیفات سے ظاہر ہوتا ہے ایک وہ جو حلب کے امیر کی لڑکی تھی جس کا ذکر اوپر ہو چکا (گلستان باب ۲ حکایت ۳۰)۔ دوسری وہ جس کے بطن سے ایک لڑکا تھا جس کے مرنے کا رنج سعدی نے بوستاں کے باب ۹ حکایت ۵۰ میں کیا ہے۔

شیخ کی وفات شیراز میں واقع ہوی جبکہ اتابکان فارس کے خاندان کا خاتمہ ہو چکا تھا اور ولایت فارس خانان تاتار کے حکومت میں آگئی تھی۔ آپکے وفات کی تاریخ کسی شاعر نے اسطرح کہی ہے۔

دُرِّ بحرِ معارف شیخ سعدیؒ۔ کہ در دریائے معنی بود غواص۔ مہ شوال روز جمعہ روحش۔ بدان درگاہ رفت از روی اخلاص

یکے پرسید سالِ فوت گفتم۔ ز خاصان بود از ان تاریخ شد خاص۔

سنہ ۶۹۱ ہجری

شیخ کا مزار مقام دلکشا سے ایک میل جانب شرق پہاڑ کے نیچے واقع ہے۔ عمارت اس کی بہت بڑی اور مربع ہے اور قبر سنگین بنی ہوی ہے جس کا طول چھ فٹ اور عرض اڑھائی فٹ ہے قبر کے تمام ضلعوں پر کچھ عبارت قدیم نسخ خط میں کندہ ہے جس میں شیخ کا اور اُن کے تصنیفات کا حال درج ہے قبر ایک سیاہ رنگ کے چوبی قبر پوش سے جس پر سنہری کام ہے ڈھکی رہتی ہے اور اسپر شیخ ہی کا ایک شعر خط نستعلیق میں لکھا ہوا ہے۔

کریم خان زند نے اپنی حکومت میں شیراز کے قریب ایک احاطہ بنوایا ہے جو ہفتن کے نام سے مشہور ہے۔ اس احاطہ کے دروازہ پر شیخ سعدی اور حافظ کے شبیہیں نصف قد کے لگی ہوی ہیں۔ کپتان کلارک نے جو بوستان کا انگریزی ترجمہ کیا ہے اس میں شیخ کے اس تصویر کا فوٹوگراف بھی چھپا ہے۔ شیخ کے شبیہ میں ایک کشکول اُن کے ہاتھ میں ہے اور تیر ان کے کندھے پر ہے جو کہ اس ملک کے سفر کرنے والوں کی خاص علامت ہے۔

مختصر سوانح عمری حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ

شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے بزرگوں کا ابتدائی مسکن مکۂ معظمہ تھا اس لئے اُن کا خاندان مکی کہلاتا ہے جب فتوحاتِ عرب کا سیلاب دیگر ممالک کے جانب پہنچا اس وقت شیخ کے بزرگ بھی شیراز میں پہنچے اور وہاں ایسے بس گئے کہ اسی کو اپنا وطن مالوفہ قرار دیا اور اسی وجہ سے شیخ شیرازی مشہور رہیں۔

آپ کے بزرگوں کا پیشہ سپاہیانہ تھا اور ان کو جنگی معاملات میں بڑی دلچسپی تھی جب تک کہ اُن کی توجہ ملکی معاملات کیطرف رہی اُن کا تمول بہت اچھا رہا اور کل ایران کی تعظیم وعزت کیا کرتا تھا ایران کے پُر فضا مناظر اور وہاں کے خوشگوار آب وہوا اور فرحت افزا مقامات نے اُن پر ایسا کچھ اثر کیا کہ وہ فرائض اداے خدمات فوجی کے متحمل نہ رہ سکے اور مشائخ بن گئے۔

آپ کے دادا کا نام شرف الدین تھا جو دین کے حامی اور بڑے متقی شخص اور صوفیانہ طریقہ رکھتے تھے۔

والد کا نام عبداللہ تھا اور وہ ایک ولی صفت آدمی تھے۔ ان کا طرزِ معاشرت بالکل تارک الدنیا گروہ سے ملتا تھا۔ ان کو موسیقی میں خوب مہارت تھی۔ خوش گلو اور ماہر فن تھے۔ حال وقال کے مجلسوں میں شریک ہوکر روحانی لذتیں حاصل کیا کرتے اور ہمیشہ عبادتِ الٰہی میں مشغول اور جمعہ کے روز وعظ بیان کیا کرتے تھے۔ اُن کی وعظ گوئی کا طریقہ ایسا بااثر تھا کہ سامعین اُن کے نصیحت آمیز کلام کو سُنکر سر دُھنتے تھے۔ اُن میں تعصب بالکل نہ تھا۔ سعد اُن کا بہت ادب کرتا تھا اور کچھ وظیفہ بھی اپنے

حبیب خاص سے مقرر کر دیا تھا تاکہ اُن کا کُنبہ فارغ البالی سے اپنی زندگی بسر کرے
اور وہ خود بھی کبھی کبھی عبداللہ سے ملا کرتا تھا۔
عبداللہ کی رسائی دربار فارس تک تھی اور وہاں اُن کی بڑی توقیر ہوا کرتی تھی۔ مظفر الدین تکلہ
بن زنگی بعض بعض ملکی معاملات میں اُن سے رائے لیا کرتا تھا اور وہ بہت ہی صائب
اور کارگر ہوتی تھی ہر چند بادشاہ چاہتا تھا کہ ان کو اپنا مشیر سلطنت بنائے اور خلعت وزارت
عطا کرے مگر وہ معاملات سلطنت میں پڑنا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔
شیخ کی والدہ (یعنی عبداللہ کے بی بی) کا نام فاطمہ تھا جو ایران کے ایک رئیس کی بیٹی تھی اگرچہ
عبداللہ کو لڑکیاں تھیں مگر اُن کی آرزو ایک ایسے نونہال بچہ کے لئے تھی جو اُن کے
خاندان کے نام کو دنیا سے مٹنے نہ دے اور صفحہ ہستی پر قائم رکھے۔
سعدی علیہ الرحمہ کی ولادت ۵۷۱ ہجری بین شیراز کے ایک قصبہ میں ہوی جس کو اُس
زمانہ میں طوس کہتے تھے۔ یہ قصبہ شیراز سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اُس وقت
شیراز کا فرماں روا اتابک مظفر الدین تکلہ بن زنگی تھا۔ سعدی کی ولادت سے عبداللہ کو جو
غیر معمولی خوشی ہوی وہ کہی نہیں جا سکتی کیونکہ ایک زمانہ دراز کے بعد نخل امید بارور ہوا تھا۔
آپ کا نام شرف الدین آپ کے دادا کے نام پر رکھا گیا اس عقیدہ سے کہ
دادا کی برکت اس نونہال بچہ میں آجائے۔
آپ کی پرورش آپ کی بالیاقت والدہ نے اعلیٰ درجہ کے مہذب طریقہ پر کی۔ اپنے
معصوم مگر ذہین و ہونہار بچہ کے طفلانہ سوالات کا جواب وہ اس عمدگی سے دیتی تھی
کہ بچپن ہی میں کہ ابھی مکتب میں تعلیم پانے کے لئے بستہ بھی بغل میں نہیں سنبھالا تھا
بہت سے ضروری باتیں آپ کو آگئیں تھیں۔ یہ جتنی باتیں تھیں وہ عموماً مذہبی یا کسی قدر

بزرگوں کے کارنامے تھے۔

آپ کے ابتدائی معلم یا اتالیق آپ کے والد عبداللہ تھے جو اپنے لختِ جگر کے عادات اطوار اور اخلاق اور گفتار کی بہت سخت نگرانی کرتے تھے اور عیدین وغیرہ میں اور حال وقال کے مجلسوں اور مشائخوں کی صحبت میں لیجایا کرتے تھے۔

جب آپ کا سن چھہ یا سات سال کا ہوا عبداللہ نے آپ کو شیخ مصلح الدین سے مشرف کرایا جو دینی اور دُنیوی علوم میں علما کے سرتاج۔ صوفی منش۔ حافظ۔ شیخ زماں اور مفتی اوّل۔ عالم با عمل اور فاضل اکمل تھے کیونکہ خود عبداللہ نے بھی پہلی بیعت انہیں کے ہاتھ پر کی تھی شیخ مصلح الدین۔ سعدی کو دیکھکر بہت خوش ہوئے۔ اپنے گود میں بٹھالیا اور دُعا دی کہ جیسی صورت ظاہری اچھی ہے صورت باطنی بھی جمیل اور حسین ہو۔ سعدی نے قران شریف۔ مصلح الدین سے پڑھا تھا اور حفظ بھی انہیں نے کرایا تھا جس وقت سعدی کی عمر گیارہ سال کی ہوی اس وقت مصلح الدین کا انتقال ہوگیا اور سعدی کا لقب مصلح الدین انہیں بزرگ کے نام پر رکھا گیا۔ سعدی کے والد عبداللہ بھی اُسی زمانہ میں بعارضہ مرض القلب رحلت کر گئے عبداللہ کے انتقال کے بعد سعدی چندے اپنی والدہ کے سایۂ شفقت میں رہے۔ پندرہ سال کی عمر کو پہنچنے تک سعدی کو جن چیزوں میں دست گاہ حاصل ہوی وہ صرف یہ تھے۔

(الف) شیخ مصلح الدین سے قران شریف پڑھ چکے تھے اور اُس کو عام مجمع میں آزادانہ طور پر بہت ہی خوش الحانی کے ساتھ اور دردانگیز لہجہ میں پڑھتے تھے۔

(ب) اپنے والد سے کچھ عربی کی صرف ونحو سیکھ لی تھی اور موسیقی کی بھی تعلیم پائی تھی۔

(ج) حدیث اور فقہ اور تفسیر میں مہارت پیدا کر لی تھی اور مذہب کے ضروری مسائل سے بھی واقف ہو گئے تھے۔

(د) گفتگو میں متانت و سنجیدگی و حاضر جوابی کا مادّہ پیدا ہو گیا تھا۔

مگر کسی علم دینی و دنیوی میں کمال حاصل نہیں ہوا تھا۔ چونکہ قاعدہ ہے کہ بزرگوں اور کاملوں کے دیکھنے یا ان کی شہرت اور ذکر خیر سننے سے ہونہار لڑکوں کے دل میں خود بخود اُن کی ریس اور پیروی کرنے کا خیال پیدا ہوتا ہے اس لئے سعدیؒ کو تحصیل علم کا شوق دامن گیر ہوا اور اپنی زندگی کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کا خیال کرنے لگے۔

سب سے پہلے آپ جس مدرسہ میں داخل ہوئے وہ شیراز کا مدرسہ عضدیہ تھا جس کو عضد الدولہ دیلمی نے قایم کیا تھا۔ اس مدرسہ میں اوّل اوّل آپ کا اُستاد سید علی قاری تھا جو ایک اچھا نحوی اور صرفی اور علم ادب میں بھی طاق تھا مگر اس میں سعدیؒ نے دو عیب پائے۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنی ہکلاتی ہوئی زبان سے طلبا کو مطالب مضمون صاف نہیں سمجھا سکتا تھا۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنے آپ کو بڑا عالم اور ایک زمانہ کو جاہل جانتا۔ چند روز تک سعدیؒ نے اُس سے عربی پڑھی لیکن عیوب مرقومہ بالا کے باعث اُس سے متنفر ہو کر وہاں سے علٰحدگی اختیار کی۔

اِس مدرسہ میں آپ نے تعلیم تو کسی قسم کی نہیں پائی لیکن شاعر البتہ بن گئے اس وجہ سے کہ مدرسہ عضدیہ میں شعر و شاعری کا چرچا بہت تھا اور وہاں کا ہر طالب علم کچھ نہ کچھ شوق شاعری کا ضرور رکھتا تھا۔ جو اشعار آپ نے اوّل اوّل

اس مدرسہ میں کچھ وہ مدت میں رہے تھے۔ چونکہ شیخ نے سعد زنگی کے عہد میں شعر کہنا شروع کیا تھا اس لئے آپ نے اپنا تخلص سعدی قرار دیا۔

ایک اور بڑی وجہ مدرسہ عضدیہ کو چھوڑنے پر مجبور ہونے کی یہ بھی تھی کہ اُس وقت وہاں ابتری اور خرابی بہت پھیلی ہوئی تھی۔ اہل شیراز کو دم بھر کے لئے اطمینان نہ تھا۔ مدرسہ عضدیہ کا انتظام ملّاؤں کے ہاتھ میں دئے جانے سے ان لوگوں نے فلسفہ سائنس اور تمام روشن علوم کی تعلیم کو یک لخت موقوف کر دیا تھا اور جو لوگ کہ ان کے سرپرست تھے مثلاً احمدی باشندۂ اندلس پروفیسر طبعیات وغیرہ اُن کو یا تو زہر دیکر مار ڈالا یا قید کر دیا اور خوب دھوم دھام سے کفر کے فتوے شائع کئے غرض اس گروہ نے وہ وہ مظالم و جور برپا کئے تھے کہ کہا نہیں جا سکتا۔ حکومت کی کمزوری کے باعث شیراز کی رعایا ملاؤں کی زیادتیوں کو برداشت نہ کر کے پہلے اتابک ازبک پہلوان اور بعد میں غیاث الدین سے پناہ چاہی اور ان دونوں نے شیراز کو ایسا تاخت و تاراج کیا کہ اُس کی تباہی اور بربادی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ وہ امیر زادے اور نوجوان شہزادے جن سے سعدیؒ کو محبت تھی تہ تیغ ہو گئے اور ان کے عالیشان عمارتیں ڈھا دی گئیں تھیں۔ ہر شخص خستہ حال تھا کوئی کسی کا شریک درد نہیں بن سکتا تھا سب کے سب یکساں مصیبت میں گرفتار تھے۔ نہ باپ کو بیٹے کی خبر نہ بیٹے کو باپ کی خبر تھی۔ ہر شخص کو اپنی اپنی پڑی تھی۔ اِن حالات سے سعدیؒ کا دل وطن کی صحبت سے بھر گیا تھا اور نہ وہ اُس کی قابل رحم حالت دیکھ نہیں سکتے تھے۔ غرض ایک طرف تو واقعات مندرجہ بالا نے آپ کو مغموم بنا دیا تھا دوسرے طرف اسی پُر آشوب زمانہ میں آپ کے والدۂ مشفقہ بھی عالم بقا کو سدھاریں۔

ہر چند کہ حالاتِ وقت ایسے برگشتہ تھے کہ آپ کو تعلیم کی طرف مطلق رجوع ہونے نہیں دیتے
تاہم تحصیل علم کا شوق آپ کے دل میں موجزن تھا اور آپ کی دلی آرزو تھی کہ کسی طرح
دنیا کے مختلف علوم اور زبان کو سیکھیں۔ اس شوق کی تکمیل کے لئے چند روز تک
آپ غور کرتے رہے کہ شیراز سے نقل مقام کر کے کہاں جائیں اور کس طرح اپنی مراد پائیں۔
اگرچہ اُس زمانہ میں بیشمار مدرسے بلاد اسلام میں جابجا کھلے ہوئے تھے جہاں دور
دور سے طالبعلم آکر تحصیل علم کیا کرتے تھے۔ ہرات۔ نیشاپور۔ اصفہان۔ بصرہ اور
بغداد میں خواجہ نظام الملک طوسی وزیر الپ ارسلاں کے بنائے ہوئے مدرسے
آباد اور معمور تھے ان کے سوا شام۔ عراق اور مصر وغیرہ میں بھی جابجا مدرسے جاری
تھے۔ لیکن سب سے زیادہ شہرت مدرسہ نظامیہ بغداد نے حاصل کی تھی جس کو
خواجہ نظام الملک طوسی نے ۵۹ ہجری میں بنوایا تھا۔ اس وقت یہ مدرسہ اسقدر مشہور تھا
کہ جو علما یہاں کے پڑھے ہوئے مشہور ہو جاتے تھے اُن کے مستند اور ذی علم
ہونے میں کسی کو شبہ نہیں رہتا تھا۔ چونکہ سعدی کا ہموطن شیخ ابو اسحاق شیرازی
جس کا علم و فضل شہرہ آفاق تھا مدت تک اس مدرسہ کا متولی رہا اور اس سبب سے
اہل شیراز کو اس مدرسہ سے ایک خاص نسبت اور لگاو بھی تھا اس لئے سعدیؒ
نے بھی مدرسہ نظامیہ بغداد میں تحصیل علم کرنے کا قطعی تصفیہ کر لیا۔

سعدیؒ کا شیریں کلامی رحمدلی عزیزی اور مروت پسندی نے اہل شیراز کے ہر طبقہ
کے لوگوں کو کیا امرا کیا فقرا کیا صوفی اسقدر گرویدہ کر لیا تھا کہ انھوں نے سعدیؒ کو
اپنے اس خیال سے باز رہنے پر بہت کچھ کوشش کی مگر سعدیؒ بڑے ضبط استقلال
کے ساتھ یہ شعر پڑھتے ہوئے کہ۔

فارسی	ماحصل در اردو
دلم از صحبتِ شیراز بکلّی بگرفت۔	میرا دل شیراز کی صحبت سے تنگ آگیا اب
وقت آنست کہ پرسی خبر از بغدادم۔	وہ وقت ہے کہ مجھ سے بغداد کا حال پوچھو
گرچہ حُبِ وطنِ خویش حدیث است صحیح	اے سعدی وطن کی محبت اگرچہ صحیح بات ہے
نتوان مُرد بہ سختی کہ من اینجا زادم	مگر اس ضرورت سے کہ میں یہاں پیدا ہوا ہوں سختی میں مرنا نہیں چاہتا۔

اپنے دوستوں سے رخصت ہوکر ایک قافلہ کے ساتھ بغداد کو روانہ ہوے۔ آپ کے ہمراہ صرف ایک قران شریف تھا جس کو مولانا شیخ مصلح الدین نے یہ وصیّت کر کے دیا تھا کہ اسکو اپنے پاس سے جُدا نہ کرنا اور چند کتابیں جن کو آپ عزیز رکھتے تھے۔ باقی ماندہ کُل اپنا سامان بجز نقدی کے جو شاید آپ کے اخراجاتِ سفر کے لئے بھی مکتفی تھی یا نہیں اپنے رشتہ داروں اور رفیقوں اور دوستوں میں تقسیم کردیا اور منزلیں طے کرتے ہوے چند دنوں کے بغداد کے قریب ایک سرا میں ٹہرے جو دریائے تیگرس کے مغربی کنارے دو تین فرسنگ (۶ یا ۹ میل) کے فاصلہ پر واقع ہے اور دوسرے روز ایک کشتی پر سوار ہوکر بغداد پہنچے اور وہاں چند روز تک علامہ سلطان الدین احمد شیرازی کے مہمان رہے۔

جس زمانہ میں آپ بغداد پہنچے ہیں اس وقت اُس شہر کی رونق ویسی تو نہ تھی جیسی کہ ہارون الرشید کے وقت میں تھی اس وجہ سے کہ حکومت عباسیہ کی ناؤ کنارے آلگی تھی اور اس کا چراغ ٹمٹما رہا تھا تاہم شیراز کے مقابلہ میں اس کی حالت بہت اچھی تھی کیونکہ عباسیہ کا اخیر خلیفہ مستعصم باللہ سریر سلطنت پر متمکن تھا اور اس کی ظاہری شان و شوکت

ہارون اور مامون کے عہد کو یاد دلاتی تھی اطراف کے عالم اکابر و اشراف اور ہر علم و فن کے ماہر اور ارباب حرفت و صنعت مدینۃ السلام بغداد میں مجمع تھے تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری تھا اور تجارت کی بھی خوب گرم بازاری تھی۔ اگرچہ شیراز کے مشہور مشہور لوگوں سے سعدیؒ کی جان پہچان تھی مگر اُن کا زیادہ تعلق علامہ سلطان احمد شیرازی سے تھا جو کئی سال سے مدرسۂ نظامیہ میں پڑھتے تھے۔

مدرسۂ نظامیہ اُس زمانہ میں ایک مشہور مدرسہ تھا اور اُس کی عمارت بڑی عالیشان اور اس قدر وسیع تھی کہ اس کے ایک ایک ہال میں ہزار ہا طلبا بآسانی بیٹھکر تعلیم پا سکتے تھے اور ہر آٹھویں یا دسویں روز تقریریں اور مباحثے ہوا کرتے تھے۔ آرایش عمارت و نقش و نگار طلائی قابل دید تھا۔ لاکھوں روپیہ کا سونا دروازوں پر پھیرا گیا تھا۔ فرش و فروش کا سامان کثرت سے تھا ہزاروں جلیل القدر عالم اور حکیم اس مدرسہ میں تعلیم پاکر نکلے تھے جن کے تصنیفات ابتک مسلمانوں میں موجود ہیں۔ اُس وقت یہ مدرسہ اسقدر نامور تھا کہ جو علما یہاں کے پڑھے ہوے مشہور ہو جاتے تھے پھر اُن کے مستند اور ذی علم ہونے میں کسی کو شبہ نہیں رہتا تھا۔ امام ابو حامد غزالی۔ شیخ عراق عبد القادر سہروردی استاد الایمہ ابو حامد عماد الدین موصلی اور اور بڑے جلیل القدر عالموں نے اس مدرسہ میں تعلیم پائی تھی۔ غرض جس وقت سعدیؒ اس مدرسہ میں داخل ہوے ہیں اُس وقت سات ہزار (۷۰۰۰) طلبہ اس مدرسہ میں تعلیم پاتے تھے وہاں کے مدرس بڑے لائق اور قابل شخص تھے اور ہر قسم کے علوم بڑی قابلیت اور عمدگی سے پڑھاتے تھے۔ مدرسہ کا ہر ایک طالبعلم تہذیب

اور شائستگی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا تھا۔ ہر ایک جماعت کے لئے معلموں کے سوا ایک ایک اتالیق بھی مقرر تھا جو طلبا کی چال چلن کی نگرانی کیا کرتا تھا۔ وہاں صرف علوم ہی کا سبق نہیں ہوتا تھا بلکہ تعطیل کے وقت تیراندازی۔ بھالا ہلانا۔ تلوار چلانا۔ گھوڑے کی سواری وغیرہ فنون بھی سکھائے جاتے تھے غیر ممالک کے طلبہ کو وظیفہ بھی دیا جاتا تھا۔ الحاصل چند روز تک علامہ سلطان احمد شیرازی کے یہاں رہنے کے بعد سعدی مدرسہ نظامیہ میں شریک ہوئے اور وہاں ایک وظیفہ بھی آپ کے لئے مقرر ہو گیا۔

اوّل اوّل سعدی نے یہاں علم تفسیر پڑھا اور امتحان سالانہ میں اُن طلبا سے جو سالہا سال سے تحصیل کر رہے تھے بہت اچھے رہے۔ اُس کے بعد تین سال یا اُس سے کم عرصہ میں دینیات سے فارغ ہو کر یورپ کے زبانوں کی تحصیل کی طرف رجوع ہوئے کیونکہ سعدی کو شوق تھا کہ ہر ملک کے طرز معاشرت اور تہذیب کا علم حاصل کریں۔ اس شوق کے پیروی میں آپ نے پہلے لاطینی زبان پڑھی جب وہ خوب آگئی اور اس میں بے تکلّف گفتگو کرنے اور لکھنے پڑھنے لگے تو یونانی زبان کی طرف متوجہ ہوئے جو اُس زمانہ میں کسی قدر وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی۔ اس زبان میں آپ کو اتنی قدرت حاصل ہو گئی تھی کہ ہومر کے نظم پر قیمتی نوٹس لکھ دئے پھر عبرانی پڑھی اور اُس کو بھی پانی کر دیا۔ اس مدرسہ میں علاوہ مختلف زبانوں کے فزکس (طبعیات) اسٹرنومی (ہیئات) اسٹرالوجی (نجوم) فلسفہ۔ منطق۔ ریاضی۔ علوم مروجہ بھی تحصیل کئے۔

منجملہ اور اُستادوں کے سعدیؒ کے سب سے زیادہ مشہور اور نامور اُستاد

علامہ ابوالفرح عبدالرحمن ابن جوزی ملقب بہ جمال الدین سے تھے جو حدیث اور تفسیر میں اپنے وقت کے امام مانے جاتے تھے اور بیشمار کتابوں کے مصنف تھے۔

سعدیؔ کا قاعدہ تھا کہ وقت مقررہ تک مدرسہ میں تعلیم پاتے اور باقی ماندہ اوقات کو صوفیوں کے وجد انگیز صحبتوں میں بسر کرتے کیونکہ وہ جیسے علوم عقلی کے حاصل کرنیکے شائق تھے ویسے ہی وہ روحانی تعلیم حاصل کرنے اور روحانی قوتوں کے بڑھانے کا بھی بیحد شوق رکھتے تھے۔ اسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے آپ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے جو سنہ ۶۳۲ ہجری میں انتقال کئے مرید ہوئے اور اُن سے علم تصوف اور طریق معرفت و سلوک حاصل کئے۔

سعدیؔ کو بچپن ہی سے سفر و سیاحت کا شوق تھا جب وہ سات یا دس سال کی عمر کے تھے اُس کم عمری کے زمانہ میں ہی اپنے باپ عبداللہ کے ساتھ جبکہ وہ قافلہ حج کے شیخ مقرر کئے گئے تھے بیت اللہ شریف گئے۔ یہ پہلا سفر آپ کے لئے گویا سیاحت ہائے آئندہ کے لئے پیش خیمہ تھا۔ اس سفر میں وہ خوشی خوشی قلقاریاں مارتے ہوئے بعض بعض وقت پا پیادہ بھی اپنے باپ کی سواری کے اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلتے تھے۔ باوجود صغرسنی کے وہ نہ تو آفتاب کی تمازت کی شکایت زبان پر لاتے نہ کبھی اپنے وطن کو یاد کرتے۔ جب قافلہ منزل پر قیام کرتا تو وہ باوجود مسافت دور دراز طے کرنے کے آفتابہ ہاتھ میں لیکر اپنے باپ کو وضو کراتے بعض بعض وقت شب بیداری میں بھی وہ اپنے باپ کا ساتھ دیا کرتے۔ اتنے بڑے عظیم اور سخت سفر میں بھی آپ کی کوشش ہمیشہ یہی رہی کہ کبھی کسلمندی غالب نہ ہو اور تکان یا سستی نہ معلوم ہو۔ خنگل کے

ناقابل برداشت گرم ہوا جو موسم گرما میں دوپہر کے وقت چلتی ہے ہونٹوں پر پپڑیاں جما دیتی تھی لیکن شوق کے دُھن میں وہ کبھی پست نہیں ہوتے تھے۔ اِس سفر سے واپس ہونے کے چند روز بعد ہی سعدی کے والد عبداللہ مرض القلب سے انتقال کر گئے۔

دوسرا سفر وہ تھا جب سعدی شیراز سے نکلکر بغداد گئے۔

تیسرا سفر۔ بیت اللہ شریف کے حج کا تھا جو شیخ شہاب الدین سہروردی کے ساتھ کیا اِس سے پیشتر سعدیؒ نے کبھی بحری سفر نہیں کیا تھا بایں ہمہ اول ہی اول جوں ہی آپ نے ناو میں قدم رکھا آپ کو بحری تر و تازہ ہواؤں کے جھوکوں سے زیادہ فرحت حاصل ہوی جب کبھی دریا کی موجوں سے صورت بچنے کی معلوم نہوتی تو آپ بڑے دلیری کے ساتھ کام لیتے شکستہ خاطر نہو جاتے کیونکہ راہ میں دو بار آپ کو طوفان سے سابقہ پڑا تھا۔

حج سے فارغ ہو جانے کے بعد شیخ شہاب الدین سہروردی کا خیال بغداد واپس ہونے کا نہ تھا اِس لئے سعدیؒ اپنی روحانی مرشد سے اجازت لیکر مصر چلے گئے چونکہ وہاں اِس وقت تک ملکی زبان عبرانی تھی۔ سعدیؒ نے وہاں تقریباً ڈیڑھ برس قیام کر کے یہودیوں سے عبرانی پڑھی اور اِس زبان میں مہارت حاصل کر کے وہاں سے شام چلے گئے مگر وہاں لڑائی جھگڑے پھیل رہے تھے اِس لئے وہاں کے خونی نظاروں کو دیکھنا گوارا نہیں کیا۔ من بعد ایک عرصہ تک ایران۔ عرب۔ شام۔ دمشق ایشیائے کوچک۔ بربر۔ اسپین۔ اٹلی۔ آرمینیہ۔ ہندوستان (۱۲۲۴ / ۱۲۲۵ع) چین کی سیاحت کرتے رہے۔ یعنی آپ نے عرب کا ایک ایک کونہ ڈھونڈ ڈالا

متعدد بار پاپیادہ حج کئے۔ آفریقہ کے معلوم حصص میں خوب پھرے اور وہاں کے دلچسپ حالات قلمبند کئے۔ چین کے ضلع ضلع میں گشت لگایا اور ان کی طرز معاشرت بود و باش ممالک اور شہروں کا نقشہ اپنے ضخیم سفر نامہ میں نہایت عمدگی سے لکھا۔ جہادی جنگی کو بھی آپ نے اپنے آنکھوں سے دیکھا۔ یورپ کے ان حصوں کو بھی ملاحظہ کیا جو اُس وقت مہذب کہلاتے تھے۔ ہندوستان بھی دو وایکبار آئے تھے آپ نے اپنی زندگی کا تقریباً ایک ثلث حصہ (۱۲۲۵ء سے ۱۲۵۵ء تک) جو سیاحت میں گذارا وہ کسی کی اعانت و امداد پر نہیں بلکہ ہمیشہ بے سروسامانی اور متوکل درویشوں کی طرح۔ ان سیاحتوں میں آپ کو بڑے بڑے صعوبتیں اٹھانی پڑیں۔ بہت سے صحرائے لق ودق پاپیادہ طے کئے اور وہ مصائب اٹھائے کہ اُن کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ برسوں قزاقوں کی غلامی کی اور مدتوں عیسائیوں کے جیلخانہ میں رہے۔

ایکبار آپ نے اہل دمشق سے ناراض ہوکر بیابان قدس یعنی فلسطین کے جنگلوں میں رہنا اختیار کیا تھا اور آدمیوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا تھا۔ آخر وہاں کے عیسائیوں نے آپ کو پکڑ کر قید کر لیا اُس وقت مشرقی ترییولی میں شہر کے استحکام اور حفاظت کے لئے خندق تیار ہو رہی تھی اور یہودی اسیروں سے (جن کو یورپ کے عیسائی بلگیریا اور ہنگیری وغیرہ سے گرفتار کر کے ساتھ لائے تھے) مزدوری کا کام لیا جاتا تھا۔ شیخ کو بھی یہودیوں کے ساتھ خندق کے کام پر لگایا گیا مدت کے بعد حلب کا ایک معزز آدمی جو شیخ کا واقف کار تھا اُس طرف سے گذرا اور شیخ کو پہچان کر اُس نے پوچھا کہ یہ کیا حالت ہے؟ شیخ نے کچھ درد انگیز

اشعار پڑھے اور یہ کہا کہ خدا کی قدرت ہے جو شیخ یگانوں سے کوسوں بھاگتا تھا وہ
آج بیگانوں کے پنجہ میں گرفتار ہے۔ رئیس حلب کو اُن کے حال پر رحم آیا اور
دس دینار دیکر شیخ کو قید فرنگ سے چھوڑایا اور اپنے ساتھ حلب میں لے گیا
اُس کی ایک بیٹی ناکتخدا تھی شیخ کا نکاح سو دینار مہر مقرر کرکے اُس کے ساتھ
کر دیا۔ کچھ مدّت وہاں گذری مگر بیوی کی بدمزاجی اور زبان درازی سے شیخ کا دم
ناک میں آگیا ایکبار اُس نے شیخ کو یہ طعنہ دیا کہ کیا آپ وہی نہیں ہیں جن کو
میرے باپ نے دس دینار دیکر خریدا ہے شیخ نے کہا۔ ہاں بیشک
میں وہی ہوں۔ دس دینار دیکر مجھے خریدا اور سو دینار پر آپ کے ہاتھ بیچا۔
شیخ نے سعد زنگی کے (جو چھٹی صدی کے آخر میں تخت نشیں اور ۶۲۳ھ ہجری
میں فوت ہوا) ابتدائی حکومت میں تحصیل علم کے لئے ترک وطن اختیار کیا تھا
اُس وقت آپ نے شیراز کی حالت نہایت ابتر و خراب دیکھی تھی یعنی اتابک
ازبک پہلوان اور سلطان غیاث الدین کے حملے اور شہر کا تاخت و تاراج
ہونا اپنی آنکھ سے دیکھ لیا تھا مگر جب سعد زنگی کا بیٹا قتلغ خاں ابوبکر (۱۲۲۶ء / ۶۲۳ھ۔
۱۲۶۰ء / ۶۵۸ھ) اپنے باپ کی جگہ تخت سلطنت پر متمکن ہوا اور اُس نے فارس کو
جو دو سو برس سے مورد آفات و حوادث تھا چند روز میں سرسبز و شاداب
کر دیا اور اُس کے خوبیوں اور نیکنامیوں کا شہرہ دور و نزدیک برابر ہوا اور
وطن کا بھی اشتیاق حد سے گذر گیا اور وطن میں قرار واقعی امن ہو گیا تب سعدیؒ
(جو بہت ضعیف ہو چکے تھے یعنی جن کی عمر ستر سال کی ہو چکی تھی) شام سے عراق
اور عجم ہوتے ہوئے اور اصفہان ٹھہرتے ہوئے شیراز میں (۱۲۵۵ء / ۶۵۳ھ) واپس آئے

مگر ابوبکر کے دربار میں بہت کم جاتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ شیخ میں علم و فضل شاعری۔ لطیفہ گوئی و بذلہ سنجی فقر و درویشی وغیرہ کے اکثر صفات ایسے جمع تھے کہ اُن کے سبب سے انکا مرجع خلائق بننا ایک ضروری امر تھا۔ قطع نظر اِسکے شیخ کا اصلی مقصد ہمیشہ سے یہ ہوا کرتا تھا کہ بادشاہوں اور عالموں کے چال چلن پر خوردہ گری کریں۔ ریاکار فقیروں اور جاہل درویشوں کی قلعی کھولیں اور اسی طرح کے اور بہت سے مفید خیالات اپنے نظم و نثر میں ظاہر کریں اور ابوبکر اہل علم کے مرجع خلائق بننے سے ہمیشہ خائف رہتا تھا۔ البتہ سعد بن ابوبکر کو سعدی سے ارادت و عقیدت تھی جس کے نام گلستان لکھی گئی اور جس کا نہایت دردناک مرثیہ شیخ کے کلیات میں موجود ہے شیخ کا تمام کلام نظم۔ نثر۔ فارسی اور عربی جو اس وقت متداول ہے اور جس کو شیخ علی ابن احمد ابن ابی بکر نے (۱۳۲۶ء / ۷۲۶ھ - ۱۳۴۴ء / ۷۴۴ھ) شیخ کے وفات سے بیالیس برس بعد علی الترتیب جمع کیا ہے حسب تفصیل ذیل ہے۔

(۱) نثر میں چند مختصر رسالے۔ جن میں سلوک اور تصوف کے مضامین اور مشایخوں وغیرہ کے حکایتیں اور ملوک و حکام کے لئے نصیحتیں لکھی ہیں۔

(۲) گلستان جو ۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ء میں تصنیف ہوئی۔

(۳) بوستان جو ۱۲۵۷ء / ۶۵۵ھ میں تصنیف ہوئی۔

(۴) پندنامہ (جس کو عرف عام میں کریما کہتے ہیں)

(۵) قصائد فارسی جن میں مرثیئے۔ ملمعات۔ مثلثات اور ترجیعات بھی شامل ہیں۔

(۶) قصائد عربیہ۔

(۷) غزلیات کا پہلا دیوان موسوم بہ طیبات۔

(۸) " دوسرا دیوان موسوم بہ بدائع۔

(۹) " تیسرا دیوان موسوم بہ خواتیم۔

(۱۰) غزلیات قدیم جو غالباً عنوان شباب کے لکھے ہوئے ہیں۔

(۱۱) مجموعہ موسوم بہ صاحبیہ جس میں شیخ نے قطعات مثنویات رباعیات اور مفردات کو خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کے فرمایش سے ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔

(۱۲) مطائبات و ہزلیات۔

مگر یہ کہنا کہ شیخ کے تصنیفات اس سے بڑھکر نہیں ہیں محض لاعلمی ہے اس وجہ سے کہ تصنیفات ذیل بھی شیخ ہی کے مصنفہ ہیں۔

(۱) تاریخ ششصد سالہ حکومت سلاطین عباسیہ۔ یہ کتاب آٹھ جلدوں میں ہے اور اس میں اول سے آخر تک اُن کا تفصیلی حال خوب شرح و بسط سے لکھا گیا ہے اور ہاروں اور ماموں کے سلطنت و انتظامی معاملات اور ان کے علم و فضل کی کیفیت اس میں بہت وضاحت کے ساتھ درج ہے اس تاریخ کا ترجمہ ۱۶۸۱ء میں بزبان لاطینی پہلے ڈیو ڈہولی نے کیا تھا اسکے بعد الیسیڈن نے بمقام پیرس ۱۷۱۱ء میں ترجمہ کیا بعد ازاں اور بھی زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے۔

(۲) حالات جزائر آفریقہ جس کے چار جلد ہیں۔

(۳) ایک لاجواب کتاب اُن ہیئاتی مشاہدات پر ہے جو شیخ نے ہندوستان میں

کئے تھے۔

(۳) رسائل تصوف جو شیخ نے اپنے باپ کے پیر شیخ مصلح الدین کی یادگار میں تحریر کئے تھے اس کا بھی ترجمہ مختلف زبانوں میں ہوا ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ شیخ کے تصنیفات کی تعداد ڈیڑھ سو (۱۵۰) سے بڑھی ہوئی تھی ان میں بہت سے ضائع گئیں اور اکثروں کو بعض کم بضاعت لوگوں نے اپنے نام سے شہرت دیدی کلیات میں جو کتاب کہ ہزلیات کے نام سے شریک ہے اس کا نام ونشان تک پہلے شیخ کے تصنیفات میں نہ تھا نورجہاں نے اس کو شیخ کے تصنیفات میں شریک کرا دیا۔ علی نقی اور علی حیدر یہ دو شخص اس کام میں شریک تھے ان کے اور نیز ایک اور بڑی جماعت کے کوشش اور مشورہ سے یہ ہزلیات بنائے گئے تھے اور بہ صرف زر خطیر اس کی نقل کرائی گئی اور مختلف ممالک میں تقسیم کئے گئے۔ ملّا حمید الدین سیالکوٹی جو لاہور میں عالمگیر کے بیٹے بہادر شاہ کا معتمد خانگی تھا اس نے نورجہاں کے اُن خطوں کی نقلیں بڑے حکمت سے حاصل کیا جو اس واقعہ کے متعلق تھے۔ جو مضمون ان خطوں میں لکھا تھا وہ حسب ذیل ہے۔

"میں چند باتوں میں مشورہ کرنا چاہتی ہوں اور میری غرض یہ ہے کہ سُنّی علما جو درصل خارجی ہیں اپنی عظمت کا ہمارے علما کے نسبت زیادہ ڈنکا بجایا ہے خصوصاً شیخ سعدی اور حافظ نے اپنی نمود خاصی پیدا کر لی ہے میں چاہتی ہوں کہ ان کے نام کے ساتھ کچھ ایسا کلنک کا ٹیکا لگے کہ دنیا میں ہمیشہ ان کے نام پر گالیاں پڑتے رہیں"۔

شیخ کے تصیفات میں گلستاں اور بوستاں کو اُن کے کلام کا خلاصہ اور لبِّ لباب

مانا گیا ہے اسلئے ان دونوں کتابوں میں جو جو خوبیاں ہیں وہ ذیل میں بیان کیجاتی ہیں۔
شیخ کے زمانہ تک فارسی نثر لکھنے کی کوئی عام شاہ راہ مقرر نہیں ہوئی تھی۔ اکثر سیدھی سادی عبارت روزمرہ اور بول چال کے موافق لکھی جاتی تھی یا اہل علم کسی قدر خواص کے روزمرہ میں تحریر کرتے تھے مگر شاعرانہ شوخی اور جادو پیدا کرنا اور اس کے فقروں میں ایک خاص قسم کے وزن اور تول کا لحاظ رکھنا جاری نہیں ہوا تھا۔ خصوصاً کوئی اخلاقی کتاب عمدہ نثر میں شیخ کے زمانہ تک ایسی نہیں لکھی گئی تھی جس میں اخلاق کا بیان واقعاتِ نفس الامری کے ضمن میں کیا گیا ہو" اس قسم کے طرز تحریر نثر کا موجد شیخ ہی ہو گذرے ہیں اور انہی پر اس کا خاتمہ بھی ہو گیا"۔ ظاہرا کوئی کتاب فارسی زبان میں گلستاں اور بوستاں سے زیادہ مقبول و مطبوع خاص و عام نہیں ہوی۔ ایران۔ ترکستان۔ تاتار۔ افغانستان اور ہندوستان میں ان دونوں کتابوں کی تعلیم ساڑھے چھہ سو برس سے برابر جاری ہے۔ بچپن میں ان کی تعلیم شروع ہوتی ہے اور بڑھاپے تک مطالعہ کا شوق رہتا ہے۔ لاکھوں استادوں نے انہیں پڑھایا اور کروڑوں شاگردوں نے انہیں پڑھا۔ ان کے بیشمار نسخے خوشنویسوں کے قلم سے لکھے گئے اور بے انتہا ایڈیشن ٹو ہے اور پتھر پر چھاپے گئے۔ مشایخ اور علما نے ان کی عزت کی۔ بادشاہوں نے ان کو سلطنت کا دستور العمل بنایا۔ منشیوں اور شاعروں نے ان کی فصاحت کے آگے سر جھکایا اور ان کی تتبع سے عاجز رہنے کا اقرار کیا۔ انکا نام جس طرح ایشیا میں مشہور رہا ہے اسی طرح یورپ میں عزت سے لیا جاتا ہے۔

اگرچہ یہ دونوں کتابیں حُسنِ قبول۔ فصاحت بلاغت تہذیب اخلاق پند و نصیحت اور اور اکثر خوبیوں کے لحاظ سے باہمدگر ایسی مشابہت رکھتے ہیں کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح دینا مشکل ہے لیکن اگر بعض وجوہ سے گلستاں کو بوستاں پر ترجیح دیجائے تو کچھ بیجا نہیں ہے کیونکہ فارسی نثر میں ظاہرا کوئی کتاب شیخ سے پہلے اور اُن کے بعد ایسی نہیں لکھی گئی جو گلستاں کے برابر مقبول ہوئی ہو جس کی بنیاد محض اخلاقی پند و موعظت پر رکھی گئی ہے۔

گلستاں کے ابواب کی عمدہ ترتیب۔ اُس کے فقروں کی برجستگی۔ اُس کے الفاظ کی شُستگی۔ اُس کے استعارات کی خبرات۔ اُس کے تمثیلات و تشبیہات کی طرفگی۔ اور پھر باوجود اِن تمام باتوں کے عبارت میں نہایت سادگی اور صفائی اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ شیخ نے اپنی عمر عزیز کا ایک معتد بہ حصہ اُس کے تصنیف میں صرف کیا تھا اور اُس کی تنقیح و تہذیب میں اپنے سلیقہ او رفکر سے پورا پورا کام لیا اسلئے جس سلیقے سے اُس کی ترتیب شیخ نے کی ہے اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ انکو اس کام میں بہت وقت اٹھانی پڑی ہوگی۔ اُس میں آپ نے زیادہ تر وہ واقعات لکھے ہیں جو خود اُن پر گذرے ہیں یا اُن کے سامنے پیش آئے ہیں اور ہر ایک بات کی تکمیل کے لئے کسی قدر حکایتیں ایسے بھی لکھی ہیں جو کسی سے سنیں یا کتابوں میں پڑھیں تمثیلاً ملاحظہ ہوں گلستاں کے ابواب و حکایات ذیل۔

(۱) سنے ہوے واقعات۔ باب اول حکایت ۱ و ۳ و ۱۳ و ۲۱ و ۲۶ باب سوم حکایت ۳ و ۲۲ و ۲۸ باب چہارم حکایت ۷ باب ششم حکایت ۶ باب ہفتم حکایت ۷۔

(۲) دیکھے ہوے واقعات۔ باب اول حکایت ۵ باب دوم حکایت ۲ و ۱۳ باب سوم ۵

حکایت ۱۲ و ۲۱ و ۲۵ باب پنجم حکایت ۳ و ۹ و ۱۶ باب ہفتم حکایت ۴ و ۸ و ۱۸۔

(۳) ذات پر گذرے ہوئے واقعات۔ باب اوّل حکایت ۱۰ و ۱۴ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۵ باب دوم حکایت ۵ و ۷ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۱۹ و ۲۳ و ۲۵ و ۲۶ و ۳۰ و ۳۴ باب سوم حکایت ۱۸ باب چہارم حکایت ۱ و ۹ باب پنجم حکایت ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ باب ششم حکایت ۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ باب ہفتم حکایت ۱۱ و ۱۷ و ۱۹۔

اس تمام مجموعہ کو مصنّف نے (۸) باب پر تقسیم کیا ہے اور ہر ایک باب میں اُس کے مناسب حکایتیں درج کی ہیں یلاحظہ ہو وجہ حصر کتاب بر یک دیباچہ و خاتمہ و ہشت باب و ربط و تعلق حکایات متعلق ہر ہر باب جو اس کتاب کے دیباچہ کے بعد لکھی گئی ہے۔

ظاہراً علم اخلاق کی کوئی فرع ایسی نہیں ہے جو بقدر ضرورت اُن میں بیان نہ کی گئی ہو۔ اس ترتیب کی قدر اُس وقت معلوم ہو سکتی ہے کہ اصل حکایتوں کو نامرتب کر کے ہر ایک حکایت سے جو نتیجے استخراج کئے گئے ہیں وہ اُن میں درج نہ کئے جائیں اور پھر تمام مجموعۂ حکایات کو جُدا جُدا بابوں پر تقسیم کر دیا جائے اور پوچھا جائے کہ وہ حکایت کون سے باب سے علاقہ رکھتی ہے اور یہ کون سے باب سے۔

گلستاں کا ترجمہ اسوقت تک جن زبانوں میں ہوا ہے ان کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

نام زبان جس میں ترجمہ ہوا	نام مترجم	مقام جہاں ترجمہ ہوا	سنہ	کیفیت
لاطینی[۱]	جینٹس	امسٹرڈم	.	اصل کتاب معہ حواشی کا ترجمہ
عربی[۲]	فضل اللہ بن عبداللہ شیرازی	.	.	صرف دوہی قطعوں کا ترجمہ

۲۔ عربی	جبریل	مصر	۔	نظم کا نظم نثر کا نثر میں ترجمہ
۳۔ ترکی	رشاد بادشاہ برادر سلطان عبدالحمید خاں	۔	۔	۔
۴۔ فرنچ	ڈو رائیر	پیرس	۱۶۳۴ء	۔
؍؍	گاڈین	۔	۱۷۸۹ء	۔
؍؍	سیمالیٹ	۔	۱۸۳۴ء	۔
؍؍	ڈیفریمری	۔	۱۸۵۸ء	۔
۵۔ جرمن	اولی ایرس	سلیزوک	۱۶۵۴ء	معہ تصاویر
؍؍	گراف	۔	۱۸۶۴ء	۔
۶۔ ڈچ	۔	امسٹرڈیم	۱۶۵۴ء	۔
انگیریزی	گلیڈون	لنڈن	۱۸۰۸ء	۔
؍؍	جیمس راس	؍؍	۱۸۳۲ء	۔
؍؍	ایسٹوک	ہرٹ فورڈ	۱۸۵۲ء	نظم کا نظم نثر کا نثر میں۔
؍؍	پلاٹس	۔	۱۸۷۳ء	
؍؍	جس ڈیموین	کلکتہ	۱۸۰۷ء	
۸۔ اردو	میر شیر علی افسوس	ہندوستان	بزمانہ مارکوئیس ولزلی ویسرائے ہند	؍؍
۹۔ بھاشا	پنڈت مہر جی داس مہاجن	دہلی	۱۸۸۸	موسوم بہ پشپ باٹیکا۔
۱۰۔ مرہٹی	ناوہوراو فنکس نے لے۔	بمبئی	۱۸۹۱ء	؍؍ پشپ دن

بنگالی اور گجراتی میں بھی اس کا ترجمہ ہونا سنا گیا ہے۔

شیخ کی خانقاہ جو ایک پہاڑ کے نیچے گوشۂ شمال و مغرب میں شہر سے ملا ہوا ہے

وہ خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کے روپیہ سے سعدی کی زندگی ہی میں بنی جس کے لئے صاحب دیوان موصوف نے پچاس ہزار دینار شیخ کو بہت ہی منت و سماجت کے ساتھ راضی کرکے دئے تھے۔ آخر عمر تک شیخ وہیں عزلت نشیں رہے۔ جب سے کہ شیخ نے سفر ترک کرکے شیراز میں اقامت اختیار کی اُن کے تمام اخراجات اور خانقاہ کے مصارف کے متکفل شمس الدین اور خواجہ علاء الدین رہے۔ شیخ کو دو بیبیاں ہونا اُن کے تصنیفات سے ظاہر ہوتا ہے ایک وہ جو حلب کے امیر کی لڑکی تھی جس کا ذکر اوپر ہوچکا (گلستان باب ۲ حکایت ۳۰)۔ دوسری وہ جس کے بطن سے ایک لڑکا تھا جس کے مرنے کا رنج سعدی نے بوستاں کے باب ۹ حکایت ۵۹ میں کیا ہے۔

شیخ کی وفات شیراز میں واقع ہوئی جبکہ اتابکان فارس کے خاندان کا خاتمہ ہوچکا تھا اور ولایت فارس خانان تاتار کے حکومت میں آگئی تھی۔ آپ کے وفات کی تاریخ کسی شاعر نے اسطرح کہی ہے۔

دُرِّ بحرِ معارف شیخ سعدیؒ ۔ کہ در دریائے معنی بود غوّاص ۔ مہِ شوال روزِ جمعہ رحلت ۔ بدان درگاہ رفت اندر دمِ اخلاص

یکے پرسید سالِ فوت گفتم ۔ زخاصان بود ازاں تاریخ شد خاص ۔

سنہ ۶۹۱ ہجری

شیخ کا مزار مقام دلکشا سے ایک میل جانب شرق پہاڑ کے نیچے واقع ہے۔ عمارت اس کی بہت بڑی اور مربع ہے اور قبر سنگین بنی ہوئی ہے جس کا طول چھ فٹ اور عرض اڑھائی فٹ ہے قبر کے تمام ضلعوں پر کچھ عبارت قدیم نسخ خط میں کندہ ہے جس میں شیخ کا اور اُن کے تصنیفات کا حال درج ہے قبر ایک سیاہ رنگ کے چوبی قبر پوش سے جس پر سنہری کام ہے ڈھکی رہتی ہے اور اسپر شیخ ہی کا ایک شعر خط نستعلیق میں لکھا ہوا ہے۔

کریم خان زند نے اپنی حکومت میں شیراز کے قریب ایک احاطہ بنوایا ہے جو ہفت تن کے نام سے مشہور ہے۔ اس احاطہ کے دروازہ پر شیخ سعدی اور حافظ کے شبیہیں نصف قد کے لگی ہوئی ہیں۔ کپتان کلارک نے جو بوستان کا انگریزی ترجمہ کیا ہے اس میں شیخ کے اس تصویر کا فوٹوگراف بھی چھپا ہے۔ شیخ کے شبیہ میں ایک کشکول اُن کے ہاتھ میں ہے اور تیر اُن کے کندھے پر ہے جو کہ اس ملک کے سفر کرنے والوں کی خاص علامت ہے۔

باب	خلاصہ مضمون	نمبر	صفحہ
۳۳	انسان نہیں جس میں آدمیت نہ ہو خواہ کیسا ہی وہ جوانمرد کیوں نہ ہو۔	۲۶۶	۵۹
۳۴	انسان نہیں جس میں خاکساری نہ ہو۔	۲۶۳	۵۸
۳۵	انسان نہ کہنا چاہیئے اگر اُس میں عقل و ادب نہ ہو گو چالیس سال کا کیوں نہ ہو۔	۴۷۱	۱۱۴
۳۶	انسانیت اور اعلےٰ جوانمردی احسان کرنے ہی میں ہے	۴۷۲	۱۱۴
۳۷	انصاف کر اور دادخواہوں کی داد سن ورنہ انصاف کا ایک دن تو مقرر ہی ہے۔	۹۱	۱۸
۳۸	اولے اگر موتی ہوجائیں تو موتی کی قدر نہیں رہے گی	۵۰۶	۱۲۳
۳۹	اہم کاموں پر تجربہ کار آدمی کو بھیجنا چاہیئے۔	۴۸۱ / ۴۸۴	۱۱۶
	ب		
۴۰	باپ کی میراث اگر چاہتا ہے تو باپ کا علم سیکھ۔	۴۴۴	۱۰۶
۴۱	بات اچھی نہ کہے تو افسوس ہے جب بادشاہ اُس کی بات سنتا ہو۔	۲۴۳	۵۴
۴۲	بات اُس وقت کرنا چاہیئے جب کہ چپ بیٹھنے سے نقصان کا اندیشہ ہو۔	۲۸۴	۶۴
۴۳	بات اگر اچھی بھی ہو تو ایکبارگی سے زیادہ نہ کہنا چاہیئے۔	۳۷۸	۸۸

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر حکایت	نمبر صفحہ
	بے فکر رہے۔	۷۵	۱۵
۸۶	بادشاہ نہ بنایا جائے ایسے شخص کو جو خدا کا فرماں بردار نہ ہو۔	۵۶۶	۱۳۷
۸۷	بادشاہوں کے مزاج سے خوفناک رہنا چاہیئے۔	۹۷	۱۹
۸۸	بادشاہوں کے خدمت کے وقت کو نہ پہچاننے والے پر نعمت عطا شدہ حرام ہے۔	۹۸	۲۰
۸۹	بادشاہوں کی خدمت کرنے میں روٹی کی امید اور جان کا خوف لگا ہوا ہے۔	۱۱۳	۲۳
۹۰	بادشاہوں کی خدمت کرنا مثل سفر دریا کے فایدہ مند اور خوفناک ہے	۱۲۸	۲۶
۹۱	بادشاہوں کی زبان سے نکلے ہوئے راز کی باتوں کو دوسروں کے روبرو ظاہر نکرنا چاہیئے۔	۳۸۱	۸۸
۹۲	بادشاہوں کی دوستی اور بچوں کی خوش آوازی پر بھروسہ نکر۔	۵۳۰	۱۳۰
۹۳	بادشاہوں کو نصیحت کرنا اُسی کے لیئے سزاوار ہے جس کو امید زر اور خوف جان نہ ہو۔	۷۳۰	۱۵۸
۹۴	باطن کا حال برسوں میں بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔	۶۱۵	۱۳۸
۹۵	بالغ وہی ہے جو اللہ تعالی کو رضامند رکھنے میں سعی کرے۔	۴۷۰	۱۱۳
۹۶	بچھو کے سوراخ میں اُنگلی نہ کر۔	۱۲۹	۲۵
۹۷	بحث ہر بات میں اچھی نہیں۔	۴۱۷	۹۸

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر قول	نمبر صفحہ
۱۲۷	بُرے کی صحبت میں فرشتہ بھی بیٹھے تو فریب دینا سیکھے گا۔	۶۰۴	۱۴۶
۱۲۸	بُرے کاموں سے اپنے کو باز رکھ گدڑی اور تسبیح کام میں نہیں آتی۔	۲۱۹	۴۷
۱۲۹	بُرے لوہے سے اچھی تلوار نہیں بنائی جا سکتی۔	۹۲	۱۲
۱۳۰	بزرگ کہا نہ جائے گا جو اپنے بڑوں کی بُرائی کرتا ہو۔	۱۸۹	۴۰
۱۳۱	بزرگوں کی خطاؤں کو گرفت کرنا اچھا نہیں۔	۴۱۸	۹۸
۱۳۲	بزرگوں سے جو شخص لڑتا ہے وہ آپ اپنا خون کرتا ہے۔	۶۱۵	۱۴۸
۱۳۳	بلبل کی زبان کے نکلجانے میں کوئی تعجب نہیں اگر کوا اُس کے گھونسلے میں ہو۔	۶۳۶	۱۵۳
۱۳۴	بلبلوں سے وفاداری کی امید عبث ہے کیونکہ وہ ہردم دوسرے پھول پر نغمہ کرتی ہیں۔	۴۲۸	۱۰۰
۱۳۵	بلی کی جوانمردی چوہوں تک ہی محدود ہے۔	۲۸	۶
۱۳۶	بلی کو پر ہوتے تو دُنیا میں چڑیا کا نام نہیں رہتا۔	۳۰۵	۶۸
۱۳۷	بندہ وہی اچھا جو خدائے تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہے	۲	۱
۱۳۸	بہار کے موسم میں جس درخت کے پھل پھول جھڑ جاتے ہیں وہ جاڑے کے موسم میں برہنہ رہے گا۔	۴۶۱	۱۱۰
۱۳۹	بھائی جو خودغرض ہو نہ تو بھائی ہے نہ دوست۔	۲۶۷	۵۹
۱۴۰	بھٹکتا پھرتا ہے وہ شخص جس کو خدا اپنے در سے نکال دیتا ہے	۲۱۸	۴۷

(ت)

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	نمبر صفحہ
۲۲۵	چیونٹی گرمیوں میں اپنا آذوقہ اسلئے جمع کرتی ہے کہ جاڑوں میں آرام سے بسر کرے۔	۴۸۹	۱۱۸
۲۲۶	چیونٹی وہی اچھی جس کے پر نہوں۔	۳۰۷	۶۹
۲۲۷	چور چرایا ہومال واپس نہ دیگا کتنی ہی منت کرو۔	۴۰۹	۹۶
۲۲۸	چور کے ہاتھ خوف سے کانپتے ہیں۔	۱۱۴	۲۴
۲۲۹	چوری سے توبہ کرنا جب کہ شئے مقصود حاصل نہ ہو سکے بیفائدہ ہے	۴۲۲	۹۹
۲۳۰	چھوٹا عقلمند ہو تو وہ بڑے نادان سے اچھا۔	۳۹	۹
۲۳۱	چھوٹی چیز قیمت میں گراں ہوتی ہے۔	۴۰	۹

(ح)

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	نمبر صفحہ
۲۳۲	حاجت ایسے شخص کے پاس لیجا جس سے تجھکو رنج نہ پہنچے۔	۲۹۹	۶۷
۲۳۳	حاجت کسی کے پاس لیجانے سے بھوکا مرنا بہتر ہے۔	۲۸۱	۶۳
۲۳۴	حاسد خدا کی نعمت کا بخیل اور بندہ بیگناہ کا دشمن ہے۔	۶۸۳	۱۶۵
۲۳۵	حاسدوں پر بلا نازل ہونے کی خواہش نکر کہ وہ خود بلا میں مبتلا ہے اسلئے کہ دشمن (حسد) اسکے پیچھے لگا ہوا ہے۔	۶۸۴	۱۶۵
۲۳۶	حرص عقلمند کو بھی اندھا بنا دیتی ہے۔	۳۵۱	۸۰
۲۳۷	حریص کی آنکھ کو قناعت سیر کردیتی ہے یا قبر کی مٹی۔	۳۱۶	۷۱
۲۳۸	حسرت۔ دل سے دور نہیں ہوتی ایک تو سوداگر کشتی شکستہ	۶۸۸	۱۶۶

سلسلہ نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر شعر	صفحہ نمبر
	کی ۔ دوسرے وارث ہم صحبت قلندراں کی ۔		
۲۳۹	حسین کو مشاطہ کی کیا ضرورت ہے ۔	۲۱	۵
۲۴۰	حکام مقتدر کو رعایا کا مال زبردستی سے نہ لینا چاہیئے ۔	۱۴۴	۳۰
۲۴۱	حکومت اور دولت کاروانی سے نہیں ملتی جب تک کہ خدا تعالےٰ نہ دے ۔	۱۸۳	۳۸
۲۴۲	حکومت اور غرور چند روزہ ہیں اسلئے ماتحتوں پر ظلم نکرا ور خدا کو نہ بھول کہ وہ حاکم تجھ سے بڑا ہے ۔	۴۷۸	۱۱۵
۲۴۳	حورانِ بہشتی کو اعراف دوزخ معلوم ہوتا ہے لیکن دوزخیوں کے لئے اعراف ہی بہشت ہے ۔	۸۳	۱۶
	خ		
۲۴۴	خاکستر (راکھ) میں آگ کا سا جوہر ذاتی نہ ہونے سے وہ مٹی کے برابر ہے ۔	۶۴۳	۱۵۵
۲۴۵	خاک ہوجانے سے پہلے خاکسار بن ۔	۲۶۳	۵۸
۲۴۶	خاموش رہنا ہی جواب ہے ایسے شخص کے مقابلہ میں جس کو قرآن پاک یا حدیث کے دلائل پر اعتقاد نہ ہو ۔	۳۷۵	۸۷
۲۴۷	خاموشی چوپایوں سے سیکھ وہ تجھ سے بولنا نہیں سیکھ سکتے ۔	۶۰۰	۱۴۵
۲۴۸	خبر دل آزار کو تو نہ بیان کر دوسروں کو کہنے دے ۔	۵۷۵ / ۵۷۶	۱۳۹ / ۱۴۰

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر جواب	صفحہ
۲۶۲	خوش نصیب وہی ہے جو نیکنامی اپنے ساتھ لے گیا۔	۱۱	۳
۲۶۳	خوشی کے ساتھ غم لگا ہوا ہے۔	۵۰۵	۱۲۲
۲۶۴	خوف لگا ہوا ہے لذت ہائے عیش کے ساتھ موت کا۔	״	״
۲۶۵	خوف نہ ہوتا جان کا اور کانٹوں کا تو دریا کے فوائد اور پھولوں کی صحبت اچھی ہوتی۔	۳۱۴	۹۷
۲۶۶	خون تیرا جائز ہے۔ فقیروں کے پاس۔ اگر تیرے مال میں سبیل نہ ہو۔	۶۸۹	۱۶۷
	(د)		
۲۶۷	دانہ دانہ ملکر ہی غلہ کا انبار ہوجاتا ہے۔	۶۶۱	۱۵۹
۲۶۸	درخت بے ثمر پر کوئی پتھر نہیں مارتا۔	۱۳۲	۲۷
۲۶۹	درخت زیادہ بڑھجانے کے بعد اکھاڑا نہیں جا سکتا۔	۵۱	۱۰
۲۷۰	دسترخوانِ امراسے اپنی جھولی کا ٹکڑا زیادہ عزیز ہوتا ہے۔	۶۹۱	۱۶۷
۲۷۱	دشمن بدلہ لینے کے لئے موقع تاکتا رہتا ہے۔	۶۶۰	۱۵۹
۲۷۲	دشمن جب عاجز ہوجاتا ہے تو دوستی کرنے لگتا ہے۔	۵۷۲	۱۳۸
۲۷۳	دشمن جس بات کے کرنیکے لئے کہے اُس سے بچ اور اُس کے برعکس کر۔	۵۶۰	۱۳۵
۲۷۴	دشمن دوست نما پر اعتبار نہ کر۔	۳۶۰	۸۲
۲۷۵	دشمن سے اپنی تکلیف نہ بیان کر۔	۳۷۳	۸۷

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر قول	نمبر صفحہ
۲۸۹	دشمن کو حقیر نہ سمجھنا چاہیئے۔	۵۹ / ۵۳۸	۱۲ / ۱۳۱
۲۹۰	دشمن کو دشمن سے ہی ہلاک کرانا مصلحت ہے۔	۵۷۳	۱۳۰
۲۹۱	دشمن کو کمان کھینچنے کی بھی مہلت نہ دے اور اسی کو ہلاک کر۔	۵۴۰	۱۳۲
۲۹۲	دشمن کمزور سے بیخوف نہ رہ۔	۵۷۴	۱۳۹
۲۹۳	دشمن کمزور پایا جائے تو تیغی نہ بگھار۔	۵۵۴	۱۳۴
۲۹۴	دشمن کیا کر سکتا ہے جب خدا مہربان ہو	۶۸	۱۳
۲۹۵	دشمنوں میں لڑائی دیکھے تو آرام سے بیٹھ۔	۵۷۱	۱۳۸
۲۹۶	دشمن وہی اچھا جو نیکی نہ دیکھے۔	۳۶۹	۸۶
۲۹۷	دعا مانگنے سے اُس کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا جس نے زمانہ فارغ البالی میں اپنے ہاتھوں کو بغل میں دبائے رکھا ہو۔	۳۱۷	۷۱
۲۹۸	دلبستگی ایسے چیزوں کے ساتھ نکر جو ناپائدار رہوں۔	۱۹	۵
۲۹۹	دل اپنا بجز اللہ تعالے کے اور کسی سے نہ لگا دُنیا بے وفا ہے	۳۴	۸
۳۰۰	دل آزاری نکر۔	۱۶۱	۳۴
۳۰۱	دل کا پلٹا لینا مشکل ہے اسلئے کسی سے دل نہ لگانا چاہیئے	۴۱۰	۹۶
۳۰۲	دل کسی کا حتی الامکان نہ دُکھا۔	۱۷۶	۳۷
۳۰۳	دل کسی کا دُکھانے کے بعد بے فکر نہ رہو۔	۳۵۶	۸۲
۳۰۴	دل کو جو چیز اچھی معلوم ہوتی ہے وہی زیادہ خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔	۳۸۴	۹۰

(ص)

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر قول	نمبر صفحہ
۴۲۴	صبر کرنا سیکھ اگر منزل مقصود کو پہنچا چاہتا ہے۔	۴۳۲	۱۰۲
۴۲۵	صبر کرنے سے ہی لذت حاصل ہوتی ہے کیونکہ کچے انگور کھٹے ہوتے ہیں۔	۴۱۶	۹۷
۴۲۶	صحبت بد کے سبب سے خاندان نوح علیہ السلام معدوم ہوگیا۔	۵۷	۱۲
۴۲۷	صحت مرض کی امید اُسی وقت کیجا سکتی ہے جب نبض مریض کسی طبیعت شناس حکیم کو دکھائی جائے۔	۶۹۴	۲۸
	(ض)		
۴۲۸	ضرورت لاحقہ کے وقت فاصلہ بعیدہ سے کسی چیز کا منگوانا بے سود ہے۔	۱۲۰	۲۵
۴۲۹	ضعیف آدمی اپنے کو جوان نہیں بنا سکتا۔	۴۳۷	۱۱۳
۴۳۰	ضعیفی جب آگئی تو بچپنا چھوڑ دے۔	۴۳۳	۱۰۴
۴۳۱	ضعیفی میں جوانی کے مزے نہ ڈھونڈو۔	۴۳۵	۱۱۲
۴۳۲	ضعیفی میں شادی کرنا باعث خجالت ہے۔	۴۳۸	۱۱۳
	(ط)		
۴۳۳	طاقتور سے لڑنا نادانی ہے۔	۶۲۰	۱۳۹

نمبر	خلاصۂ مضمون	نمبر	نمبر صفحہ
۴۸۲	علم کا پڑھنا بے سود ہے جبکہ اُس پر عمل نہ ہو۔	۵۱۸	۱۲۷
۴۸۳	علم کو معاوضہ لیکر پڑھانا اور پارسائی نمایش کے لئے کرنا گویا اپنے خرمن کو جلانا ہے۔	۵۲۰	۱۲۷
۴۸۴	عمارتیں کس کا ساتھ نہیں دیتیں۔	۹	۳
۴۸۵	عمر کو رائیگاں کرنیوالا اُس شخص کے ہے جس نے روپیہ دیا مگر خریدا کچھ نہیں۔	۵۲۲	۱۲۸
۴۸۶	عمل کرنے کی کوشش کر پھر جو چاہے پہن۔	۲۰۰	۴۳
۴۸۷	عورت اگر گھر میں بد ہو تو یہ دنیا ہی (شوہر کے حق میں) دوزخ ہے	۲۴۲	۵۳
۴۸۸	عورت جو جوان ہو اُس کو زر و زیور مرغوب نہیں ہوتا بلکہ مرد جوان مرغوب ہوتا ہے۔	۴۳۹	۱۰۳
۴۸۹	عورت جو جوان ہو وہ اپنے پہلو میں تیر کا لگنا بہتر سمجھتی ہے مگر بوڑھے مرد کا بیٹھنا پسند نہیں کرتی۔	۴۲۹	۱۰۱
۴۹۰	عیالدار آدمی کو بے فکری نہیں رہتی۔	۲۴۳	۵۴
۴۹۱	عیب جس کو بادشاہ پسند کرتا ہے ہنر ہی سمجھا جاتا ہے۔	۸	۳
۴۹۲	عیب جوئی مکرو۔	۴۲۳	۹۹
۴۹۳	عیب کو جب دوسروں کے عیوب تیرے روبرو بیان کرے گا تو ضرور وہ تیرے عیوب دوسروں سے کہے گا۔	۱۹۶	۴۲

(ک)

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر مضمون	نمبر صفحہ
۵۸۲	گھوڑے سوار کو کیچڑ میں دھنسے ہوئے گدھے کا خیال بھی ضرور ہے۔	۶۷۳	۱۶۲
	(ل)		
۵۸۳	لاطمع کی گردن اونچی ہوا کرتی ہے۔	۳۶۷	۸۴
۵۸۴	لالچی ایک جہان لیکر بھی بھوکا ہی رہتا ہے اور قانع ایک روٹی سے سیر ہوتا ہے۔	۵۰۰	۱۲۱
۵۸۵	لالچی کی سیری کبھی نہ ہوگی۔	۴۹۹	۱۲۱
۵۸۶	لالچی نعش کو بھی دسترخوان سمجھتا ہے۔	۵۰۱	۱۲۱
۵۸۷	لالچی کا دروازہ اپنے اوپر کھولنے کے بعد پھر اُس کو سختی سے بند کر دینا چاہیئے۔	۱۰۲	۲۱
۵۸۸	لذیذ چیزیں بھی فائدہ نہیں دیتیں جب معدہ بھرا ہوتا ہے۔	۲۹۰	۶۵
۵۸۹	لڑائی جو دو شخصوں میں ہوتی ہے وہ مثل آگ کے ہے اور چغلخور اس میں لکڑیاں ڈالنے والا ہوتا ہے۔	۵۴۲	۱۳۲
۵۹۰	لڑائی کا موقع دکھائی دے تو نرمی اختیار کر۔	۳۵۴	۸۱
۵۹۱	لڑائی کے ہتیار نامردوں کے جسم پر بے سود ہیں۔	۲۰۲	۴۳
۵۹۲	لڑائی نکر مست ہاتھی سے۔	۶۱۸	۱۴۹
۵۹۳	لڑائی (مینڈھے سے) کریگا تو جلد اپنا سر ٹوٹا ہوا دیکھے گا۔	۶۱۴	۱۴۸

نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر باب	نمبر صفحہ
۵۹۴	لڑکے میں نرمی اور دلیری کی صفت ہو تو اُس کو کوئی اندیشہ نہیں ہے۔	۳۳۸	۷۷
۵۹۵	لڑائی نکر اُس سے جو صلح چاہے۔	۵۵۰	۱۳۴
۵۹۶	لڑنے میں جو جیت نہو وہ معاملہ کا بھی ٹھیک نہ ہوگا۔	۶۰۹	۱۴۷
۵۹۷	لڑ تو ایسے شخص سے جس پر غالب آسکو یا اپنے کو بچا سکو۔	۱۸	۵
۵۹۸	لعل کو (جو پتھر ہے مگر برسوں کے بعد لعل بنتا ہے) دم بھر میں نہ توڑ۔	۶۵۱	۱۵۷
۵۹۹	لکڑی سوکھ جانے کے بعد موڑی نہیں جا سکتی۔	۴۵۲	۱۰۸
۶۰۰	لنگڑا گدھا منزل طے کر جاتا ہے اور تیز گھوڑا رہجاتا ہے	۲۲۰	۴۸
۶۰۱	لوہے کا جوہر ہی اچھا نہ ہو تو کوئی صیقل گر اُس کو اچھا نہیں بنا سکتا۔	۴۴۲	۱۰۵
۶۰۲	لیاقت دولت کے جمع کرنے میں نہیں ہے بلکہ لوگوں کے دلوں کو اپنے قبضہ میں لانے میں لیاقت ہے۔	۴۷۵	۱۱۵
۶۰۳	لیلیٰ کو مجنوں کی آنکھ سے دیکھا جائے تو اُس کے دیکھنے کا بھید تجھ پر کھلے گا۔ (م)	۴۱۴	۹۷
۶۰۴	مارتے ہیں جوانمرد دشمن کو زور سے اور معشوق عاشق کو محبت سے (م)	۳۹۲	۹۲
۶۰۵	مال آرام کے لئے ہے نکہ زندگی مال جمع کرنیکے لئے	۵۱۰	۱۲۵

۱۳۲۴ھ

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ	نمبر شعر
۶۸۵	نصیحت اثر نہیں کرتی ایسے شخصوں کی جو دوسروں کو ترک دنیا کی نصیحت کریں اور آپ روپیہ جمع کریں۔	۲۵۳ / ۲۵۴	۵۶
۶۸۶	نصیحت کے باتیں نادانوں کو مذاق معلوم دیتے ہیں۔	۲۲۹	۵۰
۶۸۷	نصیحت کو دشمن سے سننا روا ہے مگر اُس پر عمل کرنا خطا ہے	۵۵۹	۱۳۵
۶۸۸	نصیحت کو دل سے سنو اگرچہ ناصح کا عمل برعکس کیوں نہ ہو	۲۵۷	۵۷
۶۸۹	نصیحت کو دل سے سننا چاہئے۔	۲۵۹	۵۷
۶۹۰	نصیحت کئے جا کوئی سُنے یا نہ سُنے۔	۴۵۹	۱۱۰
۶۹۱	نصیحت نہیں سنتا تو ملامت کرنے پر چپ رہ۔	۶۲۲	۱۴۹
۶۹۲	نصیحت نہ سُننے والا گویا ملامت سننا چاہتا ہے۔	۶۲۱	۱۴۹
۶۹۳	نفرت رہتی ہے عقلمندوں کو بیوقوفوں سے اور بیوقوفوں کو عقلمندوں سے۔	۴۰۴	۹۵
۶۹۴	نفس پرور کو نہ ہنر آئے گا۔ نہ بے ہنر سرداری کے لائق ہوگا	۱۱۷	۱۷۳
۶۹۵	نفس کی جتنی خاطرداری کیجائے گی اُتنی ہی وہ زیادہ دشمنی کریگا۔	۴۸۵	۱۱۷
۶۹۶	نفس کی خواہش پوری کرنے سے وہ اور زیادہ سرکشی کرتا ہے۔	۴۸۷	۱۱۸
۶۹۷	نماز نہ پڑھ اُس شخص کے جنازہ پر جس نے عمر بھر مال جمع کیا اور کچھ خرچ نہیں کیا۔	۵۱۲	۱۲۵
۶۹۸	نوکر سے ہنسی مذاق کیا جائے گا تو کوئی عجب نہیں کہ وہ مالک پر بھی حکومت کرنے لگے۔	۳۸۷	۹۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	[illegible]
	دیباچہ	**دیباچہ**	
	بیت	**بیت**	
۱	از دست و زبانِ کہ بر آید کز عہدۂ شکرش بدر آید	کس کی زبان اور کس کا (قلم) ہاے جو اس کے (خداوند کریم کے) شکریہ کا حق ادا کر سکے۔	دیباچہ
	قطعہ	**قطعہ**	
۲	بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش عذر بدرگاہِ خدائے آورد ورنہ سزاوار خداوندیش کس نتواند کہ بجائے آورد	بندہ وہی اچھا جو اپنے گناہوں کی درگاہ ایزدی میں معافی چاہے ورنہ کس کی قدرت ہے کہ اس کی خداوندی کے لائق (خدمات بجا لا سکے۔	״
۳	پردۂ ناموسِ بندگان بگناہِ فاحش نہ درد و وظیفہ روزی بہ خطائے منکر نہ بُرد۔	بندوں کے گناہوں کے شرمناک پردہ کو فاش نہیں کرتا۔ اور خطائے بد کے سرزد ہونے پر کسی کی روزی بند نہیں کرتا۔	״
	قطعہ	**قطعہ**	
۴	اے کریمے کہ از خزانۂ غیب	اے کریم جبکہ نصاریٰ اور آتش پرستوں	״

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
۴	گبر و ترسا وظیفہ خور داری دوستاں را کجا کنی محروم تو کہ با دشمناں نظر داری	کو بھی تو اپنے خزانہ غیب سے رزق پہونچاتا ہے۔ اور دشمن پر نظر عنایت رکھتا ہے تو اپنے دوستوں کو کیونکر ناامید کریگا۔	دیباچہ
	قطعہ	**قطعہ**	
۵	ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری	ابر۔ ہوا۔ آفتاب۔ ماہتاب اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں تاکہ تجھے آب و دانہ میسر ہو۔ اور تو ان کو غفلت کے ساتھ (خدا کی یاد کے بغیر) نہ کھائے (جبکہ) وہ سب تیرے لئے سرگرداں اور خدا کے فرماں بردار ہیں تو انصاف سے بعید ہے کہ تو خدا کا حکم بجا نہ لائے۔	״
	بیت	**بیت**	
۶	کرم بیں و لطف خداوندگار گنہ بندہ کردست و او شرمسار	خداوند کریم کے مہربانیوں اور بخششوں کو دیکھ (کہ) گناہ تو بندہ کرتا ہے اور وہ شرمندہ ہوتا ہے۔	״
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۷	کانرا کہ خبر شد خبرے باز نیامد	جن کو (اصل حال معلوم ہوگیا) ان کو اس	״

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		طرف کا خیال ہی نہیں رہتا۔	دیباچہ
	از رباعی	**از رباعی**	
۸	ہر عیب کہ سلطاں بہ پسندد ہنر است	ہر عیب جس کو بادشاہ پسند کرے ہنر ہے	؍؍
	نظم	**نظم**	
۹	ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت رفت و منزل بدیگرے پرداخت واں دگر پخت ہمچنیں ہوسے دیں عمارت بسر نبرد کسے	جو آیا اُس نے نئی عمارت بنائی مرگیا اور عمارت دوسروں کے لئے خالی کر رکھا۔ اُس دوسرے نے (بھی) ایسی ہی ہوس کی (مگر) یہ عمارت کسی کے ساتھ نہیں گئی۔	؍؍
۱۰	یار ناپائدار دوست مدار دوستی را نشاید ایں غدار	جو دوست دوستی پر قایم نہیں رہتا اُس سے دوستی نہ رکھ۔ یہ بے وفا دوستی کے لائق نہیں ہوتا۔	؍؍
۱۱	نیک و بد چوں ہمی بباید مُرد خنک آں کس کہ گوئے نیکی بُرد	نیک اور بد دونوں کو بھی آخر مرنا ہے (مگر) خوش نصیب وہی ہے جو نیکنامی کی بازی لے گیا۔	؍؍
۱۲	برگِ عیش بگور خویش فرست کس نیارد زپس زپیش فرست	اپنی قبر پر عیش و آرام کا سامان آپ ہی پہلے بھیج۔ تیرے بعد تیرے لئے وہاں کوئی نہیں بھیجے گا۔	

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۱۳	ہر کہ مزروعِ خود خورد بخوید وقت خرمنش خوشہ باید چید	جس شخص نے کہ اپنی کچی کھیتی کھائی کھلّے کے وقت اُس کو خوشے چننا پڑے گا	
	قطعہ	قطعہ	
۱۴	کنونت کہ امکانِ گفتار ہست بگو اے برادر بلطف و خوشی کہ فردا چو پیکِ اجل در رسد بحکم ضرورت زباں درکشی	اب کہ تجھکو بات کرنیکی قدرت ہے اے بھائی لطف و خوشی سے باتیں کر (کیونکہ) جب کل موت کا پیام پہونچیگا تو خود بخود زبان بند رہے گی۔	دیباچہ
	قطعہ	قطعہ	
۱۵	زباں در دہانِ خردمند چیست کلیدِ درِ گنج صاحب ہنر چو در بستہ باشد چہ داند کسے کہ جوہر فروش است یا پیلہ ور	عقلمند کے منہ میں زبان کیا ہے (گویا) خزانہ صاحب ہنر کے دروازہ کی کنجی ہے۔ جب دروازہ بند ہو تو کوئی کیا جانے کہ جواہر فروش ہے یا بساطی۔	"
	قطعہ	قطعہ	
۱۶	اگرچہ پیش خردمند خامشی ادب است بوقت مصلحت آں بہ کہ در سخن کوشی	اگرچہ خاموش رہنا عقلمند کے پاس ادب ہے دیگر (مصلحت کے وقت یہی بہتر ہے کہ بات کرنے کی کوشش کیجائے۔	"

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۱۷	دو چیز طرۂ عقل است دم فرو بستن بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی	دو باتیں عقل کے خلاف ہیں۔ بات کرنے کے وقت خاموش رہنا۔ اور خاموش رہنے کے وقت بات کرنا۔	دیباچہ
	بیت	**بیت**	
۱۸	چو جنگ آوری باکسے بر ستیز کہ از وے گزیرت بود یا گریز	جب لڑنا ہے تو ایسے شخص سے لڑ کہ تو اُس پر غالب آسکے یا بھاگ جاسکے	؍؍
۱۹	ہر چہ نپاید دلبستگی را نشاید۔	جو چیز کہ بہت دن ٹکنے والی نہو اُس پر دل نہ لگانا چاہیئے۔	؍؍
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۰	دولتِ جاوید یافت ہر کہ نکونام زیست کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را	جس شخص نے کہ اپنی زندگی نیکنامی سے بسر کی اُس نے دولت جاوید پائی کیونکہ اُس کے مرنے کے بعد ذکر خیر اُس کے نام کو زندہ کرتا رہیگا۔	؍؍
۲۱	حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را	دل کو فرحت بخشنے والی حسین عورت کے لئے مشاطہ کی ضرورت نہیں ہے	؍؍
	مثنوی	**مثنوی**	
۲۲	سخنداں پرورده پیر کہن بیندیشد آنگہ بگوید سخن	جو شخص کہ گفتگو مناسب و نامناسب کو جانتا ہو۔ جس کی ساری عمر تقریر کرنے	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نام کتاب
		میں گذری ہوا ور زمانہ دیدہ ہو وہ سوچنے کے بعد بات کرتا ہے ۔	دیباچہ
	از نظم	**از نظم**	
۲۳	مزن بے تامل بگفتار دم نکوگوے گر دیر گوئی چہ غم	بے سوچے سمجھے بات نکر ۔ دیر سے بولے تو مضائقہ نہیں مگر اچھی طرح ۔	״
۲۴	بیندیش وانگہ برآور نفس وزاں پیش بس کن کہ گویند بس	سوچ اور رائے کے بعد بولنے پر آمادہ ہو اور بس کر کہنے کے قبل ہی ختم کر ۔	״
۲۵	بنطق آدمی بہتر است از دواب دواب از تو بہ گر نگوے صواب	گویائی کے سبب سے ہی آدمی کو حیوان پر شرف ہے اگر تو اچھی بات نکرے تو تجھ سے حیوان اچھا ۔	״
	از نظم	**از نظم**	
۲۶	ہر کہ گردن بدعویٰ افرازد خویشتن را بگردن اندازد	جو شخص کہ غرور سے گردن اٹھاتا ہے وہ اپنے آپ کو ذلیل کرتا ہے ۔	״
۲۷	اول اندیشہ آنگہے گفتار پائے بست آمدست وپس دیوار	پہلے سوچنا بعد بولنا چاہئے ۔ کیونکہ پایہ تیار کرنے کے بعد ہی دیوار اٹھائی جاتی ہے ۔	״
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۸	گربہ شیرست در گرفتن موش	چوہوں کے پکڑنے میں بلی شیر ہے	״

[illegible]	ترجمہ و ما حصل	اقوال	نمبر
دیباچہ	لیکن چیتے کے مقابلہ میں وہ مثل چوہے کے ہے۔	لیک موش ست در مصاف پلنگ	۲۸
	مصرع	**مصرع**	
"	اپنی مردمی کو آزما پھر شادی کر۔	مردیت بیاز مائے وانگہ زن کن	۲۹
	پہلا باب	**باب اوّل**	
	بادشاہوں کے خصلتوں کے ذکور میں	در سیرت بادشاہاں	
باب ۱ ح ۱	جو شخص کہ اپنی جان سے ناامید ہوتا ہے وہ جو کچھ دل میں آئے بک دیتا ہے	ہر کہ دست از جاں بشوید - ہرچہ در دل دارد بگوید۔	۳۰
	بیت	**بیت**	
" "	جب ضرورت کے وقت بھاگنے کا موقع نہیں ملتا - تو تیز شمشیر کے سر کو (پہلا) ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے۔	وقتِ ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سرِ شمشیرِ تیز	۳۱
" "	مصلحت آمیز جھوٹ فتنہ انگیز راستی سے بہتر ہے۔	دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔	۳۲
	بیت	**بیت**	
" "	بادشاہ جس کے کہنے کے مطابق عمل کرتا ہو اُس کو نیکی کے سوا کوئی بات کہنا لازم نہیں۔	ہر کہ شاہ آں کند کہ او گوید حیف باشد کہ جز نکو گوید	۳۳

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب ح
	نظم	**نظم**	
۳۴	جہاں اے برادر نماند بکس دل اندر جہاں آفریں بند و بس	اے بھائی دنیا کسی کا ساتھ نہیں دیتی ہے اس لئے خدا سے ہی دل لگا اور بس	باب ۱ ح ۱
۳۵	مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت کہ بسیار کس چوں تو پرورد و کشت	سلطنت اور دنیا پر اعتبار نکر اُس کو پُشت پناہ نہ بنا۔ کیونکہ اُس نے تجھ جیسے بہتوں کو پرورش کیا اور مار بھی ڈالا۔	″ ″
۳۶	چو آہنگ رفتن کند جان پاک چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک	جب رُوح جانیکا قصد کر لیتی ہے تخت پر یا زمین پر مرنا یکساں ہے	″ ″
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۷	بس نامور بہ زیر زمیں دفن کردہ اند کز ہستیش بروئے زمیں یک نشاں نماند زندست نام فرخ نوشیرواں بعدل گرچہ بسے گزشت کہ نوشیرواں نماند	بہت سے نامور زمین میں دفن کئے گئے ہیں جن کی ہستی کا کوئی نشان زمین پر باقی نہیں رہا۔ اگرچہ نوشیرواں کو مرکر بہت زمانہ گذرا۔ مگر صرف نیکی کی وجہ سے اُس کا مبارک نام ابتک زندہ ہے	″ ح ۲
۳۸	خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند	اے بھلے آدمی۔ نیکی کئے جا اور عمر کو غنیمت جان۔ قبل اس کے کہ کسی کے مرنے کی آواز سننے میں آئے۔	″ ″

[illegible]	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
باب ح ۳	ٹھینگنا عقلمند لمبے احمق سے اچھا۔	کوتاہ خردمند بہ از ناداں بلند۔	۳۹
〃 〃	جو چیز قد میں چھوٹی ہے وہ قیمت میں بڑی ہوتی ہے۔	ہرچہ بقامت کہتر بقیمت بہتر	۴۰
	از قطعہ	**از قطعہ**	
〃 〃	عربی گھوڑا اگر دُبلا بھی ہو (تب بھی) طویلہ کے گدھوں سے اچھا۔	اسپ تازی اگر ضعیف بود ہمچناں از طویلۂ خر بہ	۴۱
	رباعی	**رباعی**	
〃 〃	جب تک کہ آدمی بات چیت نہیں کرتا اُس کی بھلائی اور برائی چھپی رہتی ہے	تا مرد سخن نہ گفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد	۴۲
〃 〃	ہر جنگل کے نسبت خیال نکر کہ خالی ہے ممکن ہے کہ اُس میں تیندوا سوتا ہو۔	ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست شاید کہ پلنگ خفتہ باشد	۴۳
	از قطعہ	**از قطعہ**	
〃 〃	لڑائی کے دن دُبلا گھوڑا ہی کام آتا ہے موٹا بیل کام نہیں آتا۔	اسپ لاغر میاں بکار آید روز میداں نہ گاو پرواری	۴۴
〃 〃	بہادرو کوشش کرو۔ ہرگز عورتوں کے ایسے کپڑے نہ پہنو۔	اے مرداں بکوشید۔ تا جامۂ زناں نپوشید	۴۵
〃 〃	مشکل ہے کہ ہنرمند مرجائیں اور بے ہنر اُن کے جانشیں ہوں۔	محالست کہ ہنرمنداں بمیرند و بے ہنراں جائے ایشاں بگیرند۔	۴۶

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت باب
	بیت	**بیت**	
۴۷	کس نیاید بہ زیرِ سایۂ بوم ور ہُما از جہاں شود معدوم	ہما۔ اگر جہان سے ناپید بھی ہوجائے تو الّو کے سایہ کے نیچے کوئی نہیں آئے گا۔	باب ۱ ح ۳
۴۸	دہ درویش در گلیمے بخپسند و دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند۔	دس فقیر ایک کمل میں سو رہیں گے مگر دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں رہ سکتے	؍؍ ؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۹	نیم نانے گر خورد مرد خدائے بذلِ درویشاں کند نیمے دگر	فقیر اگر آدھی روٹی آپ کھاتا ہے تو دوسری آدھی محتاجوں کو دیدیتا ہے	؍؍ ؍؍
۵۰	ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ ہمچناں در بندِ اقلیمے دگر	دگر، بادشاہ ساتوں ولایتیں بھی لے لیتا ہے۔ تو پھر بھی اور ولایت لینے کی فکر میں رہتا ہے۔	؍؍ ؍؍
	نظم	**نظم**	
۵۱	درختے کہ اکنوں گرفت ست پائے بہ نیروئے شخصے بر آید زجائے وگر ہمچناں روزگارے ہلے بگردونش از بیخ بر نگسلے	جس درخت نے کہ ابھی جڑ پکڑی ہے وہ ایک شخص کے طاقت سے اُکھڑ سکتا ہے اگر اس کو اسی طرح چند روز چھوڑ دیا جائے تو آئندہ چرخی سے بھی اس کو تو جڑ سے نہ اُکھاڑ سکے گا۔	باب ۱ ح ۴

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت باب
۵۲	سرِ چشمہ شاید گرفتن بہ میل چو پر شد نشاید گزشتن بہ پیل	چشمہ کی سوت کو سلائی سے بند کر سکتے ہیں۔ جب وہ بھر گیا تو ہاتھی (کو آڑ میں رکھنے) سے بھی نہ روکا جا سکے گا۔	باب ا ح نہم
	بیت	**بیت**	
۵۳	پرتوِ نیکاں نگیرد آنکہ بنیادش بدست تربیت نااہل راچوں گردگاں برگنبدست	جس کی بنیاد ہی بد ہے وہ نیکوں سے فیض نہیں پا سکتا۔ نااہل کو تربیت کرنا گویا گیند کو گنبد پر رکھنا ہے۔	؍؍
۵۴	آتش کشتن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچہ اش نگہداشتن کار خردمنداں نیست۔	آگ بجھا کر چنگاری کو چھوڑ دینا سانپ کو مار کر اس کے بچہ کو پالنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۵	ابر گر آب زندگی بارد ہرگز از شاخِ بید بر نخوری	ابر اگر آب حیات بھی برسائے تو ہرگز بید کے درخت سے پھل نہیں کھائے گا۔	؍؍
۵۶	با فرومایہ روزگار مبر کز نئے بوریا شکر نخوری	کمینے کے ساتھ اپنی اوقات ضائع نہ کر کیونکہ بانس یا نرکل سے شکر نہیں کھائے گا۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
۵۷	پسرِ نوح با بداں بہ نشست خاندانِ نبوتش گم شد	نوح علیہ السلام کا بیٹا بدوں کی صحبت میں بیٹھا تو اُس کے نبوت کا خاندان گم ہو گیا۔	باب ۱ ح ۴
۵۸	سگِ اصحابِ کہف روزے چند پئے نیکاں گرفت و مردم شد	اصحاب کہف کا کتا چند دن نیکوں کے ساتھ رہا تو اُس نے آدمی کا مرتبہ پایا۔	〃 〃
	از نظم	از نظم	
۵۹	دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد	دشمن کو ضعیف اور ناتواں نہ سمجھنا چاہیئے	〃 〃
۶۰	دیدیم بسے کہ آب سرچشمۂ خورد چوں بیشتر آمد شتر و بار ببرد	اکثر دیکھا گیا ہے کہ چھوٹے چشمہ کا پانی جب بڑھ گیا تو اونٹ کو بوجھ سمیت بہا لے گیا۔	
	بیت	بیت	
۶۱	عاقبت گرگ زادہ گرگ شود گرچہ با آدمی بزرگ شود	آدمی کی صحبت میں رہکر بڑا کیوں نہ ہوا ہو۔ بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہی ہوگا۔	〃 〃
	قطعہ	قطعہ	
۶۲	شمشیرِ نیک ز آہنِ بد چوں کند کسے	برے لوہے سے کوئی اچھی تلوار کیسے بنا سکے گا۔	〃 〃
۶۳	ناکس بتربیت نشود اے حکیم کس	اے عقلمند تعلیم اور تربیت سے نااہل	〃 〃

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب
		لائق نہیں ہوسکتا۔	باب
۶۴	باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس۔	بارش کے طبعی پانی کی لطافت میں کوئی اختلاف نہیں ہے (مگر) باغ میں لالہ اوگتا ہے اور کھاری زمین میں گھاس۔	باب ۴ ؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۵	زمینِ شورہ سنبل بر نیارد درو تخمِ عمل ضایع مگرداں	کھاری زمین میں سنبل نہیں پیدا ہوگا اس لئے اُس میں تخم امید بوکر رائیگاں نکر	؍؍ ؍؍
۶۶	نکوئی با بداں کردن چنانست کہ بد کردن بجائے نیک مرداں	بدوں کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے جیسا نیکوں کے ساتھ بدی۔	؍؍ ؍؍
۶۷	توانگری بہ ہنر ست نہ بمال۔ و بزرگی بہ عقل است نہ بسال۔	تونگری ہنر سے ہے مال سے نہیں بزرگی عقل سے ہے بڑی عمر ہونے سے نہیں۔	باب ۵
	مصرع	**مصرع**	
۶۸	دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست	جب خدا مہربان ہوتا ہے تو دشمن کیا کرسکتا ہے۔	؍؍ ؍؍
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۶۹	توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست	یہ میرے اختیار میں ہے کہ کسی کے دل کو آزردہ نکروں۔ لیکن بوجہ دشمنی	؍؍ ؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت باب
		کرنے والے کو کیا کروں کہ وہ اپنے آپ سے جلا بھنا جاتا ہے ۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۷۰	شوربختاں بہ آرزو خواہند مقبلاں راز وال نعمت وجاہ	بدبخت لوگ اقبالمندوں کی دولت اور مرتبہ گھٹ جانیکی بڑی آرزو کرتی ہیں ۔	باب ا ح ۵
۷۱	گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب راچہ گناہ راست خواہی ہزار چشم چناں کور بہتر کہ آفتاب سیاہ	اگر دن میں چمگادڑ کی آنکھ کو کچھ نظر نہیں آتا تو سورج کے چشمہ کا کیا قصور اگر سچ پوچھو تو ایسے ہزار آنکھیں سورج کے سیاہ ہوجانے سے اندھے رہنا اچھا ہے ۔	〃 〃
	قطعہ	**قطعہ**	
۷۲	ہر کہ فریادرس روزِ مصیبت خواہد گو در ایّام سلامت بجواں مردی کوش	جو کوئی یہ چاہے کہ مصیبت کے دن میری کوئی فریاد سنے (اس سے کہدو) کہ آسودگی کے زمانہ میں بخشش کرنے کی کوشش کرے ۔	باب ا ح ۶
۷۳	بندہ حلقہ بگوش از ننوازی برود لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش	اگر فرماں بردار غلام پر تو مہربانی نہیں کریگا۔ تو وہ نکل جائیگا (پس) ایسی مہربانی	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
		اور محبت کر کہ غیر بھی فرماں بردار بنجائے	
	بیت	**بیت**	
۷۴	ہماں بہ کہ لشکر بہ جاں پروری کہ سلطاں بہ لشکر کند سروری	یہی اچھا ہے کہ تو لشکر کو جان کے برابر پالے کیونکہ بادشاہ لشکر ہی کے زور سے بادشاہت کرتا ہے۔	باب ۱ ح ۶
۷۵	بادشاہ را کرم باید تا بر وگرد آیند و رحمت تا در پناہ دولتش ایمن نشینند۔	بادشاہ کو بخشش کرنی چاہئے تاکہ لوگ اس کے آس پاس جمع ہو جائیں اور رحم کرنا چاہئے تاکہ اس کے دولت کے سایہ میں بیفکر رہیں۔	
	نظم	**نظم**	
۷۶	نکند جور پیشہ سلطانی کہ نیاید ز گرگ چوپانی	ظلم و زیادتی کرنے والا بادشاہی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ بھیڑئے سے چرواہی کا کام نہیں ہو سکتا۔	״ ״
۷۷	بادشاہے کہ طرح ظلم فگند پائے دیوار ملک خویش بکند	جس بادشاہ نے کہ ظلم کی بنیاد ڈالی (گویا) اس نے اپنے ملک کی دیوار کی جڑ اکھاڑ دی۔	״ ״
	قطعہ	**قطعہ**	
۷۸	بادشاہے کو روا دارد ستم بر زیر دست	جو بادشاہ کہ غریب پر ظلم کرنا جائز رکھتا ہو	״ ״

نمبر	اقوال	ترجمه و ماحصل	باب
	دوستدارش روز سختی دشمن زورآور است	اس کے دوست بھی مصیبت کے دن زبردست دشمن ہو جاتے ہیں۔	باب ۱ ح ۹
۷۹	با رعیت صلح کن و ز جنگ خصم ایمن نشین زانکه شاهنشاه عادل را رعیت لشکر است	رعیت سے ملکر رہ اور دشمن کے لڑائی سے بے فکر بیٹھ کیونکہ بادشاہ منصف کی رعیت ہی لشکر ہے۔	رر
	بیت	**بیت**	
۸۰	غم زیردستان بخور زینهار بترس از زبردستی روزگار	ہمیشہ زیردستوں کی غمگساری کر اور زمانہ کی گردش سے ڈرتا رہ۔	رر
۸۱	قدر عافیت کسے داند که به مصیبتے گرفتار آید۔	آرام کی قدر وہی شخص جانتا ہے جو کسی بلامیں گرفتار ہوا ہو۔	رر ح ۷
	قطعه	**قطعه**	
۸۲	اے سیر ترا نان جویں خوش ننماید معشوق من است آنکه به نزدیک تو زشت است	اے آسودہ تجھکو جو کی روٹی پسند نہیں آتی مگر مجھے وہی اچھی ہے جو کہ تیرے نزدیک بری ہے۔	رر
۸۳	حوران بهشتی را دوزخ بود اعراف از دوزخیان پرس که اعراف بهشت است	بہشت کے حوروں کو اعراف دوزخ معلوم ہوتا ہے۔ مگر دوزخیوں سے پوچھ کہ ان کے حق میں اعراف ہی بہشت ہے	رر
۸۴	نتیجه سد آنکه بر افتادگان نه بخشاید	جو شخص کہ عاجزوں پر رحم نہیں کرتا	رر

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر باب و حکایت
	کہ گزر پائے درآید کسش نگیرد دست	وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اگر میں عاجز ہو جاؤنگا۔ تو میری بھی کوئی دستگیری نہ کریگا۔	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۸۵	امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید	امید نہیں کہ گذری ہوی عمر پھر واپس آئے	باب ۱ ح ۸
	قطعہ	**قطعہ**	
۸۶	ازاں کز تو ترسد بترس اے حکیم وگر با چنوں صد برآئی بہ جنگ	اے حکیم! جو کوئی تجھ سے ڈرے تو بھی اُس سے ڈر۔ اگرچہ اُس کے جیسے سو (آدمیوں) پر تو لڑائی میں غالب کیوں نہ آسکتا ہو۔	باب ۱ ح ۹
	ازاں مار بر پائے راعی زند کہ ترسد سرش را بکوبد بہ سنگ	سانپ چرواہے کے پاؤں پر اسی خوف سے کاٹتا ہے کہ وہ اُس کے سر کو پتھر سے کچل ڈالیگا۔	
	نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود برآرد بچنگال چشم پلنگ	کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب بلّی عاجز ہو جاتی ہے۔ تو وہ چنگل سے تیندوے کی آنکھ نکال لیتی ہے	
	از بیت	**از بیت**	باب ۱ ح ۱۰
۸۷	آنانکہ غنی ترند محتاج ترند	جو لوگ کہ زیادہ امیر ہیں وہی (دوسر	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
		حقیقت) زیادہ محتاج ہیں۔	
۸۸	بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمن قوی زحمت نہ بینی۔	غریب رعیت پر رحم کرتا کہ تو زور آور دشمن سے تکلیف نہ اُٹھا سکے۔	باب ح ۱۰
	از نظم	**از نظم**	
۸۹	بیا زوان توانا و قوت سر دست خطاست پنجۂ مسکین ناتوان شکست	زور دار بازوؤں اور پنجہ کی طاقت سے غریب کمزور کا پنجہ توڑنا بیجا ہے۔	رر
۹۰	ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت دماغ بیہودہ بجست و خیال باطل بست	جس شخص نے کہ بُرائی کا بیج بو کر بھلائی کی امید رکھی۔ اُس نے (گویا) فضول فکر کی اور جھوٹا خیال باندھا۔	رر
۹۱	ز گوش پنبہ بروں آر و داد خلق بدہ دگر تو می نہ وہی داد روز دادی ہست	کانوں سے غفلت کی روئی نکال اور خلق اللہ کا انصاف کر۔ اگر تو دادرسی نکریگا تو انصاف کا دن تو مقرر ہی ہے	رر
	مثنوی	**مثنوی**	
۹۲	بنی آدم اعضائے یکدیگر اند کہ در آفرینش زیک جوہر اند	آدم کی اولاد ایک دوسرے کے جوڑ ہیں اسواسطے کہ اِن کی پیدائش ایک ہی اصل سے ہے۔	رر
	جو عضوے بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نماند قرار	جب زمانہ کسی جوڑ کو تکلیف دیتا ہے تو اور جوڑوں کو بھی چین نہیں رہتا۔	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نام کتاب و باب و حکایت
۹۳	تو کز محنت دیگراں بے غمی نشاید کہ نامت نہند آدمی	تو اوروں کی تکلیف سے بیفکر ہے اس لئے تجھکو آدمی کہنا زیبا نہیں۔	باب ا ح ۱۰
	مثنوی	**مثنوی**	
۹۴	اے زبردست زیر دست آزار گرم تا کے بماند ایں بازار بچہ کار آیدت جہانداری مردنت بہ کہ مردم آزاری	اے زیر دستوں کو ستانیوالے زور آور یہ بازار کب تک گرم رہیگا۔ تیری بادشاہی کس کام آئے گی۔ تیرا تو مرنا ہی بہتر ہے کیونکہ تو لوگوں کو ستاتا ہے۔	باب ا ح ۱۱
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۹۵	وانکہ خوابش بہتر از بیداریست آنچناں بد زندگانی مردہ بہ	جس شخص کا سورہنا جاگنے سے اچھا ہے ایسی بُری زندگی سے مرنا ہی بہتر ہے	باب ا ح ۱۲
	بیت	**بیت**	
۹۶	قرار در کف آزادگاں نگیرد مال نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال	جس طرح کہ عاشق کے دل میں صبر اور چھلنی میں پانی نہیں ٹھرتا۔ اُسی طرح آزادوں کے ہاتھ میں مال نہیں ہو سکتا۔	باب ا ح ۱۳
۹۷	از خدمت وصولت بادشاہاں پُر حذر باید بودن کہ غالب ہمت ایشاں	بادشاہوں کے تیز مزاجی اور دبدبہ سے خوفناک رہنا چاہئے کیونکہ اکثر انکا دل	۔۔

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	بمعظماتِ امورِ مملکت متعلق باشند و تحمل ازدحامِ عوام نکنند۔	بادشاہت کے اہم کاموں میں لگا رہتا ہے اور عام لوگوں کے ہجوم کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے۔	
	مثنوی	**مثنوی**	
۹۸	حرامش بود نعمتِ بادشاہ کہ ہنگامِ فرصت ندارد نگاہ	اس شخص کو بادشاہ کی دی ہوئی نعمت حرام ہو جاتی ہے جو فرصت کے وقت کو نہ پہچانے۔	باب ۱ خ ۱۳
۹۹	مجالِ سخن تا نہ بینی ز پیش بہ بیہودہ گفتن مبر قدرِ خویش	جب تک کہ تو بات کرنے کا موقع نہ پائے بیہودہ گفتگو سے اپنی عزت کو خراب نکر	״ ״
	فرد	**فرد**	
۱۰۰	ابلہے کو روزِ روشن شمعِ کافوری نہد زود بینی کش بہ شب روغن نماند در چراغ	جو بیوقوف کہ روز روشن میں کافوری شمع جلائیگا۔ تو دیکھے گا کہ اس کو چند روز میں رات کو چراغ روشن کرنے کے لئے تیل بھی میسر نہ ہوگا۔	״ ״
۱۰۱	مناسب اربابِ ہمت نیست کہ یکے را بلطف امیدوار گردانیدن و باز بنومیدی خستہ کردن۔	اصحاب ہمت کے لئے مناسب نہیں ہے کہ کسی کو مہربانی کا امیدوار بنا کر پھر نا امیدی سے اس کا دل آزردہ کریں۔	״ ״

نمبر	اقوال	ترجمہ وما حصل	نمبر باب حکایت
	بیت	**بیت**	
۱۰۲	بر دوے خود در طماع باز نتواں کرد چو باز شد بہ درشتی فراز نتواں کرد	اپنے اوپر لالچی کا دروازہ نہ کھولنا چاہیئے۔ جب کھولدیا تو پھر سختی سے بند نکرنا چاہیئے۔	باب ۸ ح ۱۳
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۰۳	ہر کجا چشمۂ بود شیریں مردم و مرغ و مور گرد آیند	جہاں کہیں میٹھا پانی ہوتا ہے۔ آدمی پرندے اور چیونٹیاں جمع ہوجاتے ہیں	״
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۰۴	چو دارند گنج از سپاہی دریغ دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ	جب سپاہی کو روپیہ کے دینے میں دریغ کیا جائیگا۔ تو اُس کو بھی تلوار پر ہاتھ رکھنے میں تامل ہوگا۔	باب ۸ ح ۱۴
	چہ مردی کند در صفِ کارزار کہ دستش تہی باشد از روزگار	(وہ شخص) لڑائی کے میدان میں کیا بہادری کریگا۔ جس کا ہاتھ روپیہ پیسے سے خالی ہو۔	
۱۰۵	دونست و بے سپاس و سفلہ و ناحق شناس کہ باندک تغیرِ حال۔ از مخدوم قدیم برگردد۔ و حقوق نعمت سالیان درنوردد۔	(وہ آدمی) کمینہ اور ناشکرا اور رذیل ناحق شناس ہے۔ جو تھوڑی سی حالت کے بدلنے پر مالکِ قدیم سے پھرے اور برسوں کے نعمت کے حقوق کو	״

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب حکایت
		بھول جائے۔	
	فرد	**فرد**	
۱۰۶	زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بدہد وگرش زر نہ دہی سر بنہد در عالم	تو سپاہی کو روپیہ دے تاکہ وہ بھی تیرے واسطے سر دیوے۔ اگر تو اُسے روپیہ نہیں دیگا تو وہ بھاگ نکلیگا۔	باب ا ح ۱۴
۱۰۷	معزولی بہ کہ مشغولی۔	نوکری کرنے سے بیکاری بہتر ہے۔	،، ح ۱۵
	رباعی	**رباعی**	
۱۰۸	آنانکہ بکنج عافیت بنشستند دندان سگ و دہانِ مردم بستند کاغذ بدریدند و قلم بشکستند وز دست و زبانِ حرف گیراں رستند	جو لوگ کہ گوشۂ عافیت میں بیٹھ گئے ہیں۔ انہوں نے گویا کتوں کے دانت اور لوگوں کے منہ بند کر دئے کاغذ پھاڑ دئے قلم توڑ دئے اور عیب گیروں کے ہاتھ اور زبان سے نجات پائے۔	،، ،،
	بیت	**بیت**	
۱۰۹	ہمائی بر ہمہ مرغان ازاں شرف دارد کہ استخواں خورد و طائرے نیازارد	سب پرندوں میں ہما کو اسی سبب سے شرف حاصل ہے کہ وہ ہڈی کھاتا ہے اور کسی جانور کو تکلیف نہیں دیتا۔	،، ،،
	بیت	**بیت**	

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر باب و حکایت
۱۱۰	اگر صد سال گبر آتش فروزد چو یکدم اندران افتد بسوزد	اگر آتش پرست سیکڑوں برس آتش پرستی کرے۔ اور دم بھر کے لئے وہ اُس میں گرے تو بھی وہ آگ اُس کو جلا ہی دیگی۔	باب ۱ ح ۱۵
	بیت	**بیت**	
۱۱۱	تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار بازی و ظرافت بندیماں بگذار	تو اپنے عزت و مرتبہ پر قایم رہ کھیل اور مسخراپن بادشاہ کے ہم نشینوں کے واسطے چھوڑ دے۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۱۲	مبیں آں بے حمیت را کہ ہرگز نخواہد دید روئے نیک بختی کہ آسانی گزیند خویشتن را زن و فرزند بگذارد بہ سختی	اُس بیحیا کو دیکھنا۔ کبھی اُس کو آرام حاصل نہوگا۔ جو خاص اپنے لئے تو آرام اور عیش اختیار کرے۔ اور جورو اور بال بچوں کو تکلیف میں چھوڑ دے	باب ۱ ح ۱۶
۱۱۳	عمل بادشاہ۔ اے برادر۔ دو طرف دارد۔ امید ست و بیم۔ یعنے امید نان و بیم جان۔ و خلاف رائے خردمنداں باشد بہ امید نان در بیم جان افتادن۔	اے بھائی۔ بادشاہ کے خدمت کرنے میں دو باتیں ہوتی ہیں۔ روٹی کی امید اور جان کا خوف۔ عقلمندوں کے رائے کے خلاف ہے کہ روٹی کی امید پر جان کو خطرہ میں ڈالا جائے	؍؍

یعنی ماخذ گلستان سعدی

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر باب حکایت
۱۱۴	ہرکہ خیانت ورزد دستش از خیانت بلرزد۔	جو شخص کہ چوری کرتا ہے اس کے ہاتھ خوف سے کانپتے ہیں۔	باب ۱ ح ۱۶
	بیت	**بیت**	
۱۱۵	راستی موجب رضائے خداست کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست	راستی رضائے الٰہی کا باعث ہے میں کسی کو سیدھے راستے سے بھٹکتے ہوئے نہیں دیکھا۔	״
۱۱۶	چہار کس از چہار کس بجاں برنجند خراجی از سلطاں۔ و دزد از پاسباں و فاسق از غماز۔ و روسپی از محتسب	چار آدمی چار شخصوں سے بہت رنجیدہ رہتے ہیں۔ محصول دینے والا بادشاہ سے۔ چور چوکیدار سے۔ بدمعاش چغلخور سے۔ اور بدکار عورت محتسب سے	״
۱۱۷	آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک۔	جس کا حساب پاک ہے اسے حساب کے دینے سے کیا ڈر	״
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۱۸	مکن فراخ روی در عمل اگر خواہی کہ روز رفع تو باشد مجال دشمن تنگ	اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے عروج کے وقت تیرے دشمن کی طاقت گھٹ جائے تو اپنے کاموں میں حد سے تجاوز نہ کر۔	״

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۱۱۹	تو پاک باش برادر مدار از کس باک زنند جامۂ ناپاک گازراں برسنگ	اے بھائی تو پاک رہ اور کسی سے خوف نکر اس واسطے کہ دھوبی ناپاک کپڑے ہی کو پتھر پر پٹکتے ہیں۔	باب ۱ ح ۱۶
۱۲۰	تا تریاق از اعراق آوردہ شود مارگزیدہ مُردہ بود۔	اعراق سے زہر مہرہ لانے تک سانپ کا کاٹا ہوا مر ہی جائیگا۔	״ ״
	بیت	**بیت**	
۱۲۱	بدریا در منافع بے شمار است اگر خواہی سلامت برکنار است	دریا میں جانے سے فائدے تو بہت سے ہیں لیکن سلامتی چاہتا ہے تو کنارہ ہی پر رہے۔	״ ״
۱۲۲	دوستاں در زنداں بکار آیند کہ بر سفرہ ہمہ دشمناں دوست نمایند۔	دسترخوان پر تو سارے دشمن دوست ہی نظر آتے ہیں۔ مگر سچے دوست جیلخانہ (یعنے مصیبت) میں کام آتے ہیں	״ ״
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۲۳	دوست مشمار آنکہ در نعمت زند لاف یاری و برادر خواندگی۔	اُس شخص کو دوست نہ سمجھ جو مرفہ الحالی میں دوستی اور بھائی بندی کی شیخی بگھارے	״ ״
۱۲۴	دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست در پریشاں حالی و درماندگی	دوست وہی ہے جو مصیبت اور تنگی کے وقت دوست کی دستگیری کرے	״ ״
	فرد	**فرد**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
۱۲۵	نکار بستہ میندیش و دل شکستہ مدار کہ آب چشمۂ حیواں درون تاریکی ست	جو کام متعلق ہے اُس سے نہ گھبرا اور دل کو رنجیدہ نکر اسواسطے کہ آب حیات کا چشمہ اندھیرے میں ہے -	باب ۱ ح ۱۶
	فرد	**فرد**	
۱۲۶	منشین ترش از گردش ایام کہ صبر تلخ است و لیکن بر شیریں دارد	زمانہ کی گردش سے آزردہ نہو کیونکہ ایلوا اگرچہ تلخ ہوتا ہے - لیکن انجام میں پھل میٹھا دیتا ہے یعنے نفع بخشتا ہے -	"
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۲۷	نہ بینی کہ پیش خداوند جاہ ستایش کناں دست بر بر نہند اگر روزگارش در آرد زپائے ہمہ عالمش پائے بر سر نہند	کیا تو نہیں دیکھتا کہ صاحب اقبال کے آگے سب لوگ تعریفیں کرتے ہوئے سلام کرتے ہیں - مگر جب زمانہ کی گردش سے وہ گرجاتا ہے تو سارے لوگ اُس کے سر پر پاؤں رکھتے ہیں -	"
۱۲۸	عمل پادشاہاں چوں سفر دریاست خطرناک و سود مند یا گنج برگیری یا در تلاطم بمیری -	بادشاہوں کے کاروبار سفر دریا کے مانند فائدہ مند اور خوفناک ہیں یا تو تجھے خزانہ ملجائے گا یا تھپیڑوں میں آکر ہلاک ہوگا -	"

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	از قطعه	**از قطعه**	
۱۲۹	مکن انگشت در سوراخ کژدم	تو بچھو کے بل میں انگلی نہ ڈال۔	باب ۱ خ ۱۶
	قطعه	**قطعه**	
۱۳۰	در میر و وزیر و سلطاں را بے وسیلت مگرد پیرامن۔ سگ و درباں چو یافتند غریب ایں گریباں گرفت و آں دامن	بلا وسیلے کے امیر۔ وزیر۔ اور بادشاہ کے دروازہ پر نہ جا۔ (کیونکہ) جب کتے اور دربان غریب کو دیکھتے ہیں تو یہ گریبان پکڑ لیتا ہے اور وہ دامن	باب ۱ خ ۱۷
	قطعه	**قطعه**	
۱۳۱	خدائے را است مسلم بزرگی و الطاف کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد	بڑائی اور مہربانی خداوند کریم ہی کو سزاوار ہے جو خطا دیکھتا ہے اور روزی برقرار رکھتا ہے۔	رر
	از قطعه	**از قطعه**	
۱۳۲	ہیچ کس نہ زند بر درخت بے بر سنگ	بے پھل کے درخت پر کوئی پتھر نہیں مارتا	رر
	از قطعه	**از قطعه**	
۱۳۳	بزرگی بایدت بخشندگی کن کہ دانہ تا نیفشانی نروید	اگر تجھے سرداری چاہیئے تو بخشش کر کیونکہ جب تک بیج نہ بوئیگا نہ اُگیگا	باب ۱ خ ۱۸
	از قطعه	**از قطعه**	
۱۳۴	اگر گنجے کنی بر عامیاں بخش	اگر تو نے مال جمع کیا ہے تو لوگوں کو	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب و حکایت
	رسد بہر گدائے را برنجے	دیا کرتا کہ ہر ایک محتاج کو ایک ایک چانول کا دانہ پہنچے ۔	
	بیت	**بیت**	
۱۳۵	قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت نوشیرواں نمرد کہ نام نکو گذاشت	قارون جو چالیس کوٹھے خزانہ کے رکھتا تھا مر گیا ۔ مگر نوشیروان (ابتک) نہیں مرا کیونکہ اپنا نام نیک دنیا میں چھوڑ گیا ۔	باب ۱ ح ۱۸
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۳۶	اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبے برآورند غلامان او درخت از بیخ	اگر ایک سیب بھی بادشاہ رعیت کے باغ سے کھائیگا تو اُس کے غلام درخت کو جڑ پیڑ سے اوکھاڑ ڈالینگے ۔	باب ۱ ح ۱۹
۱۳۷	بہ نیم بیضہ کہ سلطاں ستم روا دارد زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ	اگر آدھا انڈا بھی ظلم سے لینا بادشاہ جائز رکھیگا تو اُس کے نوکر ہزاروں مرغ بھون ڈالینگے ۔	،،
۱۳۸	ہر کہ خلق خدا را بیازارد تا دل سلطان بدست آرد خدائے تعالیٰ ہماں خلق را برو گمارد تا دمار از نہاد او برآرد	جو شخص کہ بادشاہ کا دل اپنے قبضہ میں لانے کے لئے خلق خدا کو اذیت پہنچاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اُس پر انہیں لوگوں کو مقرر کر دیتا ہے تاکہ وہ اُس سے	باب ۱ ح ۲۰

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
		بدلہ لیں۔	
	بیت	**بیت**	
۱۳۹	آتش سوزاں نکند باسپند آنچہ کند دودِ دلِ دردمند	جلتی ہوئی آگ رائی کے دانہ پر اتنا اثر نہیں کرتی جتنا کہ دردمند کی آہ کا دھواں اثر کرتا ہے۔	باب ۱ ح ۲۰
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۴۰	مسکین خر اگرچہ بے تمیز ست چوں بار ہمی برد عزیز ست	غریب گدھا اگرچہ بے تمیز ہے لیکن وہ بوجھ اٹھاتا ہے اس لئے عزیز ہے۔	رر رر
۱۴۱	گاوان و خرانِ باربردار بہ ز آدمیان مردم آزار	لدّو بیل اور گدھے۔ ظالم لوگوں سے اچھے ہیں۔	رر رر
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۴۲	حاصل نشود رضائے سلطاں تا خاطر بندگاں نجوئی۔	بادشاہ کی خوشنودی اسوقت تک حاصل نہ ہوگی۔ جب تک تو لوگوں کو خوش نہ رکھے گا۔	رر رر
۱۴۳	خواہی کہ خدائے بر تو بخشد با خلق خدائے کن نکوئی	اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تیرے اوپر رحم کرے تو۔ تو خدا کے بندوں سے اچھا سلوک کر۔	رر رر

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر باب
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۴۴	نہ ہر کہ قوتِ بازوئے منصبے دارد بہ سلطنت بخورد مال مرداں بگزاف	جو شخص کہ قوت بازو اور حکومت رکھتا ہو اس کو مناسب نہیں ہے کہ وہ زبردستی سے لوگوں کا مال کھائے۔	باب ۱ ح ۲۰
۱۴۵	تواں بحلق فرو بردن استخواں درشت ولے شکم بدرد چوں بگیرد اندر ناف	سخت ہڈی کو حلق میں نگل سکتے ہیں لیکن وہ ناف میں اٹک جاتی ہے تو پیٹ پھاڑ ڈالتی ہے۔	رر
	بیت	**بیت**	
۱۴۶	نماند ستمگار بد روزگار بماند برو لعنت پائدار	ظالم و بدکار تو نہیں رہتا مگر لوگوں کی لعنت ملامت اُس پر قایم رہتی ہے۔	رر
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۴۷	ناسزائے را کہ بینی بختیار عاقلاں تسلیم کردند اختیار	اگر کسی نالائق کو نصیب ور دیکھے تو (تو اُس کو سلام کر) اسواسطے کہ عقلمندوں نے سلام کرنا اختیار کیا ہے۔	باب ۱ ح ۲۱
۱۴۸	چوں نداری ناخن درندہ تیز با بداں آں بہ کہ کم گیری ستیز	جب تو تیز اور پھاڑنے والے ناخن نہیں رکھتا ہے تو یہی بہتر ہے کہ بدلوگوں سے لڑائی نکر۔	رر
۱۴۹	ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد	جس شخص نے طاقتور آدمی سے پنجہ	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
	ساعد سیمین خود را رنجہ کرد باش تا دستش بہ بند د روزگار پس بکام دوستاں مغزش بر آر	لڑایا - اُس نے گویا اپنے نازک کلائی کو دکھایا - صبر کر جب تک کہ زمانہ اُسے (طاقتور کو) مجبور کر دے پھر دوستوں کے مقصد کے موافق اُسکا بھیجا نکال -	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۵۰	زیر پایت گر بدانی حال مور ہمچو حال تست زیر پائے پیل	اگر تو خوب غور کریگا تو معاً تیرے خیال میں آجائیگا کہ جو حالت چیونٹی کی تیرے پیر کے تلے ہوگی وہی تیری حالت ہاتھی کے پاؤں کے نیچے ہوگی -	باب ۱ ح ۲۲
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۵۱	چو کردی باکلوخ انداز پیکار سر خود را بناد انی شکستی	تو ڈھیلا پھینکنے والے سے کیا لڑا گویا اپنے سر کو تو نے بیوقوفی سے توڑ دیا -	باب ۱ ح ۲۳
۱۵۲	چو تیر انداختی بر روئے دشمن چناں داں کاندر آماجش نشستی	اگر تو دشمن کی طرف تیر پھینکیگا تو سمجھ لے کہ تو اُسی کے نشانہ پر بیٹھا ہوا ہے -	"
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۵۳	صلح با دشمن اگر خواہی ہر گہ کہ ترا	اگر تو دشمن سے صلح چاہتا ہے تو اگر	باب ۱ ح ۲۴

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
	درقفا عیب کند درنظرش تحسین کن	وہ پیٹھ پیچھے تیری شکایت بھی کرے تو تو اُس کے روبرو اُس کی تعریف کر۔	
۱۵۴	سخن آخر بہ دہان میگزرد موذی را سخنش تلخ نخواہی دہنش شیریں کن	بُرے باتیں موذی ہی کے زبان سے نکلا کرتے ہیں۔ اس لئے اگر تو چاہتا ہے کہ اُس کے منہہ سے ایسے باتیں نہ سنے تو اس کے منہہ کو میٹھا کر۔	باب ا ح ۲۴
	بیت	**بیت**	
۱۵۵	آنرا کہ بجائے تست ہردم کرمے عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے	جو شخص کہ ہمیشہ تجھپر مہربانی کرتا رہا ہو اگر وہ ساری عمر میں ایک آدھ وقت ظلم بھی کرے تو اُسے معاف کر۔	؍؍
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۵۶	گر گزندت رسد زخلق مرنج کہ نہ راحت رسد زخلق نہ رنج	اگر خلایق کے طرف سے تجھے نقصان پہنچے تو آزردہ نہ ہو اس واسطے کہ خلایق سے نہ تو راحت ملتی ہے اور نہ رنج۔	؍؍
	از خدا دان خلاف دشمن و دوست کہ دل ہر دو در تصرف اوست	دوست اور دشمن کی مخالفت کو خدا کے طرف سے سمجھ کیونکہ دونوں کا	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	باب حکایت
		دل اسی کے قبضہ میں ہے ۔	
	گرچہ تیر از کماں ہمی گزرد از کمانداربیند اہل خرد	اگرچہ تیر کمان ہی سے نکلتا ہے لیکن عقلمند جانتا ہے کہ حقیقت میں اس کا چھوڑنیوالا کمان نہیں ہے بلکہ نشانہ انداز ہے ۔	باب ۱ ح ۲۴
	بیت	**بیت**	
۱۵۷	دو بامداد گرآید کسے بہ خدمت شاہ سوم ہر آئینہ در وے کند بلطف نگاہ	اگر کوئی شخص دو روز صبح کو بادشاہ کی خدمت بجالائے تو وہ تیسرے دن ضرور اُس پر مہربانی سے توجہ کریگا ۔	باب ۱ ح ۲۵
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۵۸	مہتری در قبول فرمان ست ترک فرماں دلیل حرماں ست	سرداری حکم کے ماننے میں ہے اور حکم کا نہ ماننا کم نصیبی کی دلیل ہے	,,
۱۵۹	ہر کہ سیمائے راستاں دارد سر خدمت بر آستاں دارد	جو شخص کہ سچوں کی ایسی نشانی رکھتا ہو (سمجھنا چاہیئے کہ) وہ اطاعت و فرمانبرداری بجالاتا ہے ۔	,,
	امید ست پرستندگان مخلص را کہ ناامید نگردند زآستان الہ	سچے دل سے عبادت کرنے والوں کو امید ہے کہ خدائے تعالیٰ کے درگاہ سے ناامید نہ ہوں گے	,,

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حوالہ
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۶۰	زور مندی مکن بر اہل زمیں تا دعائے بر آسماں نرود	دنیا کے لوگوں پر ظلم و جبر نکرتا کہ (اُن کی) بد دعا آسمان پر نہ پہنچ جائے۔	باب ا ح ۲۶
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۶۱	حذر کن ز دود درونہائے ریش کہ ریش درون عاقبت سر کند	زخمی دلوں کے آہ کے دہویں سے ڈراس واسطے کہ آخر دل کا زخم اُبھرتا ہے	؍؍
۱۶۲	بہم بر مکن تا توانی دلے کہ آہے جہانے بہم بر کند	جہاں تک ہوسکے کسی کے دل کو نہ دکھا اس واسطے کہ ایک آہ دنیا کو اُلٹ پلٹ کر دیتی ہے	؍؍
۱۶۳	دوست را چنداں قوت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند۔	دوست کو اتنا اختیار نہ دے کہ اگر دشمن بنجائے تو غالب آسکے۔	باب ا ح ۲۷
۱۶۳ الف	توقع خدمت از کسے دار کہ توقع بنعمت او دارد۔	خدمت کی امید اسی شخص سے رکھی جاتی ہے جسکی دولت سے کچھ حصہ ملنے کی توقع ہوتی ہے۔	باب ا ح ۲۸
۱۶۴	ملوک از بہر پاس رعیت اند نہ رعیت از بہر طاعت ملوک۔	بادشاہ رعیت کی نگہبانی کرنے کے واسطے ہیں نکہ رعیت بادشاہ کی خدمت کیلئے۔	؍؍
	از قطعہ	**از قطعہ**	

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر باب و نمبر حکایت
۱۶۵	گوسپند از برائے چوپان نیست بلکہ چوپان برائے خدمت اوست	بکری چرواہے کیلئے نہیں ہے بلکہ چرواہا اسکے حفاظت کیلئے ہے	باب ۱ ح ۲۹
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۶۶	گر یکے را تو کامران بینی دیگرے را دل از مجاہدہ ریش روزکے چند باش تا بخورد خاک مغز سر خیال اندیش	اگر تو کسی شخص کو آسودہ حال اور مالدار اور کسی کو محنت سے رنجیدہ دل دیکھے تو چند روز صبر کر تاکہ مال دار کے دماغ کو مٹی کھالے۔	،،
۱۶۷	فرق شاہی و بندگی برخاست چوں قضائے نبشتہ آمد پیش گر کسے خاک مردہ بازکند نشناسد توانگر از درویش	جب لکھی ہوئی قضا آگئی تو بادشاہ او غلامی کا فرق نہیں رہتا۔ اگر کوئی قبر کھود کر مردے کو دیکھے تو نہیں پہچانا جاسکتا کہ وہ امیر ہے یا غریب۔	،،
	بیت	**بیت**	
۱۶۸	دریاب کنوں کہ نعمت ہست بدست کیں دولت و ملک میرود دست بدست	جو دولت کہ اب تیرے قابو میں ہے اُس سے نیکی کرلے۔ اس لئے کہ یہ دولت اور ملک ہاتھوں ہاتھ چلے جائیں گے۔	،،
	قطعہ	**قطعہ**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر و حکایت
۱۶۹	گر نبودے امید راحت و رنج پائے درویش بر فلک بودے	اگر ترس کا اور دکھ کی امید نہ ہوتی تو فقیر کا پانوں آسمان پر ہوتا۔	باب ۱ ح ۲۹
۱۷۰	گر وزیر از خدا بترسیدے ہمچناں کز ملک ملک بودے	اگر وزیر خدا سے اسی طرح ڈرتا۔ جیسا کہ بادشاہ سے ڈرتا ہے تو وہ فرشتہ بن جاتا۔	رر
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۷۱	خلاف رائے سلطاں رائے جستن بخون خویش باشد دست شستن	بادشاہ کے مرضی کے خلاف رائے دینا گویا اپنے خون میں ہاتھ دھونا ہے	باب ۱ ح ۳۱
۱۷۲	اگر شاہ روز را گوید شب است ایں بباید گفت اینک ماہ و پرویں	اگر بادشاہ دن کو کہے کہ رات ہے تو کہنا چاہئے کہ چاند اور ستارے بھی نکلے ہیں۔	رر
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۷۳	غریبے گرت ماست پیش آورد دو پیمانہ آب است و یک چمچہ دوغ	اگر کوئی غریب تیرے پاس چھاچھ لائیگا تو اس میں دو حصے پانی کے ہونگے اور چمچہ بھر دہی۔	باب ۱ ح ۳۲
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۷۴	جہاندیدہ بسیار گوید دروغ	جہاں کا پھرا ہوا (سیاح) شخص بہت جھوٹ بولا کرتا ہے۔	رر

مطابقت نمبر	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
	قطعہ	**قطعہ**	
باب ۱ ح ۳۳	عقلمند کے نزدیک وہ شخص جوانمرد نہیں ہے جو مست ہاتھی سے لڑے بلکہ سچ پوچھو تو جوانمرد وہی ہے کہ جب اُسے غصّہ آئے تو بیہودہ نہ بکے۔	نہ مردست آں بنزدیکِ خردمند کہ با پیلِ دماں پیکار جوید بلے مرد آں کس است از روئے تحقیق کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید	۱۷۵
	قطعہ	**قطعہ**	
باب ۱ ح ۳۴	جہاں تک ہو سکے تو کسی کے دل کو نہ دکھا اس واسطے کہ ایسے رستے میں بہت سے کانٹے یعنے عذاب ہوتے ہیں۔	تا توانی درُونِ کس مخراش کاندریں راہ خارہا باشد	۱۷۶
؍؍	غریب اور غرض مندوں کا کام نکال کیونکہ تجھکو بھی بہت سے کام ہوں گے۔	کارِ درویشِ مستمند برآر کہ ترا نیز کارہا باشد	۱۷۷
؍؍	سنہری پٹکہ کمر پر باندھ کر خدمت کرتے رہنے سے جو کی روٹی کھانا اور بیٹھکر بیٹھنا بہتر ہے۔	نانِ جو خوردن و نشستن بہ کہ کمرِ زریں بخدمت بستن۔	۱۷۸
	بیت	**بیت**	
؍؍	کسی امیر کے روبرو ہاتھ باندھے کھڑے رہنے سے بہتر ہے کہ	بدستِ آہک تفتہ کردن خمیر بہ از دست بر سینہ پیشِ امیر	۱۷۹

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
		اُس ہاتھ میں چوسنے کو پکایا جائے۔	
	بیت	**بیت**	
۱۸۰	اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست	اگر دشمن مرجائے تو کوئی خوشی کا مقام نہیں ہے کیونکہ ہماری زندگی بھی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے۔	باب ا ح ۳۶
۱۸۱	وزرا بمثال اطبا اند و طبیب دارو نمید ہد مگر بہ سقیم۔	وزرا بمنزلہ طبیبوں کے ہیں اور طبیب سوا بیمار کے دوا کسی کو نہیں دیتا۔	باب ا ح ۳۷
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۸۲	اگر روزی بدانش بر فزودے زناداں تنگ تر روزی نبودے	اگر محض عقل ہی سے روزی زیادہ ملتی تو احمق سے زیادہ کوئی شخص روٹی کا محتاج نہ ہوتا۔	باب ا ح ۳۸
	بناداں آں چناں روزی رساند کہ دانایاں درآں حیران بماند	(کارکنان قضا و قدر) نادانوں کو ایسی روزی پہنچاتے ہیں کہ عقلمند لوگ اُن کو دیکھکر حیران رہتے ہیں۔	؍؍
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۸۳	بخت و دولت بکاردانی نیست جز بتائید آسمانی نیست	دولت اور قسمت کا ہونا لیاقت پر نہیں ہے اور سوائے آسمانی یعنے خدا کی مدد کے حاصل نہیں ہوتی ہے۔	؍؍

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	کیمیا گر بغصہ مانده و رنج ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج	کیمیا گر غصہ اور رنج اٹھاتا رہا اور بے وقوف ویرانہ میں ہی خزانہ پالیا۔	باب ۱ ح ۳۸
۱۸۴	اتفاقا دست در جہاں بسیار بے تمیز ارجمند و عاقل خوار	جہان میں بہت سے دفعہ ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ بے تمیز نصیبہ ور رہے اور دانا خوار رہے۔	ایضاً
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۸۵	تشنہ سوختہ در چشمہ روشن چو رسد تو مپندار کہ از پیل دماں اندیشد	جس شخص کی جان تشنگی سے جارہی ہو اگر ایسا شخص کسی صاف چشمہ پر پہنچ جائے تو نہ سمجھنا کہ وہ مست ہاتھی سے خوف کریگا۔	باب ۱ ح ۳۹
۱۸۶	ملحد گرسنہ در خانۂ خالی بر خوان عقل باور نکند کز رمضاں اندیشد	(اسی طرح) بھوکا فاسق کسی خالی مکان میں بھرا ہوا خوان پا جائے تو عقل باور نہیں کرتی کہ وہ رمضان کا خیال کریگا۔	ایضاً
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۸۷	ہرگز آں را بہ دوستی مپسند کہ رود جائے ناپسندیدہ	ہرگز اُس شخص کو دوستی کے لایق نہ سمجھ جو ناپسندیدہ مقام پر جایا۔	ایضاً

حوالہ	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
	کرتا ہو۔		
باب ۱ ح ۳۹	کسی پیاسے کا دل نہ چاہے گا کہ گندہ دہن کے جھوٹا کئے ہوئے پانی کو پیئے۔	تشنہ را دل نخواہد آب زلال نیم خوردہ دہان گندیدہ	۱۸۸
	بیت	**بیت**	
باب ۱ ح ۴۰	عقلمند لوگ اس شخص کو بزرگ نہیں سمجھتے جو بزرگوں کی شکایت کرتا ہو۔	بزرگش نخوانند اہل خرد کہ نام بزرگان بزشتی برد	۱۸۹
	قطعہ	**قطعہ**	
//	جبکہ۔ خوش نصیبی اور تخت اور حکومت اور گیرودار کو ثبات نہیں ہے تو یہ سب چیزیں ہیچ ہیں۔	این ہمہ ہیچ است چون می بگذرد تخت و بخت و امر و نہی و گیر و دار	۱۹۰
//	گذرے ہوئے لوگوں کے نیک نامی کو نہ مٹا تاکہ تیری نیکنامی بھی برقرار رہے۔	نام نیک رفتگان ضایع مکن تا بماند نام نیکت پایدار	۱۹۱

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	تطبیق نمبر
	باب دوم	**دوسرا باب**	
	در اخلاق درویشاں	فقیروں کے خصلتوں کے بیان میں	
	قطعہ	**قطعہ**	
۱۹۲	ہر کہ را جامہ پارسا بینی پارسا دان و نیک مرد انگار	جس شخص کا لباس پرہیزگاروں کا سا دیکھے تو اُس کو پرہیزگار جان اور بھلا آدمی خیال کر۔	باب ۲ ح ۱
	در ندانی کہ در نہانش چیست محتسب را درون خانہ چہ کار	اور اگر تو اُس کے دل کا حال نہیں جانتا تو کچھ نہ کہہ۔ کیونکہ کوتوال کو گھر کے اندرونی کاموں سے کیا مطلب۔	؍؍
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۹۳	عاصیاں از گناہ توبہ کنند عارفاں از عبادت استغفار	جو گنہگار ہیں وہ گناہ سے توبہ کرتے ہیں۔ (مگر) عارف عبادت سے بخشش چاہتے ہیں۔	باب ۲ ح ۲
۱۹۴	عابداں جزائے طاعت خواہند و بازرگانان بہائے بضاعت۔	عبادت کرنیوالے اپنے بندگی کا معاوضہ چاہتے ہیں۔ اور سوداگر لوگ مال کی قیمت (مانگتے ہیں)۔	؍؍
۱۹۵	مودت اہل صفا چہ در روئے وچہ در	صاف باطن لوگوں کی دوستی حاضر و	باب ۲ ح ۴

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ گلستان
	نفاق نہ چنانکہ در پشت عیب گیرند و در پیشت بمیرند۔	غائب میں یکساں ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ غائب میں تو تیری شکایت کریں اور روبرو تجھ پر سے نثار رہوں۔	
	نظم	**نظم**	
۱۹۶	ہر کہ عیبِ دگراں پیشِ تو آورد و شمرد بیگماں عیب تو پیشِ دگراں خواہد بُرد	جو شخص تجھ سے دوسروں کے عیب بیان کریگا وہ بیشک تیرے عیب بھی دوسروں سے کہیگا۔	باب ۳ ح ۴
۱۹۷	از کرم اخلاق بزرگاں بدیع ست روئے از مصاحبتِ درویشاں بگردانیدن و فائدہ دریغ داشتن۔	مسکینوں کی صحبت سے منہ پھیرنا اور ان کو فائدہ پہنچانے میں دریغ کرنا بزرگوں کی مہربانی اور اخلاق سے بعید ہے۔	باب ۲ ح ۵
	بیت	**بیت**	
۱۹۸	چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست نویسندہ داند کہ در نامہ چیست	لوگ کیا جانیں کہ کپڑے میں کیا ہے لکھنے والا ہی جانتا ہے کہ خط میں کیا ہے	”
	نظم	**نظم**	
۱۹۹	صورت حال عارفاں دلق است ایں قدر بس کہ روئے در خلق است	عارفوں کی ظاہری علامت گدڑی ہے دنیا کو فریب دینے کے لئے صرف گدڑی ہی کافی ہے۔	”

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر بیعت
۲۰۰	در عمل کوش ہرچہ خواہی پوش تاج بر سر نہی و علم بر دوش	عمل کرنے میں کوشش کر اور جو تیرا جی چاہے پہن خواہ تاج سر پر رکھ یا علم کاندھے پر لئے رہ۔ یعنے سپاہی بن۔	باب ۱ ح ۵
۲۰۱	ترک دنیا شہوت ست و ہوس پارسائی نہ ترک جامہ و بس	شہوت اور ہوس کا ترک کرنا ہی ترک دنیا ہے۔ محض جامہ کا ترک کرنا پارسائی نہیں ہے۔	״
۲۰۲	در قزاگند مرد باید بود بر مخنث سلاح جنگ چہ سود	چلتا۔ (جو ریشمی کپڑے کا ہوتا ہے) پہننے کیلئے آدمی بھی جواں مرد ہونا چاہئے نامرد آدمی کے جسم پر سامان جنگ ہونے سے کیا فائدہ	״
	بیت	**بیت**	
۲۰۳	پارسا بین کہ خرقہ در بر کرد جامۂ کعبہ را جُل خر کرد	جس نے جبہ پہن کر اپنے کو پارسا ظاہر کیا اُس نے گویا کعبہ کے غلاف کو گدھے کی جھول بنایا۔	״
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۰۴	چو از قومے یکے بیدانشی کرد نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را	قوم میں کا ایک شخص بھی بیوقوفی کرجاتا ہے تو اس قوم میں کسی کی	باب ۲ ح ۵

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب حکایت
		عزت نہیں رہتی ۔	
۲۰۵	نمی بینی کہ گاوے در علف خوار بیالاید ہمہ گاوانِ دِہ را	کیا تو نہیں دیکھتا کہ اگر ایک بیل بھی سبز کھیت میں داخل ہو جاتا ہے تو گانوں کے کل بیلوں کو قصوروار ٹھہراتا ہے ۔	،،
	نظم	**نظم**	
۲۰۶	بیک ناتراشیدہ در مجلسے برنجد دلِ ہوشمنداں بسے	ایک بے ادب کے سبب سے محفل کے سب عقلمندوں کا دل آزردہ ہو جاتا ہے ۔	،،
۲۰۷	اگر برکۂ پُر کنند از گلاب سگِ در وے اُفتد کند منجلاب	اگر کسی حوض کو گلاب سے بھر دیں اور اس میں ایک کتا گر جائے تو وہ اُسکو ناپاک کر دیتا ہے ۔	باب ۲ ح ۵
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۰۸	اے ہنرہا نہادہ برکفِ دست عیب ہا برگرفتہ زیرِ بغل	اے شخص تو نے اپنے ہنروں کو تو ظاہر کیا ہے ۔ لیکن عیبوں کو چھپایا ہے ۔	باب ۲ ح ۶
	تا چہ خواہی خریدن اے مغرور روز درماندگی بسیمِ دغل	ایسی حالت میں ۔ اے مغرور مصیبت کے وقت ان کھوٹے	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
		سکوں سے کیا خریدا چاہتا ہے	
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۰۹	نہ بیند مدعی جز خویشتن را کہ دارد پردۂ پندار در پیش	مغرور اپنے سوا کسی کو نہیں دیکھتا کیونکہ اُس کے آگے غرور کا پردہ پڑا ہوا ہوتا ہے۔	باب ۲ ح ۷
۲۱۰	گرت چشم خدا بینی ببخشد نہ بینی ہیچکس عاجزتر از خویش	اگر خدا تجھکو چشم بصیرت بخشے تو تو اپنے سے زیادہ عاجز کسی کو نہ دیکھے۔	باب ۲ ح ۷
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۱۱	طاؤس را بنقش و نگارے کہ هست خلق تحسین کنند و او خجل از پائے زشت خویش	اُس نقش و نگار کے سبب سے جو مور میں ہے خلقت اُس کی تعریف کرتی ہے مگر وہ اپنے بُرے پاؤں سے شرمندہ ہے۔	
	از نظم	**از نظم**	
۲۱۲	اگر درویش بر حالے بماندے سر دست از دو عالم بر فشاندے	اگر فقیر ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتا ہے تو (وہ) دونوں جہان کی پرواہ نکرتا	باب ۲ ح ۹
۲۱۳	دوران با خبر در حضور و نزدیکان	دور رہنے والے جو باخبر ہیں	باب ۲ ح ۱۰

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	[illegible]
	بے بصر دور۔	نزدیک ہیں۔ مگر نادان نزدیک رہنے پر بھی دور سمجھے جاتے ہیں	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۱۴	فہم سخن چوں نہ کند مستمع قوتِ طبع از متکلم مجوے	سامعین تقریر کے مطالب کو سمجھنے والے نہ ہوں تو تقریر کرنے والے سے امید نہ رکھ کہ وہ دل لگا کر تقریر کریگا۔	باب ۲ ح ۱۰
	بیت	**بیت**	
۲۱۵	خوش است زیر مغیلاں براہ بادیہ خفت شب رحیل ولے ترک جاں بباید گفت	مسافرت میں رات کو جنگل کی پگڈنڈی پہ کانٹوں کے درخت کے نیچے سونا آرام تو معلوم دیتا ہے۔ مگر ایسے شخص کو اپنی جان کی امید نہ رکھنی چاہیئے	باب ۲ ح ۱۱
۲۱۶	خانہ دوستاں بروب و در دشمناں مکوب۔	دوستوں کے گھر صاف کر مگر دشمنوں کے دروازے کو نہ کھٹکھٹا	باب ۲ ح ۱۴
	بیت	**بیت**	
۲۱۷	چوں بہ سختی در بمانی تن بعجز اندر مدہ دشمناں را پوست برکن دوستاں را پوستین	اگر کوئی تکلیف آجائے تو عاجز ہوکر نہ بیٹھ۔ بلکہ دشمنوں کی کھال	باب ۲ ح ۱۴

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت ب
		کھینچ (یعنی مقابلہ کر) اور دوستوں کی پوستین بنا (یعنی دوستوں سے سلوک کر)	
	بیت	**بیت**	
۲۱۸	ہر سو دود آنکس ز درِ خویش بر اند دانزا کہ بخواند بدرِ کس ندواند	خدا جس کو اپنے دروازے سے نکالدیتا ہے وہ ہر طرف بھٹکا پھرتا ہے۔ مگر جس کو وہ بلا لیتا ہے اُسے کسی کے دروازے پر نہیں دوڑاتا۔	باب ۲ ح ۱۴
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۱۹	دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع خود را ز عملہائے نکوہیدہ بری دار	گودڑی اور تسبیح اور صوفیانہ لباس تیرے کس کام آئیگا۔ اپنے آپ کو بُرے کاموں سے بچائے تو رکھ۔	باب ۲ ح ۱۵
	حاجت بکلاہ برکئے داشتنت نیست درویش صفت باش و کلاہ تتری دار	درویشونکی سی اُونی ٹوپی پہننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ درویشوں کے اوصاف پیدا کر۔ اور تاتاریوں کی ایسی ٹوپی پہن۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب
۲۲۰	اے بسا اسپ تیزرو کہ بماند کہ خرِ لنگ جان بمنزل برد	بہت دفعہ ایسا ہوا ہے کہ تیز گھوڑے تھک کر رہ گئے۔ اور لنگڑے گدھے منزل طے کر گئے	باب ۲ ح ۱۶
	بسکہ در خاک تندرستان را دفن کردند و زخم خوردہ نمرد	بہت سے زخمی لوگ تو بچ نکلے اور ہٹے کٹے قبریں دفن کر دئے گئے۔	”
	از قطعہ	از قطعہ	
۲۲۱	پارسا یانِ روئے در مخلوق پشت بر قبلہ می کنند نماز	جس پارسا کا دل دنیا میں لگا ہوا ہو وہ درحقیقت مثل اُن لوگوں کے ہے۔ جو قبلے کی جانب پشت کر کے نماز پڑھتے ہیں۔	باب ۲ ح ۱۷
	بیت	بیت	
۲۲۲	چوں بندہ خدائے خویش خواند باید کہ بجز خدا نداند	جب بندہ (پروردگار عالم ہی کو) اپنا خدا سمجھتا ہو تو اُس کو چاہیے کہ خدا کے سوا اور کسی پر بھروسہ نکرے۔	”
	قطعہ	قطعہ	
۲۲۳	آہنے را کہ موریانہ بخورد	جس لوہے کو زنگ کھا گیا ہو	باب ۲ ح ۱۸

حوالہ باب	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
	اُس زنگ کو میقل سے بھی نہیں نکال سکتے ہیں۔	نتواں بر داز و بہ میقل زنگ	
باب ۲ ح ۱۸	(اسی طرح) ظالم کو نصیحت کرنا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ پتھر میں لوہے کی میخ نہیں جا سکتی	با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ نرود میخ آہنی در سنگ	۲۲۴
	قطعہ	**قطعہ**	
	اقبال اور حکومت و ملازمت کے زمانے میں دوستی کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ (مگر) ادبار اور بے روزگاری کے وقت اپنے دل کا درد دوستوں کے روبرو بیان کیا کرتے ہیں۔	در بزرگی و دار و گیر و عمل ز آشنایاں فراغتے دارند روز درماندگی و معزولی درد دل پیش دوستاں آرند	۲۲۵
	قطعہ	**قطعہ**	
؍؍	اپنے عروج کے زمانے میں مصیبت زدوں کی مدد کر کیونکہ محتاجوں کے دل کو خوش کرنے سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔	بروزگارِ سلامت شکستگاں دریاب کہ جبرِ خاطرِ مسکین بلا بگرداند	۲۲۶
باب ۲ ح ۱۸	اگر کوئی محتاج آہ و زاری کرتا ہوا تجھ سے کچھ مانگے تو تو اُس کو دے	چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند	۲۲۷

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
		ورنہ ظالم زبردستی تجھ سے چھین لیگا	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۲۸	آواز خوشش از کام ودہان و لب شیریں گر نغمہ کند ور نکند دل بفریبد	سریلی آواز جو (معشوق) شیریں لب کے منہہ سے نکلتی ہے وہ خواہ گانے کی ہو یا نہ ہو دلفریب ہوتی ہے۔	باب ۲ ح ۱۹
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۲۹	اگر صد باب حکمت پیش ناداں بخوانند آیدش بازیچہ درگوش	اگر نادان کے روبرو حکمت کے سو باب بھی پڑھے جائیں تو وہ اس کے کانوں کو بطور مذاق معلوم ہوں گے۔	باب ۲ ح ۲۰
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۳۰	اندروں از طعام خالی دار تا درو نور معرفت بینی تہی از حکمتی بعلتِ آں۔ کہ پری از طعام تا بینی۔	پیٹ کو کھانے سے خالی رکھ تاکہ تو اُس میں معرفت کی روشنی دیکھ سکے تو دانائی سے اس سبب سے خالی ہے کہ تیرا پیٹ کھانے سے ناک تک بھرا ہوا ہے۔	باب ۲ ح ۲۱
	بیت	**بیت**	
۲۳۱	بعذر و توبہ تواں رستن از عذاب خدا ولیک می نتواں از زبان مردم رست	عذر اور توبہ کرکے خدا کے غضب سے نجات پا سکتے ہیں، لیکن لوگوں کی	باب ۲ ح ۲۲

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	[illegible]
		زبان (بدگوئی) سے چھوٹنا بہت مشکل ہے	
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۳۲	در بستہ بروئے خود ز مردم تا عیب نگسترند مارا۔	لوگوں کو نہ معلوم ہونے کے لئے، ہم دروازہ کے اندر اپنے عیبوں کو بند کر دیتے ہیں۔	باب ۳ ح ۲۲
	در بستہ چہ سود عالم الغیب دانائے نہاں و آشکارا	مگر دروازہ کے بند کرنے سے کیا فائدہ کیونکہ غیب کا جاننے والا خدا ایسا ہے کہ وہ چھپی اور کھلی ہوی باتوں کو جانتا ہے۔	
	رباعی	**رباعی**	
۲۳۳	تو نیکو روش باش تا بدسگال بہ نقص تو گفتن نیابد مجال	تو اپنی روش نیک رکھے تو دشمن کو تیرے عیوب کے بیان کرنے کی قدرت نہ ہوگی۔	باب ۲ ح ۲۳
۲۳۴	چو آہنگ بربط بود مستقیم کے از دست مطرب خورد گوشمال	اگر بربط (باجہ) کی آواز ٹھیک ہوگی تو بجانیوالے کے ہاتھ سے وہ کیوں گوشمالی کھائے گا۔	رر
	بیت	**بیت**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	حوالہ
۲۳۵	شگوفہ گاہ شگفت است وگاہ خوشیدہ درخت وگاہ برہنہ است وگاہ پوشیدہ	پھولوں کی کلی کبھی تو کھلی ہوئی ہوتی ہے اور کبھی مرجھائی ہوئی۔ اسی طرح درخت بھی کبھی تو سرسبز رہتا ہے اور کبھی سوکھا ہوا۔	باب ۲ ح ۲۷
	مثنوی	**مثنوی**	
۲۳۶	اگر دنیا نباشد دردمندیم وگر باشد بمہرش پائے بندیم بلائے زیں جہاں آشوب تر نیست کہ رنج خاطرست ار ہست وگر نیست	اگر ویسا نہ ہو تو ہم تکلیف میں رہتے ہیں۔ اور اگر ہو تو اس کے محبت میں پھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس دنیا سے بڑھ کر تکلیف دینے والی اور کوئی شئے نہیں ہے۔ کیونکہ اگر وہ ہے تو بھی تکلیف ہے اور نہیں ہے تو بھی تکلیف ہے۔	ر ر
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۳۷	مطلب گر تونگری خواہی جز قناعت کہ دولتے ست ہنی	اگر تو دولتمندی چاہتا ہے تو قناعت کے سوا اور کچھ نہ مانگ کیونکہ یہ دولت خوشگوار ہے۔	ر ر
۲۳۸	صبر درویش بہ کہ بذل غنی۔	فقیر کا صبر تونگر سخی کی خیرات سے اچھا ہے۔	ر ر

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	نمبر باب و حکایت
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۳۹	بریدار مردم شدن عیب نیست ولیکن نچندانکہ گویند بس۔	لوگوں سے ملنے کیلئے جانا بُرا نہیں ہے۔ مگر اتنا نہیں کہ وہ بیزار ہو جائیں	باب ۲ ح ۲۸
۲۴۰	اگر خویشتن را ملامت کنی ملامت نہ باید شنیدن ز کس	گو خلقت سب تجھے بُرا کہے مگر تو نیک رہ کیونکہ یہ اُس سے بہتر ہے کہ تو بُرا ہو اور لوگ سب تجھے بھلا کہیں۔	״
	از مثنوی	**از مثنوی**	
۲۴۱	چو باد اندر شکم پیچد فرو ہل کہ باد اندر شکم باریست بر دل	اگر ہوا پیٹ میں تکلیف دینے لگے تو اُس کو نہ روک۔ کیونکہ جو ہوا پیٹ میں بند رہتی ہے وہ گویا ایک بار ہے دل پر۔	باب ۲ ح ۲۹
	بیت	**بیت**	
	حریف گران جان ناسازگار چو خواہد شدن دست پیشش مدار	جب یار مخالف جانا چاہے تو اُس کے مانع مت ہو۔	״
	نظم	**نظم**	
۲۴۲	زن بد در سرائے مرد نکو ہم دریں عالم ست دوزخ او	نیک مرد کے گھر میں عورت بُری ہو تو دوزخ اسی دنیا میں ہے۔	باب ۲ ح ۳۰
	زینہار از قرین بد زینہار	بد عورت کے صحبت سے ہمیشہ	״

نمبر باب حکایت	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
	خدا محفوظ رکھے۔	وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار	
	از مثنوی	**از مثنوی**	
باب ۲ ح ۲۱	اے کنبہ کے قید میں پھنسے ہوئے آدمی بیفکری کا خیال پھر نکر۔ کیونکہ روٹی کپڑا اور کھانا اور بچوں کی فکر عالم باطن کی سیر سے تجھے باز رکھیں گے۔	اے گرفتار پائے بند عیال دگر آزادگی مبند خیال غم فرزند و نان و جامہ قوت بازت آرد ز سیر در ملکوت	۲۴۳
باب ۲ ح ۳۲	عقلمندوں کے پاؤں کی زنجیر معشوقوں کی زلف ہے۔ اور جال ہوشیار پرندوں کی۔	زلف خوباں زنجیر پائے عقلت و دام مرغ زیرک۔	۲۴۴
	قطعہ	**قطعہ**	
ایضاً	خدا رسیدوں۔ تارک الدنیاؤں شاگردوں یا پاک باطن ناصحوں میں سے جس شخص نے اس دنیائے دنی میں دل لگایا۔ اس کی حالت اُس مکھی کی ہوئی جو شہد میں لت پت ہوگئی ہو۔	ہر کہ ہست از فقیہ و پیر و مرید وز زبان آوران پاک نفس چوں بدنیائے دوں فرود آمد بعسل در بماند پائے مگس	۲۴۵
ایضاً	عالموں کے نام معاش مقرر کرتا کہ حوصلہ افزائی ہو اور دوسرے لوگ	علما را زر بده تا دیگر بخوانند و زاہدان را چیزے مده تا زاہد بمانند۔	۲۴۶

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	ریفرنس
		بھی علم سیکھیں۔ مگر پرہیزگاروں اور زاہدوں کو کچھ نہ دے تاکہ وہ پرہیزگاری پر قایم رہیں	
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۴۷	خاتونِ خوبصورتِ پاکیزہ روئے را نقش ونگار وخاتم فیروزہ گو مباش درویش نیک سیرتِ فرخندہ رائے را نانِ رباط ولقمۂ دریوزہ گو مباش	زیور اور مرصع انگشتری نہ بھی ہو تو حسین اور خوبرو عورت خوبصورت ہی ہوتی ہے یہی کیفیت نیک خصلت اور خوشدل فقیر کی بھی ہے کہ لنگرخانہ کی روٹی اور خیرات وقت پر نہ بھی ملے تو نہ سہی۔	باب ۲ ح ۳۲
۲۴۸	آنکہ زاہد است نمی ستاند وآنکہ می ستاند زاہد نیست۔	جو سچا فقیر ہے وہ کسی سے کچھ نہیں لیتا۔ اور جو لوگوں سے لیتا ہے وہ فقیر نہیں ہے۔	باب ۲ ح ۳۳
۲۴۹	اگر نان از بہر جمعیت خاطر و فراغ عبادت می ستاند حلال است واگر جمع از بہر نان می نشیند حرام۔	اگر محض دلجمعی اور عبادت کیواسطے روٹی لیتا ہے تو حلال ہے۔ اگر صرف روٹی ملنے کے لئے لوگوں میں بیٹھا ہو تو حرام ہے۔	باب ۲ ح ۳۴
	بیت	**بیت**	
۲۵۰	نان از برائے کنج عبادت گرفتہ اند	عارفوں نے خیرات کی روٹی لینا اس لئے	//

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	[illegible]
	صاجدلاں نہ کنج عبادت برائے نان	جائز رکھا ہے کہ ایک الگ جگہ بیٹھکر عبادت کریں۔ مگر عبادت تنہائی میں روٹی کے لئے نہیں کرتے۔	
	از بیت	از بیت	
۲۵۱	کوفتہ را نان تہی کوفتہ است۔	تھکے ہوئے بھوکے مسافر کیواسطے روکھی روٹی ہی کوفتوں سے بڑھکر ہے	باب ۲ ح ۳۵
۲۵۲	ہرکہ درویشاں اندر ایشاں را دامے بدہ وانچہ تونگراند از ایشاں چیزے بخواہ کہ دیگر یکے گرد تونگردند	جو فقیر ہیں انہیں کو کچھ روپیہ دے (مگر) جو دولتمند ہیں اُن سے کچھ نہ کچھ مانگ تاکہ پھر کوئی تیرے پاس نہ آئے	باب ۲ ح ۳۶
	نظم	نظم	
۲۵۳	ترک دنیا بمردم آموزند خویشتن سیم وغلہ اندوزند	(ناصح) اوروں کو تو دنیا کی نصیحت کرتے ہیں۔ مگر خود روپیہ اور اناج جمع کیا کرتے ہیں۔	باب ۲ ح ۳۷
۲۵۴	عالمے را کہ گفت باشد وبس ہرچہ گوید نگیرد اندر کس	جو عالم کہ لوگوں کو تو نصیحت کرے اور آپ اُس کے موافق عمل نکرے اُس کی نصیحت کا اثر کسی کے دل پر نہیں ہوتا۔	״
۲۵۵	عالم آنکس بود کہ بد نکند	سچا ناصح وہی ہے جو خود کوئی برا	״

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت نمبر باب
	نہ بگوید بخلق و خود نکند	کام نکرے اور دوسروں کو اُس کے نہ کرنے کے لئے کہے اور خود بھی باز رہے ۔	
	بیت	**بیت**	
۲۵۶	عالم کہ کامرانی و تن پروری کند او خویشتن گم است کرا رہبری کند	جو عالم کہ اپنے ہی نفع اور آسایش کا خیال رکھتا ہو وہ درحقیقت خود ہی گمراہ ہے دوسروں کی کیا رہنمائی کریگا ۔	باب ۲ ح ۳۸
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۵۷	گفت عالم بگوش جاں بشنو ور بماند بہ گفتنش کردار	عالم کی نصیحت کو دل سے سن اگرچہ اُس کا عمل نصیحت کے موافق نہو	رر رر
۲۵۸	باطل است انچہ مدعی گوید خفتہ را خفتہ کے کند بیدار	جو کچھ مدعی کہتا ہے وہ غلط ہوتا ہے سوئے ہوئے کو سویا ہوا آدمی کیسے جگا سکتا ہے ۔	
۲۵۹	مرد باید کہ گیرد اندر گوش ور نبشت است پند بر دیوار	نصیحت کو دل سے سننا چاہیئے اگرچہ وہ نصیحت دیوار پر لکھی ہوی ہی کیوں نہو	رر رر
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۶۰	متاب اے پارسا روے از گنہگار بہ بخشائندگی در وے نظر کن	اے پرہیزگار گنہگار کو دیکھکر منہہ نہ پھیر بلکہ نظر شفقت سے اُس کو دیکھ	باب ۲ ح ۳۹

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۲۶۱	خرقۂ درویشاں جامۂ رضاست ہر کہ دریں کسوت تحمل بمیرادی نکند مدعیست و خرقہ بروے حرام است	جامۂ رضا (رضائے الٰہی) فقیروں کا لباس ہے۔ جو کوئی اس لباس میں رہکر تحمل نکرے۔ وہ محض مکار ہے اور جبہ اُس پر حرام ہے۔	باب ۲ ح ۹
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۶۲	گر گزندت رسد تحمل کن۔ کہ بعفو از گناہ پاک شوی	اگر تجھکو کسی سے تکلیف پہنچے تو صبر کر کیونکہ بخشدینے کے سبب سے تو گناہ سے پاک ہو جائیگا۔	״
۲۶۳	اے برادر چو عاقبت خاک است خاک شو پیش از آنکہ خاک شوی	اے بھائی۔ جبکہ انسان کا انجام خاک میں ملتا ہے تو خاک ہونے سے پہلے ہی تو خاک ہو جا۔	״
	از نظم	**از نظم**	
۲۶۴	ہر کہ بیہودہ گردن افرازد خویشتن را بگردن اندازد	غرور سے جو شخص سر اُٹھاتا ہے (وہ گویا) اپنے ہی کو منہ کے بل گراتا ہے۔	باب ۲ ح ۱۰
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۶۵	لاف سرپنجگی و دعوے مردی بگذار عاجز نفس فرومایہ چہ مردی چہ زنی	اپنے طاقت اور جوانمردی کی جھوٹی بڑائی کرنا چھوڑدے۔ کیونکہ نفس کے	باب ۲ ح ۱۲

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب
		تابع رہنے کے بعد تو مرد رہا تو کیا تو عورت رہا تو کیا۔	
	گرت از دست بر آید دہنے شیریں کن مردی آن نیست کہ مشتے بزنی بر دہنے	اگر تجھ سے ہو سکے تو لوگوں کا منہہ میٹھا کر یہ جوانمردی اس میں نہیں ہے کہ تو کسی کے منہہ پر لات دے۔	باب ۲ ع ۲۴م
	از قطعہ	از قطعہ	
۲۶۶	اگر خود بر درد پیشانی پیل نہ مرد است آنکہ در وے مردمی نیست	اگر کسی میں ہاتھی کا سر توڑنے کی طاقت ہو (مگر) اُس میں آدمیت نہ ہو تو وہ انسان نہیں ہے۔	''
۲۶۷	برادر کہ در بند خویش است نہ برادر نہ خویش است۔	بھائی جو اپنے ہی مطلب کے فکر میں ہو وہ نہ تو بھائی ہے نہ دوست	باب ۳ ع ۳۴م
	بیت	بیت	
۲۶۸	همراه اگر شتاب کند همره تو نیست دل در کسے مبند کہ دل بستۂ تو نیست	اگر ہم سفر تجھکو چھوڑ کر جانے کی جلدی کرے تو وہ ہمسفر ہی نہیں۔ جس شخص کا دل تجھ سے محبت نکرے تو اپنا دل اُس سے نہ لگا۔	''
	شعر	شعر	
۲۶۹	چوں نبود خویش را دیانت و تقوی	اگر عزیز میں ایمانداری اور پرہیزگاری	''

نمبر شمار	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
	قطع رحم بہتر از مودت قزلی	نہ ہو تو اُس کے ساتھ محبت اور دوستی رکھنے سے بہتر ہے کہ اُس سے قطع تعلق کیا جائے ۔	
	بیت	**بیت**	
٢٧٠	ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد فدائے یک تن بیگانہ کآشنا باشد	ایسے ہزار عزیزوں کو جو خدا سے بیگانہ ہوں ایک اجنبی پر قربان کرنا چاہیے جو خدا سے محبت رکھتا ہو	باب ٢ ح ٣٤
	از نظم	**از نظم**	
٢٧١	خوئے بد در طبیعتے کہ نشست نرود جز بوقت مرگ از دست	جب کوئی بُری خصلت ایکبار دل میں جم جاتی ہے تو وہ مرنے تک نہیں جاتی ۔	رر
	بیت	**بیت**	
٢٧٢	زشت باشد دبیقی و دیبا کہ بود بر عروس نا زیبا	اگر مکلف اور اعلیٰ ریشمی لباس بدصورت عورت کے جسم پر ہو تو اُس کو بھی عیب لگاتا ہے ۔	باب ٢ ح ٣٥
٢٧٣	شوئے زن زشت روئے نابینا آں	بدشکل عورت کے لئے اندھا خاوند ہی ہا بہتر ہے ۔	رر
	مثنوی	**مثنوی**	

	اقوال	ترجمہ وحاصل	
۲۷۴	اگر کشور کشائے کامراں است وگر درویش حاجتمند نان است در آں ساعت کہ خواہند ایں وآں مرد نخواہند از جہاں بیش از کفن برد	اگرچہ بادشاہ اپنے ہر ایک مقصد میں کامیاب ہے۔ اور فقیر روٹی کا محتاج۔ مگر جس وقت کہ یہ دونوں مرجائیں گے اُس وقت یہ دونوں کفن کے سوا اور کچھ دنیا سے نہ لیجائیں گے۔	باب۲ سط۲۴
۲۷۵	طریق درویشاں ذکر است وشکر و خدمت وطاعت وایثار وقناعت وتوحید وتوکل وتسلیم وتحمل ہر کہ بدیں صفتہا موصوف ست بحقیقت درویش است۔ واگر در قبا ست اما ہرزہ گرد بے نماز ہوا پرست ہوس باز کہ روزہا بہ شب آرد در بند شہوت وشب ہا روز کند در خواب غفلت۔ وبخورد ہرچہ درمیان آید وبگوید ہرچہ برزبان آید زندست۔	فقیروں کا طریقہ یہ ہے کہ خدا کی عبادت واطاعت کریں شکر وخدمت بجالائیں دعا مانگیں جس حالت میں وہ رکھے اُس میں خوش رہیں اور جو اِن صفتوں سے موصوف ہے وہی سچا فقیر ہے خواہ وہ دنیادارں کے لباس میں کیوں نہ ہو۔ مگر جو شخص اپنے من مانے کام کرنیوالا نماز نہ پڑہنے والا۔ حریص ہوا پرست ہو۔ اور جو کہ تمام دن مثل رات کے شہوت پرستی میں بسر کرتا ہو اور جس کی رات خواب غفلت	"

سبب	اقوال	ترجمہ و ماحصل	
		میں بسر ہوتی ہو۔ اور جو کچھ ملے وہ کھاتا ہو۔ اور جو زبان پر آئے بکدیتا ہو۔ وہ رند ہے۔ گو وہ فقیرانہ لباس پہنے ہوئے کیوں نہ ہو	
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۷۶	نماند حاتم طائی ولیک تا بہ ابد بماند نام بلندش بہ نیکوی مشہور	اگرچہ حاتم طائی نہیں رہا۔ مگر نیکی کے سبب سے نام نیک مشہور رہیگا۔	باب ۲ ح ۲۷
۲۷۷	زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رزرا چو باغباں ببرد بیشتر دہد انگور	اپنے آمدنی کا کچھ حصہ بطور خیرات دیتا رہ کیونکہ جب باغبانی بہت پھیلے ہوئے انگور کے بیل کے شاخوں کو کاٹ دیتا ہے تو انگور کا بار زیادہ آتا ہے۔	
	بیت	**بیت**	
۲۷۸	بخشت است بر گور بہرام گور کہ دستِ کرم بہ کہ بازوی زور	بہرام گور کے قبر پر لکھا ہوا ہے کہ بازو کے زور سے بخشش کا ہاتھ بہتر ہے۔	رر

[illegible]	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
	تیسرا باب قناعت کی فضیلت کے بیان میں **قطعہ**	**باب سوم** در فضیلت قناعت **قطعہ**	
باب ۳ ح ۱	اے قناعت مجھے تو نگر کر (دولتمند بنا دے) کہ تجھ سے بڑھکر اور کوئی نعمت نہیں ہے۔	اے قناعت تو نگرم گرداں کہ ورائے تو ہیچ حکمت نیست	۲۷۹
رر	صبر کا گوشہ لقمان نے اختیار کیا ہے (پس) جس میں صبر نہیں درحقیقت اُس میں عقلمندی ہی نہیں ہے۔	کنج صبر اختیار لقمان ست ہر کرا صبر نیست حکمت نیست	۲۸۰
باب ۳ ح ۳	کسی کے پاس اپنی حاجت لیجانے سے بھوکا مرنا بہتر ہے۔	در پستی مردن بہ کہ حاجت پیش کسے بُردن	۲۸۱
	قطعہ	**قطعہ**	
رر	کپڑوں کے واسطے اوروں کو خط لکھنے سے پیوند پر پیوند لگانا اور صبر کے گوشہ میں اطمینان سے بیٹھنا بہتر ہے۔	ہم رقعہ دوختن بہ و الزام کنج صبر کز بہر جامہ رقعہ بر خواجگاں نبشت	۲۸۲
رر	خدا کی قسم ہمسایہ کے مدد سے بہشت میں جانا بھی دوزخ کے عذاب	حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است رفتن بپائے مردی ہمسایہ در بہشت	۲۸۳

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر باب و حکایت
		(تکلیف) کے برابر ہے۔	
	نظم	**نظم**	
۲۸۴	سخن آنکه کند حکیم آغاز یا سرانگشت سوئے لقمہ دراز کہ زناگفتنش خلل زائد یا زنا خوردنش بجاں آید لاجرم حکمتش بود گفتار خوردنش تندرستی آرد بار	عقلمند آدمی اُس وقت بولتا ہے یا کھانے کی طرف اُس وقت ہاتھ پھیلاتا ہے۔ جبکہ اُس کے نہ بولنے سے خلل پیدا ہوتا ہو۔ یا نہ کھانے سے ہلاک ہوتا ہو۔ اس لئے اُس کا بولنا عقلمندی کا ہوتا ہے اور اُس کا کھانا ثمرہ تندرستی بخشتا ہے۔	باب ۳ ح ۴
	بیت	**بیت**	
۲۸۵	خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست	غذا کا کھانا زندہ رہنے اور خدا کی یاد کرنے کے لئے ہے۔ مگر تیرا عقیدہ تو یہ ہے کہ زندگی کھانے ہی کے لئے ہے۔	باب ۳ ح ۵
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۸۶	چو کم خوردن طبیعت شد کسے را چو سختی پیشش آید سہل گیرد	جب کسی کی عادت کم کھانے کی ہو گئی ہو اور اُسے کسی وقت سختی پیش آجائے تو وہ آسانی سے اُس کو کاٹ دیتا ہے	باب ۳ ح ۶

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نشان حکایت باب
	وگرتن پرورست اندر فراخے چو تنگی بیند از سختی بمیرد	اگر وہ آسودگی کے زمانہ میں تن پرور رہا ہوا ور اُس کو کسی وقت کھانا نملی تو وہ بھوک کی تکلیف سے مرجائیگا۔	باب ۳ ح ٦
	بیت	**بیت**	
۲۸۷	نچنداں بخورکز دہانت برآید نچندانکہ از ضعف جانت برآید	نہ تو اتنا زیادہ کھا کہ منہ سے نکل پڑے اور نہ اتنا کم کھا کہ ناتوانی سے جان نکلجائے۔	باب ۳ ح ۷
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۸۸	باآنکہ در وجود طعام ست حظِ نفس رنج آورد طعام کہ بیش از قدر بُود	غذا کے کھانے سے جسم اور دل کو آرام اور راحت ہوتی ہے تاہم جو غذا مقدار سے زاید کھائی گئی ہوگی وہ تکلیف پیدا کردیگی۔	؍؍
۲۸۹	گر گل شکر خوری بتکلف زیاں کند ورنانِ خشک دیر خوری گل شکر بُود	گلقند کیوں نہ ہو اندازے سے زیادہ کھائیگا تو نقصان کریگا۔ اور اگر سوکھی ہی روٹی تو دیر سے کھائیگا تو وہ گلقند کا فایدہ دیگی۔	؍؍
	بیت	**بیت**	
۲۹۰	معدہ چو کرپر گشت و شکم دردخاست	جب معدہ کے خوب بھرجانے	باب ۳ ح ۸

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
	سود ندارد ہمہ اسباب راحت	سے پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے تو سب اچھے اچھے مفید اور لذیذ چیزیں بھی فایدہ نہیں دیتیں ۔	
۲۹۱	نفس را وعدہ دادن بطعام آسان تر است کہ بقال را بدرم ۔	نفس کے ساتھ کھانے کا وعدہ کرنا کنجڑے کو روپیہ دینے کا وعدہ کرنے سے آسان تر ہے ۔	باب ۳ ح ۹
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۹۲	ترکِ احسانِ خواجہ اولیٰ تر کا حتمالِ جفائے بوابان	کسی تونگر کے دربانوں کی زیادتی برداشت کرنے سے بہتر ہے کہ اُس کا احسان ہی نہ لیا جاوے ۔	رر
۲۹۳	بہ تمنائے گوشت مردن بہ کہ تقاضائے زشت قصابان	گوشت کی آرزو میں مرجانا قصابوں کے سخت تقاضے سے بہتر ہے	رر
	بیت	**بیت**	
۲۹۴	اگر حنظل خوری از دستِ خوش روے بہ از شیرینی از دست ترش روے	ترش رو کے ہاتھ کی مٹھائی کھانے سے خوش رو کے ہاتھ سے اندرائن کا پھل کھانا بہتر ہے ۔	باب ۳ ح ۱۰
	قطعہ	**قطعہ**	
۲۹۵	زنخت روے ترش کردہ پیش یارِ عزیز	سچے دوست کے پاس بھی بدنصیبی کے	باب ۳ ح ۱۱

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
	مرو کہ عیش بر و نیز تلخ گردانی	باعث ترش رو بنکر نہ جا ۔ کیونکہ اُس سے اُس کا بھی عیش تلخ کرے گا ۔	
۲۹۶	بحاجتے کہ روی تازہ روے و خندان رو فرو نہ بندد کار گشادہ پیشانی	اگر تجھکو اپنا کوئی کام نکال لینے کے غرض سے جانا ہو تو ترش مکھ نہ جا کیونکہ خندہ رو شخص کی درخواست بے سود نہیں جاتی ۔	باب ۳ ح ۱۱
	از بیت	از بیت	
۲۹۷	بینوائی بہ از مذلت خواست	مانگنے کی ذلت سے مفلسی بہتر ہے	رر
	قطعہ	قطعہ	
۲۹۸	مبر حاجت بہ نزدیک ترش روی کہ از خوے بدش فرسودہ گردی	بدمزاج آدمی کے پاس اپنی ضرورت نہ لیجا کیونکہ اُس کی بدمزاجی سے تجھے رنج ہوگا ۔	باب ۳ ح ۱۲
۲۹۹	اگر حاجت بری نزد کسے بر کہ از رویش بہ نقد آسودہ گردی	اگر غرض لیجانا ہے تو ایسے شخص کے پاس لیجا جس کی صورت دیکھنے سے کم از کم تشفی تو ہو جاوے ۔	رر
	قطعہ	قطعہ	
۳۰۰	نخورد شیر نیم خوردہ سگ	بھوک کی سختی سے غار کے اندر	باب ۳ ح ۱۴

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	گربہ سختی بمیرد اندر غار	جان بھی نکلجا رہی ہو تو برداشت کریگا مگر شیر کتے کا جھوٹا کبھی نہیں کھائیگا	
۳۰۱	تن بہ بیچارگی و گرسنگی - بنہ و دست پیش سفلہ مدار	افلاس اور بھوک کی تکلیف برداشت کر مگر کمینہ کے سامنے ہاتھ نہ پھیلا-	باب ۳ ح ۱۳
۳۰۲	گر فریدوں شود بہ نعمت و ملک بے ہنر را بہ ہیچ کس مشمار	اگر کوئی بیوقوف دولت و حکومت میں فریدوں بھی بن جائے تو اُس کو بزرگ نہ سمجھ -	رر
۳۰۳	پرنیان و نسیج بر نا اہل - لاجورد و طلاست بر دیوار	نالائق کے جسم پر جامۂ زربفت و حریر ایسا ہی ہے ۔جیساکہ دیوار پر لاجورد اور سنہری کام ہوتا ہے	رر
	بیت	**بیت**	
۳۰۴	ہر کہ نان از عمل خویش خورد منت حاتم طائی نبرد	جو شخص کہ اپنے قوت بازو سے پیدا کی ہوی روٹی کھاتا ہے وہ حاتم طائی کا احسان نہیں اُٹھاتا ۔	باب ۳ ح ۱۴
	بیت	**بیت**	
۳۰۵	گربہ مسکیں اگر پر داشتے تخم گنجشک از جہاں برداشتے	اگر مکار بلی کو پر ہوتے تو وہ چڑیا کا نام تک دنیا میں نہ رہنے دیتی ۔	باب ۳ ح ۱۵
	بیت	**بیت**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۳۰۶	عاجز باشد کہ دستِ قوت یابد برخیزد و دست عاجزاں برتابد	کمینوں کو حکومت ملجائے اور موقع ہاتھ آئے تو وہ غریبوں کا ہاتھ مروڑنے لگتے ہیں۔	باب ۳ ح ۱۵
	از رباعی سفلہ چو جاہ آمد وسیم و زرش سیلے خواہد بضرورت سرش	**از رباعی** کمینہ کو دولت حشمت سونا اور چاندی ملجاتی ہے تو اس کا سر مرو را ایکبار دھول کھانے کا محتاج بن جاتا ہے۔	رر
۳۰۷	مور ہماں بہ کہ نباشد پرش	وہی چیونٹی اچھی جس کو پر نہوں۔	رر
۳۰۸	**بیت** آنکس کہ توانگرت نمے گرداند او مصلحتِ تو از تو بہتر داند	**بیت** جو شخص کہ تجھے امیر مالدار نہیں بناتا وہ تیری بہتری کو تجھ سے زیادہ جانتا ہے۔	رر
۳۰۹	**قطعہ** در بیابانِ خشک و ریگ رواں تشنہ را در دہاں چہ دُر چہ صدف	**قطعہ** سوکھے جنگل اور اُڑنیوالی ریتی میں پیاسے کے منہ میں موتی اور سیپ برابر ہیں۔	باب ۳ ح ۱۶
۳۱۰	مرد بے توشہ کاوفتاد از پائے	جس کے پاس کھانے کے چیزیں	رر

سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ مطلب
	درکمربندِ او چہ زر چہ خزف	نہ ہوں اور تھکا ماندہ ہو۔ ایسے مسافر کے کمربند میں اشرفیاں اور ٹھیکریاں برابر ہیں۔	باب ۳ ح ۱۶
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۱۱	گر ہمہ زرِ جعفری دارد مرد بے توشہ بر نگیرد گام	آدمی کے پاس کتنا ہی خالص اور عمدہ سونا ہو تو بھی اُس کو بدوں توشہ و زادِ راہ کے قدم نہ اٹھانا چاہیے۔	باب ۳ ح ۱۷
۳۱۲	در بیاباں فقیر سوختہ را شلغمِ پختہ بہ ز نقرۂ خام	تھکے ہوئے اور بھوک سے بیتاب شدہ مسافر کو بہ نسبت خالص چاندی کے پکا ہوا شلغم بہتر ہے۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۱۳	مرغِ بریاں بچشمِ مردمِ سیر کمتر از برگِ ترہ بر خوان ست	پیٹ بھرے ہوئے لوگوں کے سامنے بھنا ہوا مرغ ساگ سے بھی کم ہے۔	باب ۳ ح ۱۸
۳۱۴	وانکہ را دستگاہ و قدرت نیست شلغمِ پختہ مرغِ بریاں ست	مگر جس کو کھانا ہی میسر نہ ہو اُس کے حق میں پکا ہوا شلغم ہی بھنے ہوئے مرغ سے بڑھ کر ہے۔	؍؍
	نظم	**نظم**	

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	حوالہ
۳۱۴	به لطافت چو بر نیاید کار سر به بی حرمتی کشد ناچار	جب نرمی سے کام نہیں چلتا تو مجبوراً (آدمی) بے عزتی کرنے پر آمادہ ہوجاتا ہے ۔	باب ۳ ح ۲۰
۳۱۵	هر که بر خویشتن نبخشاید گر نبخشد بر او کسی شاید	جو شخص کہ اپنے پر رحم نہ کرے اُس پر اگر کوئی دوسرا شخص رحم نہ کرے تو بجا ہے ۔	''
	قطعه	**قطعہ**	
۳۱۶	آن شنیدستی که در صحرای غور بار سالاری بیفتاد از ستور گفت چشم تنگ دنیادار را یا قناعت پر کند یا خاک گور	غور کے جنگل میں جب ایک سردار کا اسباب چوپایہ پر سے گر پڑا۔ تو کہنے لگا کہ دنیادار کی حریص آنکھ کو یا تو قناعت بھر دیتی ہے یا قبر کی مٹی ۔	باب ۳ ح ۲۱
	فرد	**فرد**	
۳۱۷	دست تضرع چه سود بنده محتاج را وقت دعا بر خدا وقت کرم در بغل	جو شخص کہ غرض کے وقت بارگاہِ ایزدی میں ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگتا ہو ۔ اور جس وقت خدا کا فضل اُس پر ہو اُس وقت اپنے ہاتھوں کو بغل میں داب لیتا ہو ایسے	باب ۳ ح ۲۲

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
		شخص کو دعا مانگنے سے کیا فائدہ ہوگا	
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۱۸	از زر و سیم راحتے برساں خویشتن ہم تمتعے برگیر	جو سونا اور چاندی کہ تیرے پاس ہے اُس سے اوروں کو آرام پہونچا اور خود بھی فائدہ اُٹھا۔	باب ۳ ع ۲۲
	وانکہ ایں خانہ کز تو خواہد ماند خشتے از سیم و خشتے از زر گیر	جس وقت تو اس مکان خالی کو چھوڑیگا اُس وقت یہ سمجھ لے کہ جن اینٹوں سے وہ مکان بنایا گیا تھا اُس میں ایک ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک ایک چاندی کی۔	״
	بیت	**بیت**	
۳۱۹	بخور اے نیک سیرت سرہ مرد کاں فرومایہ گرد کرد و نخورد	اے نیک مرد دولتِ مجتمعہ سے فایدہ اٹھا اسلئے کہ بدنصیب ہے وہ شخص جو جمع تو کیا مگر اُس سے حظ نہیں اٹھایا۔	״
	بیت	**بیت**	
۳۲۰	صیاد نہ ہر بار شغالے ببرد	شکاری ہمیشہ ہی شکار کو نہیں لاتا	باب ۳ ع ۲۳

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
	یک روز بہ بینی کہ پلنگش بخورد	کسی روز تو دیکھے گا کہ چیتا اس کو پھاڑتا ہے۔	
	حکمت	**حکمت**	
۳۲۱	صیاد بے روزی در دجلہ نگیرد وماہی بے اجل بر خشکی نمیرد	جس کے مقسوم میں کچھ ملنے کا نہ ہو ایسے شکاری کو دجلہ میں بھی کچھ ہاتھ نہیں لگتا۔ اور جس کی قضا نہ آئی ہو ایسی مچھلی خشک زمین پر بھی نہیں مرتی۔	باب ۳ ح ۲۳
	نظم	**نظم**	
۳۲۲	چو آید ز پے دشمن جاں ستاں ببندد اجل پائے مرد دواں	جب جان کا لینے والا دشمن دوڑتے ہوئے آتا ہے تو اس وقت بھاگ جانے والے کے پاؤں کو بھی موت باندھ ڈالتی ہے۔	باب ۳ ح ۲۴
۳۲۳	یک طلعت زیبا بہ از ہزار خلعت دیبا	ایک اچھی شکل ہزار قیمتی لباسوں سے بہتر ہے۔	باب ۳ ح ۲۵
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۲۴	شریف ار مستضعف شود خیال مبند کہ پایگاہ بلندش ضعیف خواہد شد	کسی شریف آدمی کے تنگدست ہو جانے سے یہ نہ سمجھنا کہ اس کا	״ ״

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	باب و حکایت
	در آستانۂ سیمین بہ میخ زر بزند گمان مبر کہ یہودی شریف خواہد شد	مرتبہ گھٹ گیا یا کوئی یہودی اپنے مکان کے چاندی کے دہلیز میں سونے کے کیلیں جڑ دے تو اُس کو دیکھکر یہ خیال نکرنا کہ وہ شریف ہوجائیگا۔	باب ۳ ح ۲۵
	بیت	**بیت**	
۳۲۵	دست دراز از پئے یک حبہ سیم بہ کہ ببُرند بدانگے دو نیم	ایک رتی بھر چاندی کے واسطے ہاتھ پھیلانا اس سے اچھا ہے کہ چھٹہ رتی کے عیوض ہاتھ کاٹ دیں	باب ۳ ح ۲۶
	بیت	**بیت**	
۳۲۶	فضل وہنر ضائعست تا ننمایند عود بر آتش نہند ومشک بسایند	فضل اور ہنر کا ہونا بے فائدہ ہے جب تک کہ لوگوں میں ظاہر نکریں اسی طرح جب تک کہ عود کو آگ پر نرکھیں اور مشک کو نہ پیسیں۔	باب ۳ ح ۲۷
۳۲۷	دولت نہ بکوشیدنست چارہ کم جوشیدنست۔	دولت کوشش کرنے سے ہاتھ نہیں آتی۔ اس کے لئے اضطراب کم کرنا ہی اُس کا علاج ہے۔	
	بیت	**بیت**	
۳۲۸	کس نتواند گرفت دامن دولت بزور	جس طرح کہ اندھے کہ ابرو پر وسمہ	ررر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	کوشش بیفایدست وسمہ بر ابروی کور	لگانا بے سود ہے۔ اسی طرح بد قسمت آدمی کا دولت کو قوت بازو سے پیدا کرنے کی کوشش کرنا بے سود ہے۔	
	بیت	**بیت**	
۳۲۹	اگر بہر سر موئیت دو صد ہنر باشد ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد	اگر تیرے ہر ایک بال میں دو دو سو ہنر ہوں تو بھی جب تیرا نصیب ہی برا ہے تو کوئی ہنر کام نہیں آئیگا	باب ۳ ن ۲۷
۳۳۰	فواید سفر بسیار است از نزہت خاطر و جر منافع و دیدن عجائب و شنیدن غرائب۔ و تفرج بلدان و مجاورت خلان و تحصیل جاہ و ادب و مزید مال و مکتسب و معرفت یاران و تجربت روزگار۔	سفر کے فوائد بہت ہیں (مثلاً) دل کی تازگی۔ نفع کا حاصل کرنا۔ عجائبات کا دیکھنا۔ نادر باتوں کا سننا۔ شہروں کی سیر۔ دوستوں کی صحبت۔ علم و ادب و مرتبہ کا حاصل کرنا۔ مال و مقدور کا بڑھانا۔ یاروں کی شناخت اور زمانہ کی آزمایش۔	״ ״
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۳۱	تا بہ دکان خانہ در گروی	اے کہ ناتجربہ کار۔ جب تک کہ	״ ״

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
۳۴۲	ہرگز اے خام آدمی نہ شوی بروآند جہاں تفرج کن پیش از آں روز کز جہاں بروی	تو اپنے ہی کنبہ اور دوکان میں مشغول رہے گا۔ ہرگز آدمی نہ ہوگا۔ یعنے کامل نہ بنے گا۔ اس لئے سفر آخرت کرنے سے پہلے تو دنیا میں پھر اور سیر و سفر کر۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۴۳	منعم بکوہ و دشت بیاباں غریب نیست ہر جا کہ رفت خیمہ زد و خوابگاہ ساخت وانرا کہ بر مراد جہاں نیست دسترس در زاد بوم خویش غریب ست و ناشناخت	امیر آدمی پہاڑ۔ جنگل اور بیاباں جہاں کہیں جائے وہ اس کو مسافرت نہیں معلوم ہوتی کیونکہ وہ جہاں جائے گا وہاں خیمہ نصب کر کے خوابگاہ اور مقام آسائش بنالے گا۔ مگر جس کو دنیا کے ضروری ساماں ہی کے مہیا کرنے کا مقدور نہیں ہے وہ اپنے وطن میں بھی مسافر اور اجنبی ہی ہے۔	باب ۳ ح ۲۷
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۴۴	وجود مردم دانا مثال زر طلاست کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند	عقلمند آدمی کا وجود مثل کھرے سونے کے ہے اس لئے کہ جہاں جاتا ہے	〃

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر باب
		لوگ اُس کی قیمت اور قدر جان لیتے ہیں ۔	
	بزرگ زادۂ نادان بشہر واماند کہ در دیار غریبش بہیچ بستاند	مگر نادان آدمی وہ شریف زادہ ہی کیوں نہ ہو شل (شہروا) یعنے چری سکے کے ہے جس کو غیر مقامات میں مفت بھی کوئی نہیں لیتا	باب ۲۷ع
۳۳۵	اندکی جمال بہ از بسیارئے مال	بہت سارے مال سے تھوڑی سی خوبصورتی اچھی ۔	”
۳۳۶	روئے زیبا مرہم دلہائے خستہ است وکلید درہائے بستہ ۔	خوبصورت چہرہ خستہ دلوں کا مرہم اور بند دروازہ کی کونجی ہے	”
	از قطعہ	از قطعہ	
۳۳۷	شاہد آنجاکہ رود عزت وحرمت بیند ور برآنند بقہرش پدر و مادر خویش	خوبرو جہاں جائیگا وہاں اُس کی عزت اور حرمت ہوگی اگرچہ اُس کے ماں باپ اُس کو غصہ سے نکالدئے ہوں ۔	
	از قطعہ	از قطعہ	
۳۳۸	چون در پسر موافقت و دلبری بود اندیشہ نیست گر پدر از وے بری بود	جب لڑکے میں نرمی اور دلبری ہو اور باپ اُس سے ناراض	”

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
		ہو جائے تو کوئی اندیشہ کی بات نہیں ہے ۔	
۳۳۹	دُرِ یتیم را ہمہ کس مشتری بود	دُرِ یکتا کا ہر شخص خریدار ہوتا ہے	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۳۴۰	بوا از روئے زیباست آوازِ خوش کہ ایں حظِ نفس ست و آں قوتِ روح	خوبصورت چہرہ سے خوش آوازی اچھی (کیونکہ) وہ حظِ نفس ہے اور یہ قوتِ روح ۔	باب ۳ ح ۲۷
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۴۱	گر بغریبی رود از شہرِ خویش سختی و محنت نبرد پینہ دوز	اگر گدڑی سینے والا اپنے شہر سے ملک غیر میں (بطور مسافر) جائے تو وہ سختی اور تکلیف نہیں اُٹھائے گا ۔	رر
	ور بخرابے فتد از مملکتِ خویش گرسنہ خفتد ملکِ نیم روز	لیکن اگر بادشاہ اپنے ملک سے جا کر کسی ویرانہ میں جا پڑے تو وہ بھوکا سوئے گا ۔	رر
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۴۲	ہر آنکہ گردشِ گیتی بکینِ او برخواست بغیرِ مصلحتش رہبری کند ایام	جب زمانہ کی گردش کسی کے ساتھ دشمنی کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب
		تو وہ اُس کو بُرے باتوں کی طرف رہبری کرتی ہے ۔	
۳۴۳	کبوترے کہ دگر آشیاں نخواہد دید قضا ہمی بُردش تا بسوئے دانہ ودام	جس آشیانہ سے نکلا تھا پھر اُس آشیانہ میں جانا جس کبوتر کے قسمت میں نہو قضا اُس کو دانہ اور جال کے طرف لیجاتی ہے ۔	باب ۳ نخ ۲۷
۳۴۴	رزق اگرچہ مقسوم است امّا باسباب حصول آں تعلق شرط است و بلا اگرچہ مقدّر است از ابواب دخول آں حذر کردن واجب ۔	روزی اگرچہ قسمت سے ملتی ہے لیکن اُس کے حاصل کرنیکی تدبیر کرنا شرط عقل ہے ۔ بلا اگرچہ مقدر سے آتی ہے ۔ مگر اُس کے آنے کے راستوں سے پرہیز کرنا واجب ہے ۔	״
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۴۵	رزق ہرچند بیگماں برسد شرط عقلست جُستن از درہا	رزق اگرچہ پہنچتا ہے مگر دروازوں پر جاکر ڈھونڈنا بھی شرط عقل کا ہے ۔	״
۳۴۶	گرچہ کس بے اجل نخواہد مُرد تو مرو در دہانِ اژدرہا	اگرچہ آدمی بلا موت آنے کے نہیں مرتا ۔ تو بھی عمداً اژدہے [illegible]	״ ۴۸
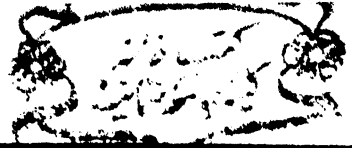
نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت
		سے کے مہینہ میں نجا۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۴۷	چوں مرد برفتاد ز جائے ومقام خویش دیگر چہ غم خورد ہمہ آفاق جائے اوست	جب آدمی اپنے جگہ اور مقام سے چل نکلا تو پھر اُس کو کیا فکر ہے کل دنیا اُسی کی جگہ ہے۔	باب ۳ ح ۲۷
۳۴۸	شب ہر توانگرے بسرائے ہمی رود درویش ہر کجا کہ شب آمد سرای اوست	توانگر آدمی راتوں کو سرا میں جا کر مقام کیا کرتے ہیں۔ مگر فقیر کو جہاں کہیں رات ہوی وہی اُس کی سرا ہے	″ ″
	بیت	**بیت**	
۳۴۹	ہنرور چو بختش نباشد بکام بجائے رود کس نداند نام	جب ذی ہنر آدمی کی قسمت ناموافق ہو جاتی ہے تو وہ ایسے جگہ جاتا ہے جہاں اِس کا نام تک کوئی نہیں جانتا۔	″ ″
	فرد	**فرد**	
۳۵۰	بے زر نتواند کہ کند بر کس زور در زر داری بزور محتاج نہٗ	جس کے پاس مال نہو وہ کسی پر زور نہیں کرسکتا۔ اگر مال رکھتا ہو تو زور کی ضرورت نہیں ہے۔	″ ″
	بیت	**بیت**	
۳۵۱	بدوزد شرہ دیدہ ہوشمند	حرص عقلمند کی بھی آنکھ سی دیتی ہے	″ ″

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب و حکایت
	ورآرد طمع مرغ و ماہی بہ بند	طمع ہی چڑیوں اور مچھلیوں کو جال میں پھنسا دیتی ہے ۔	
	نظم	نظم	
۳۵۲	چو پرخاش بینی تحمل بیار کہ سہلی ببندد درِ کارزار	جب جھگڑے کا موقع نظر آئے تو برداشت کر کیونکہ نرمی جھگڑے کے دروازہ کو بند کر دیتی ہے ۔	باب ۳ ح ۲۷
۳۵۳	بہ شیریں زبانی و لطف و خوشی توانی کہ پیلے بموئے کشی	شیریں کلامی اور نرمی سے ہاتھی کو ایک بال سے کھینچ سکتا ہے	״ ״
۳۵۴	لطافت کن آنجا کہ بینی ستیز نبرد قزِ نرم را تیغ تیز	جس جگہ تجھے لڑائی کا موقع نظر آئے تو نرمی سے کام لے ۔ کیونکہ نرم ریشم کو تلوار نہیں کاٹتی ۔	״ ״
۳۵۵	ہر کرا رنجے بدل رسانیدی اگر در عقب آں صد راحت برسانی از پاداشِ آں یک رنجش ایمن مباش ۔ کہ پیکان از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند ۔	جس کسی کے دل کو تو نے آزردہ کیا ہو اُس کو اگر بعد میں سو قسم کے راحتیں بھی پہنچائے تو بھی اُس ایک رنج کے بدلے سے بے خوف نہ رہ کیونکہ تیر زخم میں سے تو نکل آتا ہے مگر رنج دل میں رہ جاتا ہے ۔	״ ״

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب
	قطعہ	قطعہ	
۳۵۶	مشو ایمن کہ تنگ دل گردی چوں ز دستت دلے بہ تنگ آید	جب تیرے ہاتھ سے کسی کا دل دکھ چکا ہو تو اُس سے بے فکر نہ رہ ورنہ تیرا دل بھی ویسا ہی دُکھے گا۔	باب ۳ ح ۲۷
۳۵۷	سنگ بر بارۂ حصار مزن کہ بود کز حصار سنگ آید	قلعہ کے دیوار پر پتھر نہ پھینک کیونکہ ممکن ہے کہ قلعہ سے پتھر آئیں	״ ״
	قطعہ	قطعہ	
۳۵۸	پشہ چو پر شد بزند پیل را با ہمہ مردی و صلابت کہ اوست	جب بہت سے مچھر ایک جا ہو جاتے ہیں تو بڑے قوت دار ہاتھی کو بھی مار ڈالتے ہیں۔	״ ״
۳۵۹	مورچگاں را چو بود اتفاق شیر ژیاں را بدرانند پوست	جب بہت سے چیونٹیاں متفق ہو جاتے ہیں تو خشمناک شیر کے پوست کو بھی پھاڑ ڈالتے ہیں۔	״ ״
	از قطعہ	از قطعہ	
۳۶۰	زخم دندان دشمنانِ تیز است کہ نماید بچشم مردم دوست	دشمنوں کے دانتوں کا زخم تیز ہوتا ہے۔ جو بظاہر لوگوں کے نظر میں دوست معلوم ہوتے ہیں۔	״ ״

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب
	بیت	**بیت**	
۳۶۱	گرچہ بیرون ز رزق نتواں خورد در طلب کاہلی نباید کرد	قسمت میں جتنا لکھا ہوا ہے اُس سے زیادہ کوئی نہیں کھاتا۔ تاہم اُس کی تلاش کرنے میں سستی نکرنی چاہئے۔	باب ۳ ح ۲۷
	بیت	**بیت**	
۳۶۲	غواص اگر اندیشہ کند کام نہنگ ہرگز نکند دُرِّ گرانمایہ بچنگ	اگر غوطہ زن نگر مچھ کی صورت سے ڈرے گا تو ہرگز قیمتی موتی (دریا کے اندر سے) اُس کے ہاتھ نہ آئیں گے۔	؍؍
۳۶۳	آسیاء زیریں متحرک نیست لاجرم تحملِ بارِ گراں میکند	چکی کا نیچے والا پاٹ حرکت نہیں کرتا اس لئے اُس کو بھاری بوجھ سہنا پڑتا ہے۔	؍؍
	بیت	**بیت**	
۳۶۴	صیاد نہ ہر بار شغالے ببرد باشد کہ یکے روز پلنگش بخورد	شکاری کو ہر وقت شکار نہیں ملتا ممکن ہے کہ ایک دن تیندوا اُس کو پھاڑ ڈالے۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
۳۶۵	گہ بود کز حکیم روشن رائے بر نیاید درست تدبیرے	کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بڑے بڑے لایق اور ذی فہم لوگوں سے بھی کوئی تدبیر ٹھیک بن نہیں پڑتی۔ اور	باب ۳ ح ۲۷
	گاہ باشد کہ کودکے ناداں بغلط بر ہدف زند تیرے	کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک نادان بچہ بھولے سے نشانہ پر تیر اڑا دیتا ہے۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۶۶	ہر کہ بر خود در سوال کشاد تا بمیرد نیازمند بود	جس نے اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھول لیا وہ مرتے دم تک حاجتمند ہی رہتا ہے۔	باب ۳ ح ۲۸
۳۶۷	آز بگذار و پادشاہی کن گردن بے طمع بلند بود	حرص چھوڑ دے اور بادشاہی کر اس لئے کہ بے طمع کی گردن بلند ہوتی ہے۔	؍؍
	مثنوی	**مثنوی**	
۳۶۸	گوش تواند کہ ہمہ عمر وے نشنود آواز دف و چنگ و نے	ممکن ہے کہ کان عمر بھر دف چنگ اور بانسری کی آواز نہ سنے اور	؍؍
	دیدہ شکیبد ز تماشائے باغ بے گل و نسرین بسر آرد دماغ	آنکھ باغ کی سیر کرنے سے اور دماغ گلاب اور چنبیلی کی خوشبو کا	؍؍

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		حظ اُٹھانے سے صبر اختیار کرے	
	گر نبود بالش آگندہ پر خواب توان کرد حجر زیر سر	اگر پروں سے بھرا ہوا نرم تکیہ نہو تو سر کے نیچے پتھر رکھ لے	باب ۳ ح ۲۸
	ور نبود دلبر ہمخوابہ پیش دست توان کرد در آغوش خویش	اور اگر معشوقہ ہمخوابہ روبرو نہو تو بغل میں ہاتھ رکھکر سو جائے۔	״ ״
	وین شکم بے ہنر پیچ پیچ صبر ندارد کہ بسازد بہ ہیچ	مگر اس کمبخت پیٹ کو اتنا صبر نہیں کہ ادنی چیزوں کے ساتھ موافقت کرے۔	״ ״

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	باب چہارم	**چوتھا باب**	
	در فواید خاموشی	خاموشی کے فایدوں کے بیان میں	
۳۶۹	دشمن آن بہ کہ نیکی نہ بیند	دشمن وہی اچھا جو نیکی نہ دیکھے۔	باب ح ۱
	فرد	**فرد**	
۳۷۰	ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبیست گلست سعدی و در چشم دشمنان خارست	دشمنی کی نظر سے ہنر بہت بڑا عیب معلوم ہوتا ہے۔ سعدی درحقیقت مثل گلاب کے پھول کے ہے مگر دشمنوں کے نظر میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے۔	،،
	بیت	**بیت**	
۳۷۱	نور گیتی فروز چشمۂ ہور زشت باشد بچشم موشک کور	آفتاب کا نور کل دنیا کو روشن کرنے والا ہے۔ مگر چھچھوندر کے نظر میں وہ بہت برا معلوم ہوتا ہے۔	،،
۳۷۲	یکی نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ	ایک تو مال کا نقصان دوسرے پڑوسی کا ہنسی اڑانا۔	باب ح ۲
	بیت	**بیت**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
۲۷۳	مگو اندُہِ خویش با دشمناں کہ لاحول گویند شادی کناں	اپنی تکلیف کو دشمن سے نہ کہو کیونکہ وہ خوش ہوں گے ۔	باب ۸ ح ۲
	بیت	**بیت**	
۲۷۴	نگفتہ ندارد کسے با تو کار ولیکن چو گفتی دلیلش بیار	کچھ کہے کا ہی نہیں تو کوئی تجھ سے سروکار نہ رکھے گا ۔ مگر جب تو نے کہا تو دلیل پیش کر ۔	باب ۸ ح ۳۰
	بیت	**بیت**	
۲۷۵	آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی آنست جوابش کہ جوابش ندہی	جس شخص کی تشفی قرآن یا حدیث کے دلیلوں سے نکیجا سکتی ہو اُس کو جواب نہ دینا یہی اُس کا جواب ہے ۔	باب ۸ ح ۴۰
	از نظم	**از نظم**	
۲۷۶	دو عاقل را نباشد کین و پیکار نہ دانائی ستیزد با سبکسار	دو عقلمند آدمیوں میں عداوت اور فساد نہیں ہوتا نہ عقلمند آدمی بیوقوف سے لڑتا ہے ۔	باب ۸ ح ۵
۲۷۷	اگر ناداں بوحشت سخت گوید خردمندش بنرمی دل بجوید	اگر نادان آدمی جہالت سے سخت کلامی کرے ۔ عقلمند نرمی کے ساتھ اُس کی دلجوئی کرتا ہے ۔	سہ

[illegible]	ترجمہ بامحاورہ	اقوال	نمبر
باب ۱ ح ۵	اور اگر دونوں طرف جاہل ہی ہوں تو اگر زنجیر بھی ہو تو وہ توڑ ڈالیں گے	دگر در بہر دو جانب جاہلانند اگر زنجیر باشد بگسلانند	
	نظم	**نظم**	
باب ۱ ح ۶	اگر کوئی کلام دلپذیر یا شیریں یا لایق تصدیق و تحسین ہو تو بھی ایکبار کہنے کے بعد دوبارہ اوس کو نہ کہو کیونکہ جب مٹھائی ایکبار کھائی جاتی ہے تو پھر اوسکی خواہش نہیں رہتی۔	سخن گرچہ دلبند و شیریں بود سزاوار تصدیق و تحسین بود چو یکبار گفتی مگو باز پس کہ حلوا چو یکبار خوردند بس	۳۷۸
	نظم	**نظم**	
باب ۱ ح ۷	بات کی بھی ابتدا اور انتہا ہوا کرتی ہے اس لئے دوسرے سے بات چیت ہوتے وقت اوس میں دخل نہ دے۔	سخن را سر است ای خداوند و بن میاور سخن در میان سخن	۳۷۹
	عقلمند اور ہوشیار آدمی اوس وقت تک بات نہیں کرتا جب تک کہ وہ خاموش نہیں پاتا۔	خداوند تدبیر و فرہنگ و ہوش نگوید سخن تا نبیند خموش	۳۸۰
	بیت	**بیت**	
باب ۱ ح ۸	بادشاہ کی زبان سے نکلی ہوی باتوں	نہ ہر سخن کہ برآید بگوید اہل شناخت	۳۸۱

نمبر	اقوال	ترجمہ وما حصل	حوالہ باب حکایت
	بسترِ شاہ سرِ خویشتن نشاید باخت	کو عقلمند آدمی دوسروں سے نہیں کہتے اس لئے کہ بادشاہی راز کا ظاہر کرنا گویا اپنے سر کو دیدینا ہے	
	بیت	**بیت**	
۲۸۲	امید وار بود آدمی بخیر کساں مرا بخیر تو امید نیست شر مرساں	آدمی اوروں سے اپنے کو نفع پہنچنے کی امید رکھتا ہے مجھے تجھ سے بھلائی کی تو امید نہیں ہے مگر کم از کم نقصان تو بھی نہ پہنچا۔	باب ۱ ح ۱۰
	فرد	**فرد**	
۲۸۳	ہر آنکس کہ عیبش نگویند پیش ہنر داند از جاہلی عیب خویش	ہر شخص اپنے عیب کو بیوقوفی سے ہنر جانتا ہے جب تک کہ دوسرے اُس عیب کو اُس پر ظاہر نہ کریں۔	باب ۱ ح ۱۲

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	باب پنجم در عشق جوانی	**پانچواں باب** جوانی کے عشق کے بیان میں	
۳۸۴	ہر چہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید	جو دل کو پسند آتی ہے وہی زیادہ خوبصورت دکھائی دیتی ہے ۔	باب۵ ح ۱
	نظم	**نظم**	
۳۸۵	ہر کہ سلطان مرید اُو باشد گر ہمہ بد کند نکو گوید وانکہ را پادشہ بیندازد کسش از خیل خانہ ننوازد	جس شخص کو بادشاہ عزیز رکھتا ہو اُس سے کتنے ہی بُرے حرکات سرزد ہوں تو بھی وہ اچھے ہی سمجھے جاتے ہیں ۔ اور جس شخص کو بادشاہ نے خفا ہو کر گھر بٹھا دیا ہو ۔ اُس کو اُس کے گھر کے آدمی بھی نہیں پوچھتے ۔	״
۳۸۶	اے برادر چوں اقرار دوستی کردی توقع خدمت مدار کہ چوں عاشقی و معشوقی درمیان آمد مالکی و مملوکی برخاست	اے بھائی ۔ جب تو نے (کسی کو اپنا) دوست بنانے کا اقرار کر لیا تو اب اُس کے ہاتھ سے اپنی تابعداری لینے کی امید نہ کر کیونکہ جہاں عاشقی	باب۵ ح ۲

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		ومعشوقی کا رشتہ پیدا ہوا وہاں خادمی و مخدومی کے مراتب اٹھ جاتے ہیں	
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۸۷	خواجہ با بندۂ پری رخسار چوں درآید بہ بازی و خندہ چہ عجب کو چو خواجہ حکم کند وین کشد بار ناز چوں بندہ	مالک اپنے خوبصورت نوکر کے ساتھ ہنسنے کھیلنے اور محبت کرنے لگے تو کیا عجب ہے کہ وہ نوکر مالک کی طرح اُس پر حکومت کرنا شروع کر دے اور وہ مالک اُس نوکر کا ناز خادم کے طرح اٹھانے لگے ۔	باب ۵ ح ۲
	بیت	**بیت**	
۳۸۸	غلام آبکش باید و خشت زن بود بندۂ نازنین مشت زن	غلام (پانی کا کھینچنے والا اور اینٹوں کا بنانے والا ہونا چاہیے کیونکہ نازک بدن غلام پہلوان ہوتا ہے	" "
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۸۹	ہر کجا سلطان عشق آمد نماند قوت بازوے تقوی را محل	سلطان عشق کی سواری جہاں کہیں جائے گی وہاں زہد و پرہیزگاری کے	باب ۵ ح ۳

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نام کتاب باب و حکایت
		قوت کا بس نہیں چلتا۔	
۳۹۰	پاکدامن چون زید بیچارہ اوفتادہ تا گریبان در وحل	جو بیچارہ گلے تک کیچڑ میں پھنسا ہو وہ کیونکر پاک رہ سکتا ہے	باب ۵ ح ۲
۳۹۱	شرط مودت نباشد باندیشۂ جان دل از مہر جاناں برگرفتن۔	اپنی جان کے خوف سے معشوق کی محبت سے دل پھیر لینا شرطِ دوستی سے بعید ہے۔	باب ۵ ح ۴
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۳۹۲	جنگ جویاں بزور پنجہ و کتف دشمناں را کشند و خوباں دوست	جوانمرد لوگ اپنے پنجے کے زور سے دشمنوں کو مارتے ہیں اور معشوق اپنے عاشق کو محبت کے زور سے	رر
۳۹۳	دل بر مجاہدہ نہادن آساں تر است کہ چشم از مشاہدات فروگفتن	بہ نسبت معشوق کے نہ دیکھنے کے سختیوں کا جھیلنا آسان تر ہے	باب ۵ ح ۹
	از نظم	**از نظم**	
۳۹۴	آہو پالہنگ در گردن نتواند بہ خویشتن رفتن	جس ہرن کے گلے میں رسی بندھی ہوی ہو وہ جہاں چاہے وہاں پھر نہیں سکتا۔	رر
	بیت	**بیت**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حوالہ باب
۳۹۵	شب پرہ گر وصل آفتاب نخواہد رونقِ بازار آفتاب نکاہد	اگر چمگادڑ آفتاب سے نہ ملنا چاہے تو آفتاب کی عظمت گھٹ نہیں جائیگی۔	باب ۵ ح ۱۰
	از مثنوی	**از مثنوی**	
۳۹۶	چند خرامی و تکبر کنی دولت پارینہ تصور کنی	یہ شیخی اور تکبر تو کب تک کریگا اپنی پہلی دولتِ حُسن کا خیال کر۔	؍؍
	بیت	**بیت**	
۳۹۷	شاید پس کار خویشتن بنشستن لیکن نتواں زبان مردم بستن	یہ ممکن ہے کہ (کوئی شخص) اپنے بداعمالیوں سے توبہ کرکے (غضب الٰہی) سے نجات پاسکے لیکن زبان خلایق کا بند کرنا اُس سے ناممکن ہے	باب ۵ ح ۱۲
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۹۸	امروانکہ کہ خوب و شیرین ست تلخ گفتار و تندخوے بود	نوجوان لڑکا جب تک کہ وہ خوبصورت اور شیریں کلام ہے سخت گو اور تندخو ہوتا ہے۔	باب ۵ ح ۱۱
	چوں بریش آمد و بلاغت شد مردم آمیز و مہرجوے بود	مگر جب داڑھی مونچھ نکل آتے ہیں تو آدمیوں میں مل جلکر بات کی	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نشان کتاب باب
		کوشش کرتا ہے کہ اور لوگ اُس سے محبت کریں۔	
۳۹۹	مشتاقی بہ کہ ملولی۔	بیزاری سے مشتاق رہنا بہتر ہے	باب ۵ ح ۷
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۰۰	چشم بداندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر ور ہنر داری و ہفتاد عیب دوست نبیند بجز آں یک ہنر	دشمن کے آنکھیں پھوٹ جائیں کہ اُس کے نظر میں ہنر عیب دکھائی دیتا ہے۔ مگر دوست اگر تم میں سو عیب ہوں اور ایک ہنر تو وہ سوائے ہنر کے عیب دیکھتا ہی نہیں۔	باب ۵ ح ۵
	از نظم	**از نظم**	
۴۰۱	ہر کہ دل پیش دلبری دارد ریش در دست دیگرے دارد	اپنا دل اپنے معشوق کے حوالہ کرنے والا گویا اپنی داڑھی دوسرے کے ہاتھ میں دیتا ہے۔	باب ۵ ح ۹
۴۰۲	گر نشاید بدست رو بردن شرطِ عشق است در طلب مردن	معشوق سے ملنے کی راہ نہ ملے تو اُس کے طلب میں مرنا شرط عشق ہے۔	
	بیت	**بیت**	

[illegible]	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
باب ۵ ح ۱۳	لچوں کی صحبت میں کچھ دن رہنا ہی سچے عبادت کرنے والوں کے لئے گویا قید میں رہنا ہے ۔	پارسا را بس اینقدر زندان کہ بود ہم طویلۂ رندان	۴۰۳
باب ۵ ح ۱۲	عقلمند آدمی کو بیوقوفوں سے جتنی نفرت رہتی ہے اُتنی ہی نفرت بیوقوفوں کو عقلمندوں سے ہوتی ہے	دانا را از ناداں نفرت ست نادان را از دانا وحشت	۴۰۴
	نظم	**نظم**	
باب ۵ ح ۱۴	(گلاب کا) پھول تو گیا مگر کانٹے رہ گئے خزانہ تو گیا مگر سانپ موجود ۔	گل بتاراج رفت و خار بماند گنج برداشتند و مار بماند	۴۰۵
رر	اپنے آنکھوں کو نیزے کے نوک پر دیکھنا دشمن کا منہہ دیکھنے سے اچھا ہے ۔	دیدہ بر تارک سناں دیدن خوشتر از روئے دشمناں دیدن	۴۰۶
رر	ایک دشمن کا منہہ نہ دیکھنے کے لئے ہزار دوستوں سے قطع تعلق کر دینا بہتر ہے ۔	واجب است از ہزار دوست برید تا یکے دشمنت بباید دید	۴۰۷
	از قطعہ	**از قطعہ**	
باب ۵ ح ۱۵	جو آدمی کہ شراب پیکر مست ہوگیا ہو وہ آدمی رات کو ہوش میں	مست مے بیدار گردد نیم شب مست ساقی روز محشر بامداد	۴۰۸

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		آجائے گا مگر جو شخص کہ ساقی کے حسن پر فریفتہ ہوکر مست ہو گیا ہو اُس کا نشہ تو شاید روز قیامت کے صبح میں ہی اُتر سکے گا ۔	
	شعر	**شعر**	
۴۰۹	گر تفرع کنی و گر فریاد دزد زر باز پس نخواہد داد	کتنی ہی گریہ و زاری کرو چرایا ہو مال چور کبھی واپس نہیں دے گا ۔	باب [illegible] ح [illegible]
	بیت	**بیت**	
۴۱۰	نباید بستن اندر چیز و کس دل کہ دل بر داشتن کاریست مشکل	کسی چیز یا کسی شخص پر اپنا دل نہ لگانا چاہیئے اس لئے کہ پھر دل کا پلٹانا مشکل ہو جاتا ہے ۔	«»
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۱۱	آنکہ قرارش نگرفتے و خواب تا گل و نسرین نفشاندے نخست گردش گیتی گل رویش بریخت خاربناں بر سر خاکش برست	جس شخص کو کہ اُس کے بستر پر گلاب و چنبیلی کے پھول بچھائے بغیر آرام ساتھ نیند نہیں آتی تھی اُس کے اُس گلاب سے بچھائے ہوئے بستر کو گردش زمانہ نے فنا کر دیا اور اُس کے اطراف میں کانٹوں کے	«»

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		درخت اُگا دیے۔	
	از نظم	**از نظم**	
۱۴۱۲	چو گل بسیار شد پیلاں بلغزند	جہاں کیچڑ زیادہ ہوا ہاتھی بھی پھسل جاتے ہیں	باب ۵ ح ۱۶
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۴۱۳	سُود دریا نیک بودے گر نبودے بیم موج صحبتِ گُل خوش بُدی گر نیستی تشویش خار	اگر لہروں کا خوف نہ ہوتا تو دریا کے فواید بہت اچھے ہوتے۔ اسی طرح کانٹوں کا خوف نہ ہوتا تو پھولوں کی صحبت بہت اچھی ہوتی۔	باب ۵ ح ۱۸
۱۴۱۴	از دریچہ چشم مجنوں بایستے در جمال لیلیٰ نظر کردن تا سرِ مشاہدات او بر تو تجلی کند۔	لیلی کو مجنوں کی آنکھ سے دیکھا جائے تو اُس کے دیکھنے کا اصلی راز آپ کے دل پر ظاہر ہوگا۔	باب ۵ ح ۱۹
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۱۴۱۵	گفتن از زنبور بے حاصل بود باسیکے در عمر خود ناخوردہ نیش	جس کو عمر بھر کبھی زنبور نے نہ ڈسا ہو ایسے شخص سے زنبور کے متعلق کہنا بے سُود ہے۔	،،
	فرد	**فرد**	
۱۴۱۶	انگور نو آوردہ ترش طعم بوُد	تازے توڑے ہوئے انگور	باب ۵ ح ۲۰

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نشان باب و حکایت
	روزے دو سہ صبر کن کہ شیریں گردد	ترش ہوتے ہیں ایک دو روز صبر کر تو وہی میٹھے ہوں گے ۔	
	بیت	**بیت**	
۱۴۷	نہ در ہر سخن بحث کردن رواست	ہر بات میں بحث کرنا مناسب نہیں ہے بزرگوں کے عیب کو گرفت کرنا خطا ہے ۔	باب ش ح ۱۹
۱۴۸	خطا بر بزرگاں گرفتن خطاست		
	مثنوی	**مثنوی**	
۱۴۹	یکے کردہ بے آبروئے بسے چہ غم دارد انش ز آبروئے کسے	جو شخص خود بے آبرو ہوا ہوا اس کو دوسرے کے عزت و آبرو کی کیا پرواہ ہے ۔	"
	بسا نام نیکوئے پنجاہ سال کہ یک نام زشتش کند پائمال	پچاس برس تک پیدا کیا ہوا اچھا نام ایک بدنامی سے بالکل مٹ جاتا ہے	"
۱۵۰	ہر کرا زر در ترازو ست زور در بازو ست ۔	جس کے ترازو کے پلّے میں سونا ہے اس کے بازو میں طاقت ہے ۔	"
	نظم	**نظم**	
	ہر کہ زر دید سر فرود آرد ور ترازوئے آہنیں دوش است	زر کو جو دیکھتا ہے سر جھکا لیتا ہے حتّٰی کہ ترازو کی آہنی ڈنڈی بھی سونا	

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	نمبر باب حکایت
		دیکھتے ہی جُھک جاتی ہے ۔	
	بیت	**بیت**	
۱۲۲۴	بہ تندی سبک دست بردن بہ تیغ بدندان گزد پشت دست دریغ	بے سمجھے سوچے غصہ سے دفعتاً تلوار پر ہاتھ ڈالنے والے کو آئندہ پچھتا کر ہاتھ کی پیٹ دانتوں سے کاٹنا پڑتی ہے ۔	باب ۵ ح۔ ۳۰
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۲۲۲۴	چہ سود از دزدی آنگہ توبہ کردن کہ نتوانی کمند انداخت بر کاخ	اگر تو نے کسی مکان پر کمند نہ جا سکنے کی وجہ سے چوری سے توبہ کی تو کیا فائدہ ۔	؍؍
	شعر	**شعر**	
۳۲۲۴	ہمہ حمال عیب خویشتند طعنہ بر عیب دیگراں مزنید	جو لوگ عیبوں سے بھرے ہوئے ہیں اُن کو لازم ہے کہ دوسروں کو اُن کے عیبوں کے سبب سے بدنام نکریں ۔	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	رجوع بکتاب
	باب ششم درضعف پیری	**چھٹا باب** بڑھاپے کے ناتوانی کے بیان میں	
۴۲۴	مزاج اگرچہ مستقیم بود اعتماد بقار انشاید و مرض اگرچہ ہائل بود دلالت کلی بر ہلاکت نہ کند۔	مزاج کتنا ہی صحیح اور معتدل ہو لایق اعتماد بقا نہیں اور مرض ہر چند مہلک ہو بالکلیہ ہلاکت پر دلالت نہیں کرتا۔	باب ۶ ح ۱
	از مثنوی	**از مثنوی**	
۴۲۵	خواجہ در بند نقش ایوان است خانہ از پایۓ بست ویران ست	صاحب مکان تو محل کے نقش کے فکر میں ہے اور گھر کو دیکھو تو بنیاد سے گر کر ویران ہونے کو ہے۔	؍؍
۴۲۶	پیر مردے بنزع مے نالید پیرزن صندلش ہمی مالید	ایک بوڑھا آدمی حالت نزع میں رو رہا تھا اور اُس کی بڑھیا عورت اُس کو صندل مل رہی تھی۔	؍؍
۴۲۷	چوں مخبط شد اعتدالِ مزاج نہ عزیمت اثر کند نہ علاج	جب مزاج اعتدال سے تجاوز کر جاتا ہے تو نہ گنڈا تعویذ اثر کرتا ہے نہ علاج	؍؍
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۴۲۸	وفاداری مدار از بلبلاں چشم	بلبلوں سے وفاداری کی امید نہ رکھ	باب ۶ ح ۲

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	حوالہ
	کہ ہر دم برگلِ دیگر سرایند	کیونکہ ہر وقت (وہ نئے نئے) دوسرے پھولوں (کے شاخوں پر) چہچہاتی رہتی ہیں۔	
۴۲۹	زن جوان را اگر تیرے در پہلو نشیند بہ ازانکہ پیرے۔	جوان عورت کو اپنے پہلو میں تیر کا لگنا بوڑھے مرد کے بیٹھنے سے بہتر معلوم ہوتا ہے۔	باب ۶ ح ۲
	از رباعی	**از رباعی**	
۴۳۰	زن کز مرد بے رضا برخیزد بس فتنہ وجنگ ازاں سرا برخیزد	جب عورت مرد کے بغل سے ناراض ہو کر اٹھ جاتی ہے تو اُس گھر سے بہت سے فتنے اور لڑائیاں برپا ہوتے ہیں۔	”
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۳۱	روئے زیبا وجامۂ دیبا عرق وعود ورنگ وبوے ہوس ایں ہمہ زینت زناں باشد مرد را کیر وخایہ زینت بس	حسین چہرہ۔ لباس دیبا۔ گلاب عود۔ رنگ۔ خوشبو اور خواہش نفسانی۔ یہ تمام چیزیں عورتوں کے لئے باعث زینت ہیں (مگر) مرد کی زینت مردمی سے ہے۔	”

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	قطعہ	**قطعہ**	
۳۴۲	اے کہ مشتاق منزلے مشتاب پند من کاربند و صبر آموز	اے منزل پر پہنچنے کی خواہش کرنے والے اگر تجھکو منزل تک پہنچنا ہے تو جلدی نکر میری نصیحت پر عمل کر اور صبر کرنا سیکھو۔	باب ۶ ح ۴۴
۳۴۳	اسپ تازی دوتک زود بشتاب اشتر آہستہ میرود شب و روز	تیز رفتار گھوڑا دوہی منزل تک جلد چلے گا (مگر) دھیما چلنے والا اونٹ آہستہ آہستہ رات دن (منزلیں طے کرتا) چلا جائے گا۔	"
	فرد	**فرد**	
۳۴۴	چون پیر شدی ز کودکی دست بدار بازی و ظرافت بجوانان بگذار	جب تو بوڑھا ہو گیا تو بچپنا چھوڑ دے اور کھیل و مذاق کو نوجوانوں کے حوالے کر۔	باب ۷ ح ۵
	مثنوی	**مثنوی**	
۳۴۵	طرب نوجوان ز پیر مجوئے کہ دگر نایدآب رفتہ بجوئے	نوجوانی کے مزے کو بڑھاپے میں تلاش نکر۔ کیونکہ دریا میں گیا ہوا پانی پھر واپس نہیں آتا۔	"
۳۴۶	زرع را چون رسید وقت درو	جب کھیت (فصل) کے کاٹنے	"

نمبر	اقوال	ترجمہ و ما حصل	محل مطلب
	نخواہد چنانکہ سبزۂ نو	کا وقت پہنچ گیا ہو وہ سبزۂ نو کے طرح نہیں لہرتا۔	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۴۳۷	موئے پیس سیہ کردہ گیر راست نخواہد شدن این پشت کوز	بال تو خضاب سے سیاہ ہو سکیں گے (مگر) جھکی ہوی پیٹھ کو سیدھا کرنا نہ ہو سکے گا۔	باب ۶ ح ۵
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۳۸	پیر ہفتاد سالہ جوانی نکند عشق معشوقی بنی چشمش روشنست	ستر سال کی عمر پانے کے بعد جوان آدمی کی طرح شادی کر لینا کس کام کا۔ اس کی حالت ایسی ہے جیسے کہ پیدائشی اندھے کو خواب میں بصارت آجانا۔	باب ۶ ح ۸
۴۳۹	زور باید نہ زر کہ بانو را گزرسے سخت بہ کہ صد من گوشت	عورتوں کو زر و زیور چنداں مرغوب نہیں ہوتا اور نہ موٹا تازہ مرد بلکہ طاقتور آدمی مطلوب ہوتا ہے۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۴۰	دریغا گردن طاعت نہادن گرش ہمراہ بودے دست دادن	عبادت الٰہی کے ساتھ خیرات کرنا بھی ضروری ہوتا تو مقام افسوس ہوتا	باب ۶ ح ۷

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	حوالہ
۱۴۴	بد نیارے، چو خر در گل بمانند در الحمد ہی بخواہی صد بخوانند	(بخیل سے) ایک پیسہ مانگا جائے تو وہ اُس گدھے کی طرح رہ جائیگا جو کیچڑ میں پھنسا ہوا ہو اور اگر اُس کو سورۂ فاتحہ پڑھنے کو کہا جائے تو سَو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے گا۔	باب ۶ ح ۷

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت باب
	باب ہفتم در تاثیر تربیت قطعہ	**ساتواں باب** تربیت کے تاثیر کے بیان میں قطعہ	
۴۴۲	ہیچ صیقل نکو نداند کرد آہنی را کہ بدگہر باشد	جس لوہے کا اصلی جوہر ہی برا ہو اُس کو کوئی صیقل گر اچھا نہیں بنا سکتا	باب ۷ ح ۱
۴۴۳	چون بود اصل جوہری قابل تربیت را در و اثر باشد	جب کسی کا اصلی جوہر اچھا ہو تو ہی تعلیم کا اثر اُس پر ہوگا	〃
۴۴۴	سگ بدریای ہفتگانہ بشوی کہ چو تر شد پلید تر باشد	اگر کتے کو ساتوں دریاؤں میں بھی دھولیں تو جب تر ہوگا اور زیادہ نجس ہوجاوے گا	〃
۴۴۵	خر عیسیٰ گرش بمکہ برند چون بیاید ہنوز خر باشد	اگر حضرت عیسیٰ کے گدھے کو مکہ معظمہ میں بھی لیجائیں تو جب وہ پھر آوے گا تو گدھے کا گدھا ہی رہے گا	〃
۴۴۶	اے جانان پدر ہنر آموزید کہ ملک و دولت دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در سفر محل خطر ست یا دزد بیکبار ببرد یا خواجہ بتفاریق	اے جانِ پدر ہنر سیکھو کیونکہ ملک اور دولت کا کچھ بھروسہ نہیں سونا چاندی [illegible] سفر میں خوف کا باعث ہے	باب ۷ ح ۲

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر صفحہ کتاب
	بخورد۔ اما ہنر چشمہ زایندہ است و دولت پایندہ اگر ہنرمند از دولت بیفتد غم نہ باشد کہ ہنر در نفس خود دولت است کہ ہرجا کہ رود قدر بیند و بر صدر نشیند و بے ہنر لقمہ چیند و سختی بیند۔	یا تو چور اس کو ایک ہی مرتبہ چرا لیجائے گا یا مالک مال تھوڑا تھوڑا کر کے کھالے گا لیکن ہنر ایک جیتا چشمہ ہے اور ہمیشہ قایم رہنے والی دولت ہے اگر ہنرمند مفلس بھی ہو جائے۔ تو کچھ غم نہیں کیونکہ ہنر بالذات ایک دولت ہے ہنرمند جہاں جائے گا اس کی قدر ہوگی اور مسند پر بٹھایا جائیگا بے ہنر بھیک مانگے گا اور دکھ پائے گا۔	
	فرد	**فرد**	
۷۴۴	سخت است پس از جاہ تحکم بردن خود کردہ بناز جور مردم بردن	مرتبہ پاکر بعد میں محکوم بننا اور ناز سے پلے ہوے کو لوگوں کی سختیوں کو برداشت کرنا بہت رنجدہ ہے۔	باب ۴ ح ۲
۸۴۴	میراث پدر خواہی علم پدر آموز کیں مال پدر خرج تواں کرد بدہ روز	باپ کی میراث چاہتا ہے تو باپ کا علم سیکھ کیونکہ باپ کی یہ دولت میراث دس دن میں خرچ کر دیجا سکتی ہے	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر صفحہ
۴۹	سخن اندیشیدہ باید گفتن و حرکت پسندیدہ کردن۔ ہمہ خلق را علی العموم و بادشاہان را علی الخصوص بموجب آنکہ بر دست و زبانِ ایشان ہرچہ رفتہ شود ہر آئینہ بافواہ بگویند و قول و فعل عوام الناس را چندان اعتبارے نباشد۔	ہر شخص کو عموماً اور بادشاہوں کو خصوصاً بات سوچ سمجھکر اور حرکت اچھی کرنی چاہیے اسواسطے کہ بادشاہ سے جو فعل سرزد ہوتا ہے۔ اور جو لفظ اُن کے زبان سے نکلتا ہے لوگ اُس کا چرچا کرتے ہیں اور عام لوگوں کے قول و فعل کا چنداں اعتبار نہیں ہوتا۔	باب ۱ ح ۳
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۰	اگر صد ناپسند آید ز درویش رفیقانش یکے از صد ندانند	اگر درویش سے سو ناپسندیدہ حرکتیں بھی سرزد ہوں تو اُس کے دوستوں کو سو میں سے ایک حرکت بھی بُری معلوم نہ ہوگی اور اگر بادشاہ کے زبان سے ایک بات بھی مذاقاً نکلجائے گی تو لوگ اُس کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں پہنچادیں گے۔	؍؍

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	قطعہ	قطعہ	
۴۵۱	ہر کہ در خردیش ادب نکنی در بزرگی فلاح از و برخاست	جس شخص کو بچپن میں ادب نہ سکھایا گیا ہو بڑا ہو جانے کے بعد اس سے خیر و نیکی و کامیابی جاتے رہتے ہیں۔	باب ۷ ح ۳
۴۵۲	چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ نشود خشک جز بہ آتش راست	گیلی لکڑی کو جس طرح چاہیں موڑ سکتے ہیں۔ لیکن سوکھنے کے بعد آگ کے بغیر سیدھی نہیں ہو سکتی۔	ر ر
	فرد	فرد	
۴۵۳	ہر آن طفل کو جور آموزگار نہ بیند جفا بیند از روزگار	جس لڑکے نے استاد کی سختی نہ دیکھی ہو اسے زمانے کی سختیوں کو دیکھنا ہوگا۔	باب ۷ ح ۳
	بیت	بیت	
۴۵۴	استاد و معلم چو بود بے آزار خرسک بازند کودکاں در بازار	جب سکھانے والا استاد۔ (مارنے پیٹنے والا نہ ہو) تو لڑکے بازار میں چھپا چھپاٹ کھیلنے لگتے ہیں	باب ۷ ح ۴
	از مثنوی	از مثنوی	

[illegible]	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۴۵۵	جورِ استاد بہ زمہرِ پدر	استاد کی سختی باپ کی محبت سے اچھی۔	باب ۸ ح ۴
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۵۶	چو دخلت نیست خرچ آہستہ تر کُن کہ میگویند ملّاحاں سرودے	جب تجھے آمدنی نہیں ہے تو بہت خرچ نکر کیونکہ ملاح لوگ نصیحت گایا کرتے ہیں کہ	باب ۸ ح ۵
	بکوہستاں اگر باراں نہ بارد بسالے دجلہ گردد خشک رودے	اگر پہاڑ پر مینہہ نہ برسے تو دجلہ ایک ہی سال میں سوکھی ندی بن جائے گا۔	
۴۵۷	عقل وادب پیش گیر ولہو لعب بگذار کہ چوں نعمت سپری شود سختی بری وپشیمانی خوری۔	عقل وادب اختیار کر اور کھیل کو د چھوڑ دے اس لئے کہ جب دولت تمام ہو چکے گی تو تو تکلیف اٹھائے گا اور پچتایگا	〃
	مثنوی	**مثنوی**	
۴۵۸	ہر کہ علم شد بہ سخا و کرم بند نہ شاید کہ نہد بر درم	جو شخص کہ سخاوت اور بخشش میں مشہور ہو گیا ہو اُسے درہموں پر گانٹھ نہ لگانی چاہئے۔	〃
	نامِ نکوئی چو بروں شد بکوے	بخشش دینے کی شہرت جابجا	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	در نتوانی کہ بہ بندی بروی	ہو جانے کے بعد تجھ سے اپنا دروازہ بند نکیا جا سکے گا۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۵۹	گرچہ دانی کہ نشنوند بگوی ہرچہ دانی تو از نصیحت و پند	اگرچہ تو جانتا ہے کہ کوئی نہیں سنیگا (پھر بھی) جو کچھ پند و نصیحت تو جانتا ہے کہے جا۔	باب ۸ ح ۵
	زود باشد کہ خیرہ سر بینی بدو پا افتادہ اندر بند	کیونکہ بہت جلد تو دیکھ لیگا کہ اس نہ سننے والے بد دماغ شخص کے دونوں پیر بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔	״
	دست بر دست میزند کہ دریغ نشنیدم حدیث دانشمند	اور ہاتھ ملتا ہوا پچھتا رہے گا کہ عقلمند آدمی کی نصیحت کو میں نے کیوں نہیں سنا۔	
	مثنوی	**مثنوی**	
۴۶۰	حریف سفلہ در پایان مستی نیندیشد ز روز تنگدستی	کمینہ اور بے وقوف آدمی دولت کے نشہ میں تنگدستی کے دن کا خیال نہیں کرتا۔	״
۴۶۱	درخت اندر بہاران برفشاند	جب درخت کے پھل پھول	

حوالہ کتاب	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
	موسم بہار میں جھڑ جاتے ہیں تو جاڑے کے دنوں میں اُس کے پتے نہیں رہتے۔	زمستاں لاجرم بے برگ ماند	
	قطعہ	**قطعہ**	
بابِ ۶ ح ۶	اگرچہ سونا چاندی پتھر میں سے ہی نکلتا ہے (لیکن) کل پتھروں میں سونا چاندی نہیں ہوتا۔	گرچہ سیم و زر ز سنگ آید ہمی در ہمہ سنگے نباشد زر و سیم	۴۶۲
	سہیل تارے کی روشنی کل دُنیا پر پڑتی ہے۔ لیکن کہیں تو اُس سے معمولی چمڑہ بنتا ہے کہیں خوشبودار چمڑہ۔	بر ہمہ عالم ہمی تابد سہیل جائے انباں میکند جائے ادیم	۴۶۳
بابِ ح ۷	آدمی کا دل جتنا کہ روزی کے پیدا کرنے میں لگا رہتا ہے۔ (اتنا ہی) اگر روزی دینے والے کے طرف رہتا تو اُس کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بڑھا ہوا ہوتا	چنانکہ تعلق خاطر آدمی زادیست بروزی اگر بروزی دِہ بودے بمقام از ملائکہ درگذشتے۔	۴۶۴
	قطعہ	**قطعہ**	
""	اُسے ناچیز دلیست ہمت آدمی	فراموشت نکرا ایزد دراں حال	۴۶۵

[illegible]	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
	جس نے تجھکو اس وقت فراموش نہیں کیا جبکہ تو (ماں کے پیٹ میں) ایک مخفی اور بیہوش و ناچیز نطفہ تھا۔ جس نے تجھکو جان و تن۔ سمجھ۔ ہنر۔ حسن۔ زبان۔ عقل۔ غور۔ اور تمیز دی۔ اور جس نے تیرے پنجہ میں دس انگلیاں دونوں کاندھوں کو دو ہاتھ بنائے۔ کیا اُس خدا سے اے خود غرض کے نسبت تو یہ سمجھتا ہے کہ حالت موجودہ میں وہ تجھکو رزق پہنچانا (معاذ اللہ) بھول جائے گا۔	که بودی نطفه مدفون و مدهوش روانت داد و طبع و عقل و ادراک جمال و نطق و رای و فکرت و هوش ده انگشت مرتب کرد بر کف دو بازویت مرتب ساخت بر دوش کنون پنداری ای ناچیز همت که خواهد کردنت روزی فراموش	
باب [illegible] ح [illegible]	**قطعہ** کعبہ کا غلاف جس کو لوگ چومتے ہیں اُس کی بزرگی اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ ریشمی کپڑے کا ہے بلکہ چند روز تک ایک بزرگ کی صحبت میں رہنے	**قطعه** جامهٔ کعبه را که می بوسند او نه از کرم پیله نامی شد با عزیزی نشست روزی چند لاجرم همچو او گرامی شد	۶۶۴

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
		سے وہ بھی مثل اُس بزرگ کے قابل تعظیم ہوا۔	
۴۶۷	اے پسر۔ ترا پرسند روز قیامت که هنرت چیست ونگویند که پدرت کیست	اے بیٹے قیامت کے دن تجھ سے یہ دریافت کریں گے کہ تیرے عمل کیا ہیں یہ نہیں پوچھینگے کہ تیرا باپ (نسب) کون ہے۔	باب ح ۸
	قطعه	**قطعه**	
۴۶۸	زنان باردار اے مرد هوشیار اگر وقت ولادت مار زایند ازان بهتر به نزدیک خردمند که فرزندان ناهموار زایند	اے مرد ہوشیار۔ عقلمندوں کے نظر میں حاملہ عورتیں نالایق بچہ جننے سے سانپ جنیں تو اچھا ہے	باب ح ۱۰
	از قطعه	**از قطعه**	
۴۶۹	هر که با اهلِ خود وفا نکند نشود دوست روئے دانشمند	جو شخص کہ اپنے عزیزوں کے ساتھ وفاداری نہیں کرتا وہ نہ تو دوست سمجھا جائے گا نہ عقلمند۔	باب ح ۹
۴۷۰	آنکه در رضائے خدائے عزوجل ـ بیش ازان باشد که در بند حظِ نفس خویش۔ (بالغ است)	بلوغ کا صحیح نشان ایک ہے وہ یہ کہ اپنے خواہش کے پورے کرنے میں جس قدر جد وجہد کرتا ہے	باب ح ۱۱

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر کتاب
	و هر آنکه در وی این صفت موجود نیست به نزد محققان بالغ نه شمارندش۔	اُس سے زیادہ کوشش اللہ جل شانہ کو رضامند رکھنے میں کرے جس شخص میں یہ صفت موجود نہیں ہے وہ اہل تحقیق کے نزدیک بالغ نہیں	
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۴۷۱	دگر چهل ساله را عقل و ادب نیست به تحقیقش نباید آدمی خواند	اگر چالیس سال کے آدمی کو عقل و ادب نہ ہو تو اُس کو حقیقت میں انسان نہ کہنا چاہیے۔	باب ح ۱۱
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۷۲	جوانمردی و لطف ست آدمیت همین نقش هیولانی مپندار	اصلی انسانیت۔ جوانمردی اور احسان کرنے ہی میں ہے۔ محض صورت بشری نہیں ہے۔	،،
۴۷۳	هنر باید که صورت میتوان کرد بایوانها در از شنگرف و زنگار	کسی دیوار پر شنگرف و زنگار سے صورت و شکل اتارنے کے لئے بھی عقل درکار ہے۔	،،
۴۷۴	چو انسان را نباشد فضل و احسان چه فرق از آدمی تا نقش دیوار	اگر انسان میں فضل و احسان نہو تو اُس میں اور دیوار کے نقش میں کیا فرق ہے۔	،،

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	حوالہ
۴۷۵	بدست آوردن دنیا ہنر نیست یکے را اگر توانی دل بدست آر	اسباب کے جمع کرنے ہی میں ہنرمندی نہیں ہے۔ اگر ممکن ہو تو کسی کے دل کو اپنے قبضہ میں لا۔	باب ۸ ح ۱۱
۴۷۶	ہر کہ ناآزمودہ را کار بزرگ فرماید یا آنکہ ندامت برو بنزدیک خردمنداں بخفت عقل منسوب گردد۔	جو ناتجربہ کاروں سے بڑا بھاری کام لیتا ہے وہ آخر میں شرمندگی اٹھاتا ہے اور عقلمندوں کے پاس کم عقل کہلاتا ہے۔	باب ۸ ح ۱۴
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۷۷	ندہد ہوشمند روشن رائے بفرومایہ کارہائے خطیر بوریا باف گرچہ بافندہ است نبرندش بکارگاہ حریر	عقلمند و عالی دماغ آدمی کمینہ کو بڑے بڑے خدمات نہیں دیتا اگرچہ بوریا بننے والا بھی بننے کا کام جانتا ہے مگر ریشم کے کارخانہ میں اُس سے ریشم نہیں بنواتے	باب ۸ ح ۱۴
	مثنوی	**مثنوی**	
۴۷۸	بہ بندہ مگیر خشم بسیار جورش مکن و دلش میازار او را تو بدہ درم خریدی آخر نہ بقدرت آفریدی	نوکر پر بہت غصہ اور ظلم نکر اور اُس کو نستا کیونکہ تو نے دس روپیہ دیکے خریدا ہے لیکن اپنی قدرت سے تو اُس کو پیدا نہیں کیا۔	باب ۸ ح ۱۶

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب و حکایت
	این حکم و غرور و خشم تا چند هست از تو بزرگتر خداوند	یہ حکم اور غرور اور غصہ کب تک خدائے تعالیٰ تجھ سے بھی بڑا حاکم ہے۔	
	اے خواجۂ ارسلان و آغوش فرماندۂ خود مکن فراموش	اے لونڈی اور غلاموں کے سردار اپنے حاکم (خدا) کو نہ بھول۔	
۴۷۹	بزرگتر حسرتے در روز قیامت آن بود کہ بندۂ صالح را بہشت برند و خداوندگار فاسق را بدوزخ۔	قیامت کے دن سب سے بڑی حسرت یہ ہوگی جب نیک بخت غلام کو بہشت میں بھیجا جائے گا اور بدکار آقا کو دوزخ میں۔	باب ح ۱۶۷
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۸۰	بر غلامے کہ طوع خدمت تست خشم بے حد مران و طیرہ مگیر کہ فضیحت بود بہ روز شمار بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر	جس غلام پر تیری خدمت واجب ہے اس پر بہت غصہ اور خفگی نہ کر۔ کیونکہ قیامت کے دن بڑی بیعزتی ہوگی جب غلام آزاد اور آقا گرفتار ہوگا۔	״ ״
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۸۱	بکارہائے گران مرد کاردیدہ فرست کہ شیر شرزہ در آرد بزیر خم کمند	مشکل اور اہم کاموں کی انجام دہی کے لئے آزمودہ کار آدمی کو بھیج اس لئے	باب ۱۷

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
		کہ وہ خشمناک شیر کو بھی کمند کے پھندے میں پھنسا لے گا ۔	
۴۸۲	جوان اگرچہ قوی بال و پیلتن باشد بجنگ دشمنش از ہول بگسلد پیوند	جوان آدمی کتنا ہی قوی اور جسیم ہو (تو بھی) دشمن کے لڑائی میں خوف کے مارے اس کے جوڑ بل جاتے ہیں ۔	باب ح ۱۷
۴۸۳	نبرد پیش مصاف آزمودہ معلوم است چنانکہ مسئلہ شرع پیش دانشمند	لڑائی کی کیفیت جنگ آزمودہ ہی کو معلوم رہتی ہے جیسے کہ شرع کا مسئلہ عالم کو ۔	؍؍
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۴۸۴	مرد درویش کہ بار ستم فاقہ کشید بدر مرگ ہمانا کہ سبکبار آید	جو فقیر کہ فاقہ کی سختیاں اٹھایا ہوا ہو اس کو موت کے دروازہ سے پار ہو جانا سہل ہوگا ۔	باب ح ۱۸
	وانکہ در دولت و در نعمت و آسانی زیست مردنش زین ہمہ شک نیست کہ دشوار آید	اور جس نے کہ آرام اور دولت میں زندگی بسر کی ہو اس میں شک نہیں اس کو وہ سب چھوڑ کر مرنا مشکل ہو گا ۔	
۴۸۵	ہر آن دشمنے کہ با وے احسان کنی دوست گردد مگر نفس را چندانکہ مدارا	ہر ایسا دشمن جس کے ساتھ تو احسان کرتا ہے وہ دوست بنجاتا ہے	باب ح ۱۹

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب
	بیش کنی مخالفت زیادت کند۔	مگر نفس کی خاطر داری جتنی تو زیادہ کرتا جاتا ہے اتنی ہی وہ تجھ سے مخالفت زیادہ کرتا ہے۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۴۸۶	فرشتہ خوی شود آدمی بہ کم خوردن دگر خورد چو بہایم بیوفتد چو جماد	کم کھانے سے آدمی فرشتہ خصلت بن جاتا ہے اگر جانوروں کی طرح کھائے تو پتھر کے طرح پڑا رہے۔	باب ۷ ح ۱۹
۴۸۷	مراد ہر کہ برآری مطیع امر تو گشت خلاف نفس کہ گردن کشد چو یافت مراد	جس کی مراد تو بر لاتا ہے وہ تیرے حکم کا مطیع ہو جاتا ہے (مگر) نفس اُس کے برعکس ہے کہ مراد پاتے ہی سرکشی کرتا ہے۔	"
	بیت	**بیت**	
۴۸۸	کریماں را بدست اندر درم نیست خداوندانِ نعمت را کرم نیست	بخشش کرنے والوں کے ہاتھ میں روپیہ نہیں اور دولتمندوں کو (بخشش کرنے کا) خیال نہیں۔	"
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۴۸۹	مور گرد آورد بہ تابستاں تا فراغت بود زمستانش	چیونٹیاں گرمیوں میں ساماں جمع کر لیتے ہیں تا کہ جاڑوں میں آرام سے	"

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
		ساتھ بسر کریں ۔	
	بیت	**بیت**	
۴۹۰	خداوند مکنت بحق مشتغل پراگندہ روزی پراگندہ دل	جس کے پاس روزانہ خوراک مہیّا ہے ایسا شخص خدا کے عبادت میں مشغول رہتا ہے ۔ اور جس کے پاس نہیں ہے وہ پراگندہ دل ہوتا ہے ۔	باب ۲ ح ۱۹
	رباعی	**رباعی**	
۴۹۱	اے طبل بلند بانگ در باطن ہیچ بے توشہ چہ تدبیر کنی وقت بسیچ روی طمع از خلق بپیچ ار مردی تسبیح ہزار دانہ بر دست مپیچ	اے مثل ڈھول کے آواز دینے والے مگر اندر خالی جس وقت تو یہاں سے ملک عدم کی راہ لے گا اُس وقت توشہ بغیر کیا تدبیر کریگا ۔ اگر تجھ میں جوانمردی ہے تو دنیا سے طمع کا منہہ پھیر دے ہزار دانوں کی تسبیح کا ہاتھ سے پھیرنا ہیچ ہے	〃
	بیت	**بیت**	
۴۹۲	تشنگاں را نماید اندر خواب ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب	پیاسے کو خواب میں بھی کل دُنیا بہتے ہوئے پانی کا چشمہ دکھائی دیتی ہے	〃

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر صفحہ و حکایت و باب
۴۹۳	ہر کہ بطاعت از دیگراں کمست و بنعمت بیش بصورت توانگر است و بمعنی درویش ۔	جوشخص کہ خدا کی اطاعت میں دوسروں سے کم اور دولت میں سب سے بڑھا ہوا ہو ایسا شخص دیکھنے ہی میں تونگر ہے مگر درحقیقت مفلس ہے	باب ۷ ح ۱۹
	فرد	فرد	
۴۹۴	گر بے ہنر بمال کند کبر بر حکیم کون خرش شمار اگر گاو عنبر است	اگر کوئی بیوقوف تونگر اپنے دولت کے غرور میں کسی عالم شخص کے ساتھ تکبر سے پیش آئے تو اُس کو گدھا ہی سمجھ خواہ وہ کتنا ہی بڑا امیر کیوں نہو ۔	؍؍
۴۹۵	سیم بخیل از خاک وقتے برآید کہ وے درخاک رود ۔	بخیل کا روپیہ اُس وقت باہر نکلتا ہے جب وہ مرجاتا ہے ۔	؍؍
	بیت	بیت	
۴۹۶	برنج وسعی کسے نعمتے بچنگ آرد دگر کس آید و بے رنج وسعی بردارد	ایک شخص بڑی محنت وکوشش سے دولت جمع کرتا ہے اور دوسرا آکر بلا محنت ومشقت اُس کو اُڑا جاتا ہے ۔	؍؍
۴۹۷	محک داند کہ زر چیست وگدا داند	پرکھنے والا ہی جانتا ہے کہ سونا کونسا ہے	؍؍

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر وصفحہ کتاب
	کہ ممسک کیست۔	ہے فقیر ہی جانتاہے بخیل کون ہے	
۴۹۸	اگر ریگ بیابان دُر شود چشم گدایاں پر نشود۔	جنگل کے ریتی کا ایک ایک کنکر موتی ہو ملے تو بھی مفلسوں کی نظر نہ بھریگی۔	باب ۳ ح ۱۹
	شعر	شعر	
۴۹۹	دیدۂ اہل طمع بہ نعمت دُنیا پُر نشود ہمچناں کہ چاہ بہ شبنم	جس طرح کہ شبنم کے بوندوں سے چشمہ بھر نہیں سکتا اُسی طرح لالچی کی آنکھ کو کل دنیا کی نعمت بھی ملے تو بھی بھر نہیں سکتی۔	؍؍
	قطعہ	قطعہ	
۵۰۰	سگے را اگر کلوخے بر سر آید ز شادی بر جہد کاں استخوانیست	اگر کوئی شخص کتے کے سر پر ڈھیلا پھینکتا ہے تو وہ اُس کو ہڈی سمجھکر خوش ہوتا ہے۔	؍؍
۵۰۱	وگر نعشے دو کس بر دوش گیرند لئیم الطبع پندارد کہ خوانیست	اگر دو شخص کسی نعش کو کاندہے پر لیجاتے ہوں تو لالچی اور بھوکا آدمی سمجھتا ہے کہ خوان ہے۔	؍؍
	شعر	شعر	
۵۰۲	چوں سگ درندہ گوشت یافت نپرسد کیں شتر صالح است یا خرِ دجّال	جب درندے کتے کو گوشت ملجاتا ہے تو وہ یہ نہیں خیال کرتا کہ وہ	؍؍

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ باب کتاب
		صالح (پیغمبر) کی اونٹنی کا (گوشت) ہے یا دجال کے گدھے کا۔	
	فرد	**فرد**	
۵۰۳	باگرسنگی قوت پرہیز نماند افلاس عنان از کفِ تقوی بستاند	بھوک سے عبادت کرنے کی قوت نہیں رہتی افلاس میں تقوی نہیں ہوسکتا	باے ح ۱۹
۵۰۴	ہر جا کہ گل است خار است و با خمر خمار و بر سر گنج مار است و آنجا کہ دُر شہوار است نہنگ مردم خوار۔	جہاں پھول ہے وہاں کانٹا۔ جہاں شراب ہے وہاں نشہ بھی ہوگا جہاں خزانہ ہوتا ہے سانپ ہوتا ہے جہاں بیش قیمت موتی ہوتے ہیں وہاں مردم خوار مگر بھی ہوتے ہیں	״
۵۰۵	لذتِ عیش دنیا را الدغہ اجل در پس و نعیم بہشت را دیوار مکارہ در پیش	عیش دنیا کی لذت کے ساتھ موت کا دغدغہ لگا ہوا ہے۔ اور بہشت کے آسائشوں کے ساتھ تکلیفوں کے دیوار کا سامنا۔	״
	ازبیت	**ازبیت**	
	گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بہم اند	خزانہ اور سانپ۔ پھول اور کانٹے راحت اور رنج ایک دوسرے کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔	״

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	بیت	**بیت**	
۵۰۶	اگر ژالہ ہر قطرۂ دُر شدے چو خرمہرہ بازار ازو پُر شدے	اگر ہر ایک اولہ موتی ہوجائے تو کوڑیوں کے طرح بازار موتیوں سے بھر جائیگا	باب ۳ ح ۱۶
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۰۷	مکن زگردشِ گیتی شکایت اے درویش کہ تیرہ بختی اگر ہم بریں نسق مُردی	اے درویش؟ زمانہ کی گردش سے آزردہ ہوکر اس کی شکایت نہ کر کیونکہ اگر اُس حالت میں مرجائے گا تو قبر میں تیری بڑی بُری گت ہوگی۔	؍؍
۵۰۸	توانگرا چو دل و دست کامرانت ہست بخور ببخش کہ دنیا و آخرت بردی	اے توانگر؟ اگر تیرے دل کے موافق تجھ میں دماغی اور جسمانی قوت موجود ہے تو تو اُس دولت سے فایدہ اُٹھا خیرات کر۔ تاکہ دین و دنیا دونوں تجھکو حاصل ہوں۔	؍؍
	از نظم	**از نظم**	
۵۰۹	توانگراں را وقف است نذر و مہمانی زکواۃ و فطرہ و اعتاق و ہدی و قربانی	خدا کی راہ میں دنیا نذر ادا کرنا مہمان نوازی کرنا - آمدنی کا (۴۰) چالیسواں حصہ خیرات دینا - عیدین کا صدقہ دینا۔	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
		غلاموں کو آزاد کرنا قربانی کا جانور کعبہ شریف کو بھیجنا۔ قربانی کرنا۔ یہ امور تونگروں کے عین فرائض ہیں	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	باب ہشتم در آداب صحبت	**آٹھواں باب** صحبت کے آداب کے بیان میں	
۵۱۰	مال از بہر آسایش عمر است نہ عمر از بہر گرد کردن مال۔	مال زندگی کو آرام سے بسر کرنے کے لئے ہے مگر زندگی مال جمع کرنے کے لئے نہیں ہے۔	باب ۸ ح ۱
۵۱۱	نیکبخت آنکہ خورد و کشت و بدبخت آنکہ مرد و ہشت	نیکبخت وہ ہے جس نے کھایا پیا اور آئندہ کے لئے بویا۔ اور بدبخت وہ ہے جو مر گیا اور چھوڑ گیا	״
	بیت	**بیت**	
۵۱۲	مکن نماز بر آن ہیچکس کہ ہیچ نکرد کہ عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد	اُس نالایق کے جنازہ پر نماز نہ پڑھ جس نے اپنی ساری عمر مال کے جمع کرنے میں بسر کی اور خود کچھ نہ کھایا	״
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۱۳	آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد	جو شخص کہ اپنی دولت سے نیکی نہیں کماتا وہ آخر میں اُس دولت ہی کے	باب ۸ ح ۲

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب
		خیال میں اپنے کو ہلاک کر ڈالتا ہے	
۵۱۴	خواہی کہ متمتع شوی از دنیا و عقبیٰ با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد	اگر تو چاہتا ہے کہ دولتِ دنیا اور عاقبت سے فایدہ اٹھائے تو خلق اللہ پر ویسا ہی احسان کر جیسا کہ خدا تعالیٰ تجھ پر احسان کیا ہے۔	باب ح ۲
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۱۵	شکرِ خدائے کُن کہ موفق شدی بخیر ز انعام و فضل او نہ معطل گذاشتت	خدا کا شکر کر کہ اُس نے تجھے نیکی کرنے کی توفیق عطا کی اور اپنے فضل و مہربانی کے انعام سے تجھے محروم نہیں رکھا۔	״
۵۱۶	منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت	یہ احسان نہ رکھ کہ میں بادشاہ کی خدمت کرتا ہوں بلکہ اس کا احسان مان کہ اُس نے تجھے خدمت میں رکھا۔	״
۵۱۷	دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بیفایدہ کردند۔ یکے آنکہ اندوخت و نخورد و دیگر آنکہ آموخت و نکرد۔	دو قسم کے لوگ بیفایدہ رنج اٹھاتے ہیں اور بیفایدہ کوشش کرتے ہیں۔ ایک وہ جو مال جمع کرتے ہیں اور نہیں کھاتے۔ اور دوسرے وہ جو علم پڑھتے ہیں اور	باب ح ۴

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت
		اُس پر عمل نہیں کرتے۔	
	مثنوی	**مثنوی**	
۵۱۸	علم چندانکہ بیشتر خوانی چوں عمل در تو نیست نادانی نہ محقق بود نہ دانشمند چارپائے برو کتابے چند	تو کتنا ہی زیادہ علم کیوں نہ پڑھا ہو جب تجھ میں عمل نہیں تو نادان ہی ہے ایسا شخص نہ محقق ہوتا ہے نہ دانا بلکہ مثل اُس چوپائے کے ہے جس پر چند کتابیں لدے ہوئے ہوں	باب ۸ ح ۳
۵۱۹	علم از بہر دین پروردن ست نہ از بہر دنیا خوردن۔	علم محض شکم پروری اور دنیا حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ دین کے نگہبانی کے لئے ہے۔	باب ۸ ح ۴
	بیت	**بیت**	
۵۲۰	ہر کہ پرہیز و علم و زہد فروخت خرمنے گرد کرد و پاک بسوخت	جس نے پارسائی اور علم اور زہد دکھلانے کے لئے صرف کیا۔ اُس نے گویا خرمن جمع کیا اور سب جلا دیا۔	”
	پند	**پند**	
۵۲۱	عالم ناپرہیزگار کور مشعلہ دارست	باوجود عالم ہونے کے اپنے من مانے کام کرنے والا شخص مثل اندھے	باب ۸ ح ۵

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
		مشغلی کے ہے ۔	
	بیت	**بیت**	
٥٢٢	بیفائدہ ہر کہ عمر در باخت چیزے نخرید و زر بینداخت	جس نے اپنی عمر بیفائدہ (کاموں میں) رائگاں کر دی وہ ایسا ہے کہ روپیہ تو صرف کر دیا مگر خریدا کچھ نہیں	باب ۸ ح ٥
٥٢٣	مُلک از خردمنداں جمال گیرد و دین از پرہیزگاران کمال یابد	مُلک کی رونق عقلمندوں سے ہوتی ہے اور دین پرہیزگاروں سے کمال کے درجہ پہ پہنچتا ہے	باب ۸ ح ٦
٥٢٤	بادشاہاں بہ نصیحت خردمنداں ازاں محتاج تراند کہ خردمنداں بہ قربتِ بادشاہاں ۔	عقلمند لوگ بادشاہوں کے قربت کے جتنے محتاج ہوتے ہیں بادشاہ اُس سے زیادہ عقلمندوں کی نصیحت کے محتاج ہیں ۔	" "
	از قطعہ	**از قطعہ**	
٥٢٥	جُز بخردمند مفرما عمل گرچہ عمل کارِ خردمند نیست	اگرچہ (ملازمت) عقلمندوں کا کام نہیں ہے تاہم عقلمند کے سوا کسی کو خدمات پر مامور نکر ۔	" "
٥٢٦	سہ چیز پے سہ چیز پایدار نماند مال بے تجارت و علم بے بحث	تین چیزیں تین چیزوں کے بغیر قایم نہیں رہ سکتے ۔ مال بغیر	باب ۸ ح ۷

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر جلد باب حکایت
	وملک بے سیاست۔	تجارت کے۔ علم بغیر بحث کے اور ملک بغیر حکومت کے۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۲۷	وقتے بلطف گوئے ومدارا و مردمی باشد کہ درکمند قبول آوری دلے	کبھی مہربانی اور خوش خلقی اور نرمی سے بھی بات کیا کر تو ممکن ہے کہ تو کسی کے دل کو قابو میں لاسکے۔	باب ۸ ح ۷
	وقتے بقہر گوئے کہ صد کوزہ نبات گہ گہ چناں بکار نیاید کہ حنظلے	کبھی غصہ بھی کیا کر (اسلئے کہ) مصری کے سو کوزے کبھی کبھی وہ کام نہیں دیتے جو اندرایں کا پھل کام دیتا ہے۔	
۵۲۸	رحم آوردن بر بداں ستم است بر نیکاں وعفو کردن از ظالماں جور است بر درویشاں۔	بدوں پر رحم کرنا (گویا) نیکوں پر ظلم کرنا ہے۔ اور ظالموں کے (قصور کو) معاف کرنا (گویا) مظلوموں پر ستم کرنا ہے۔	باب ۸ ح ۸
	بیت	**بیت**	
۵۲۹	خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی بدولت تو گنہ میکند بانبازی	جب تو بدکار کی جانب داری کریگا اور اُس پر مہربان رہے گا تو وہ تیرے دولت کو شرکت کے نگاہ سے دیکھے گا۔	؍؍

ماخذ	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
باب ۳ ح ۹	بادشاہوں کی دوستی پر بھروسہ نکرنا چاہیئے اور نہ لڑکوں کی خوش آوازی پر کیونکہ وہ ایک ادنیٰ خیال کے ساتھ بدل جائے گی اور یہ ایک خواب سے متغیر ہو جائے گی۔	بر دوستی بادشاہاں اعتماد نتواں کرد و بر آواز خوش کودکاں کہ ایں بخیالے مبدّل شود و آں بخوابے متغیر گردد۔	۵۳۰
باب ۳ ح ۱۰	جس راز کو تو مخفی رکھا چاہتا ہے اُس کو کسی سے نہ کہ اگرچہ دوست خالص کیوں نہ ہو کیا معلوم کہ وہ کسی وقت دشمن ہو جائے۔	ہر آں سرّے کہ داری با دوست درمیاں منہ اگرچہ دوست مخلص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گردد۔	۵۳۱
״	جو بُرائی تو دشمن کو پہنچا سکتا ہے مت پہنچا کیونکہ ممکن ہے کہ کسی روز وہ دوست ہو جائے۔	ہرگز ندے کہ توانی بدشمن مرساں کہ باشد کہ روزے دوست گردد۔	۵۳۲
״	جس راز کو تو مخفی رکھا چاہتا ہے اُس کو کسی سے نکہ اگرچہ دوست کیوں نہ ہو کیونکہ اُس دوست کے بھی دوست ہوں گے۔	رازے کہ نہاں خواہی با ہیچ کس مگوئے اگرچہ دوست مخلص باشد کہ مر آں دوست را نیز دوستاں باشند	۵۳۳
	قطعہ	قطعہ	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	ترجمہ پنجابی
۵۳۴	خامشی بہ کہ ضمیرِ دلِ خویش باکسے گفتن و گفتن کہ مگوئے	اپنے دل کی بات کسی سے کہکر اُس کو اُس کے اور کسی کو کہنے سے منع کرنا اُس سے بہتر ہے کہ خاموش رہنا۔	باب ث ح ۱۰
۵۳۵	اے سلیم آب زسرِ چشمہ ببند کہ چو پر شد نتواں بستن جوئے	اے سلیم ؟ چشمہ کے منہ ہی کو بند کر دے تاکہ پانی نہ آسکے کیونکہ جب وہ بھر جائے گا تو بند نہیں کیا جا سکے گا۔	
	فرد	**فرد**	
۵۳۶	سخنے در نہاں نباید گفت کہ بہر انجمن نشاید گفت	جو بات کہ مجلس میں کہنے کے لائق نہیں ہے۔ اُس کو پوشیدہ بھی نہیں کہنا چاہئے۔	
۵۳۷	دشمن ضعیف کہ در طاعت آید و دوستی نماید مقصود وے جز ایں نیست کہ دشمن قوی گردد۔	جو کمزور دشمن کہ تابع ہو جائے اور دوستی ظاہر کرے اُس سے اُس کا مقصد بجز اس کے اور کچھ نہیں ہو تاکہ قوی دشمن بنے۔	باب ث ح ۱۱
۵۳۸	ہر کہ دشمن کوچک را حقیر شمارد بدان ماند کہ آتش اندک را مہمل بگذارد	جو شخص کہ ادنیٰ دشمن کو حقیر جانتا ہے وہ ایسا ہے کہ ذرا سی آگ کو	باب ث ح ۱۲

[illegible]	ترجمہ وماحصل	اقوال	نمبر سلسلہ
	(کچھ خیال نکر کے) سلگنے دیتا ہی۔		
	قطعہ	**قطعہ**	
باب ۸ ح ۱۱	جب بجھا سکتا ہے تو آج بجھادے (کیونکہ) جب آگ بھڑک اٹھیگی تو جہان کو جلا وے گی۔	امروز بکش چو میتواں کشت کاتش چو بلند شد جہاں سوخت	۵۳۹
رر	جس دشمن کو تو تیر سے مار سکتا ہے اُسے کمان کے کھینچنے تک مہلت نہ دے۔	مگذار کہ زہ کند کماں را دشمن کہ بہ تیر میتواں دوخت	۵۴۰
باب ۸ ح ۱۲	دو دشمنوں میں بات ایسی کہ کہ اگر دوست ہو جائیں تو تو شرمندہ ہو سکے	سخن در میاں دو دشمن چناں گوے کہ اگر دوست گردند شرم زدہ نباشی	۵۴۱
	مثنوی	**مثنوی**	
باب ۸ ح ۱۳	دو شخصوں میں لڑائی مثل آگ کے ہے (اور) چغلخور بدبخت لکڑیاں ڈالنے والا ہے۔	میانِ دو کس جنگ چوں آتش است سخن چیں بدبخت ہیزم کش است	۵۴۲
رر	یہ اور وہ (دونوں) پھر صلح کرلیں گے تو وہ (یعنے چغلخور) ان میں نادم اور شرمندہ رہے گا۔	کنند ایں وآں خوش دگر بارہ دل وے اندر میاں کوربخت و خجل	
رر	دو آدمیوں میں آگ لگانا یعنے	میانِ دو تن آتش افروختن	۵۴۳

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
	نہ عقلست خود درمیان سوختن	دشمنی پیدا کرنا) اور آپ اُس میں جلنا دانائی نہیں ہے۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۴۴	درسخن با دوستاں آہستہ باش تا ندارد دشمن خونخوار گوش	دوستوں سے بھی آہستہ باتیں کرو ایسا نہ ہو کہ خونخوار دشمن سنتا ہو	باب ۸ ح ۱۲
۵۴۵	پیش دیوار آنچہ گوئی ہوشدار تا نباشد در پسِ دیوار گوش	دیوار کے نزدیک بھی جو کچھ کہنا ہو سوچ سمجھ کر کہ ایسا نہو کہ دیوار کے پیچھے کوئی سنتا ہو	؍؍
۵۴۶	ہر کہ با دشمناں صلح میکند سرِ آزارِ دوستاں دارد۔	جو شخص کہ دشمن سے صلح کرتا ہے وہ دوستوں کے ستانے کا خیال رکھتا ہے۔	باب ۸ ح ۱۳
	بیت	**بیت**	
۵۴۷	بشوی اے خردمند زاں دوست دست کہ با دشمنانت بود ہم نشست	اے دانشمند اُس دوست سے ہاتھ دھو جو تیرے دشمنوں کے پاس بیٹھتا ہے۔	؍؍
۵۴۸	چوں در امضائے کارے متردد باشی آں طرف اختیار کن کہ بے آزار تو برآید۔	جب کسی کام کے کرنے میں تجھے پس و پیش ہو تو وہ پہلو اختیار کر جس سے تجھے اذیت	باب ۸ ح ۱۴

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	تعداد باب و حکایت
		یا نقصان نہ پہنچے ۔	
	بیت	**بیت**	
۵۴۹	با مردم سہل گوئے دشوار گوئے	نرمی اور عاجزی سے بات کرنے والوں کے ساتھ سخت کلامی نکر ۔	باب ۸ ح ۱۴
۵۵۰	با آنکہ در صلح زند جنگ مجوئے	جو شخص کہ صلح کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہی اُس سے نہ لڑ ۔	"
۵۵۱	تا کار بزر بر می آید جان در خطر افگندن نشاید ۔	جب تک کہ کام روپیے سے نکلے جان کو خطرہ میں نہ ڈال ۔	"
	بیت	**بیت**	
۵۵۲	چو دست از ہمہ حیلتے در گسست حلال ست بردن بشمشیر دست	جب تمام تدبیروں سے ہاتھ رکجائے تو اُس وقت تلوار پر ہاتھ لیجانا روا ہے ۔	"
۵۵۳	بر عجز دشمن رحم مکن کہ اگر قادر شود بر تو نبخشاید ۔	دشمن کے عاجزی پر رحم نکر اسلئے اگر وہ قابو پاجائے گا تو تیرے اوپر رحم نہیں کرے گا ۔	باب ۸ ح ۱۵
	بیت	**بیت**	
۵۵۴	دشمن چو بینی ناتواں لاف از بروت خود مزن ۔	جب تو دشمن کو کمزور دیکھے تو اپنے موچھو نپر تاؤ دیکر شیخی نمار	"

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
۵۵۵	مغز لیست در ہر استخواں مرد لیست در ہر پیرہن ۔	ہر ہڈی میں مغز اور ہر لباس میں آدمی ہوتا ہے ۔	باب ۸ ح ۱۵
۵۵۶	ہر کہ بدے را بکشد خلق را از بلائی وئے بر ہاند و وے را از عذاب خدائے ۔	جو شخص کہ کسی بدکار کو مارتا ہے وہ خلقت کو ایک بڑی بلا سے چھڑاتا ہے اور اُس کو خدا کے عذاب سے ۔	باب ۸ ح ۱۶
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۵۷	پسندیدست بخشائش ولیکن منہ بر ریشِ خلق آزار مرہم	رحم کرنا اچھا ہے مگر ظالم کے زخم پر مرہم نہ لگا ۔	؍؍
۵۵۸	ندانست آنکہ رحمت کرد بر مار کہ آں ظلمست بر فرزند آدم	جس شخص نے کہ سانپ پر رحم کیا وہ یہ نہ سمجھا کہ (ایسا کرنا) اولادِ آدم پر ظلم کرنا ہے ۔	؍؍
۵۵۹	نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن رواست کہ بخلاف آں کار کنی عین صوابست ۔	دشمن کی نصیحت ماننی خطا ہے لیکن سننا روا ہے تا کہ اس کے خلاف عمل کرے جو بہت اچھا ہے ۔	باب ۸ ح ۱۷
	مثنوی	**مثنوی**	
۵۶۰	حذر کن زانچہ دشمن گوید ”آں کن“	جس کام کے کرنے کو دشمن	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
	که بر زانو زنی دست تغابن	ہے کہ اُس سے بچ ورنہ تجھکو افسوس کرنا اور نقصان اٹھانا پڑیگا	
	گرت راہے نماید راست چون تیر ازاں برگرد وراہِ دستِ چپ گیر	اگر وہ تجھے داہنے جانب کو سیدھا راستہ بتائے تو تو اُس سے ہٹ جا اور بائیں ہاتھ کا راستہ لے۔	
٥٦١	خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد لطف بے وقت ہیبت ببرد۔	حد سے زیادہ غصہ وحشت پیدا کرتا ہے۔ اور بے موقع مہربانی رعب و دہشت کھو دیتی ہے۔	باب ۸ ح ١٨
٥٦٢	نچندان درشتی کن که از تو سیر گردند۔ نه چندان نرمی که بر تو دلیر	نہ اتنی سختی کر کہ تجھ سے (لوگ) بیزار ہو جائیں نہ اتنی نرمی کر کہ دلیر بن جائیں	رر
	مثنوی	**مثنوی**	
٥٦٣	درشتی و نرمی بہم در بہ است چو رگ زن که جرّاح و مرہم نہ است	سختی اور نرمی ملی جلی اچھی ہے مثل فصّاد کے کہ وہ زخم بھی لگاتا ہے اور مرہم بھی رکھتا ہے۔	رر
٥٦٤	درشتی نگیرد خردمند بیش نه سستی که نازل کند قدر خویش	عقلمند آدمی سختی بہت نہیں کرتا نہ اتنی نرمی کرتا ہے کہ اپنی قدر گھٹ جائے۔	رر
	نه مر خویشتن را فزونی نهد	نہ وہ اپنے کو بہت بڑھاتا ہے	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
۵۶۵	نه یکبار تن در مذلت دهد دو کس دشمن ملک و دین اند پادشاه بے حلم و زاهد بے علم ۔	نہ بالکل اپنے کو عاجز ہی بنا ڈالتا ہے۔ دو شخص ملک اور دین کے دشمن ہیں۔ بے علم بادشاہ اور بے علم زاہد ۔	باب ۸ ح ۱۹
	بیت	**بیت**	
۵۶۶	بر سر ملک مباد آں ملک فرمانده که خدا را نبود بندهٔ فرماں بردار	وہ بادشاہ ملک کا فرماں روا نہ ہو جو خدا کا فرماں بردار بندہ نہ ہو	״
۵۶۷	بادشاه را باید که خشم بر دشمناں تا حدے نراند که دوستاں را اعتماد نماند۔ آتش خشم اول در خداوند خشم افتد۔ پس آنگه زبانه بخصم رسد یا نرسد۔	بادشاہ کو چاہیے کہ رعایا پر غصہ اس حد تک کرے کہ دوستوں کو (اس پر) اعتماد رہے۔ (کیونکہ) غصہ کی آگ پہلے غصہ ور لوگوں ہی میں سلگتی ہے اسکے بعد کہیں دشمن تک پہنچتی ہے یا نہیں بھی پہنچتی ۔	باب ۸ ح ۲۰
	از مثنوی	**از مثنوی**	
۵۶۸	نشاید بنی آدم خاک زاد که در سر کند کبر و تندی و باد	خاک سے پیدا شده آدمی کو نہ چاہیئے کہ دماغ میں غرور اور تیزی رکھے ۔	״

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
٥٦٩	بیت بد خوئے بدست دشمنے گرفتار است کہ ہر جا کہ رود از چنگِ عقوبتِ او خلاص نیابد۔	بد خو آدمی ایک ایسے دشمن کے ہاتھ میں گرفتار رہتا ہے کہ جہاں کہیں جاتا ہے اُس کے عذاب کے پنجہ سے رہائی نہیں پاتا۔	باب ٨ ح ٢١
	بیت	**بیت**	
٥٧٠	اگر ز دستِ جفا بر فلک رود بدخوئے ز دستِ خوے بدِ خویش در بلا باشد	اگر بد خصلت آدمی بلا کی وجہ سے آسمان پر جائے تو بھی وہ اپنے بدخوئی کے ہاتھ سے بلا ہی میں مبتلا رہتا ہے۔	؍؍
	قطعہ	**قطعہ**	
٥٧١	برو با دوستاں آسودہ بنشیں چو بینی درمیانِ دشمناں جنگ	جب تو دشمنوں میں لڑائی دیکھے تو جا اور اپنے دوستوں کے ساتھ آرام سے بیٹھ۔	باب ٨ ح ٢٢
	وگر بینی کہ باہم یک زبانند کماں را زہ کن و بر بارہ بر سنگ	اگر تو جانتا ہے کہ وہ آپس میں متفق ہیں تو کمان کو چلّہ چڑھا اور فصیل پر نشانہ لگا یعنے اپنی محافظت کر۔	
٥٧٢	دشمن چو از ہمہ حیلتے فرو ماند سلسلہ	جب دشمن سب طرح سے	باب ٨ ح ٢٣

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	حوالہ
	دوستی بہ جنباند آنکہ بد دوستی کارہائے کند کہ ہیچ دشمن نتواند کرد۔	تھک جاتا ہے تو دوستی جتاتا ہے اور دوستی میں ایسے کام کرتا ہے کہ کوئی دشمن بھی نہیں کرسکتا۔	
۵۷۳	سرِ مار بہ دست دشمن بکوب کہ از احدے الحسنیین خالی نباشد اگر دشمن غالب آمد مار کُشتی وگرنہ از دشمن برستی۔	سانپ کا سر دشمن کے ہاتھ سے کچلوا تاکہ دو مصلحتوں میں سے ایک بھی خالی نہ جائے اگر دشمن غالب آگیا تو گویا تو نے سانپ کو مار ڈالا اگر سانپ غالب آیا تو دشمن سے نجات ملی۔	باب ۸ ح ۳۴
	بیت	**بیت**	
۵۷۴	بروزِ معرکہ ایمن مشو ز خصم ضعیف کہ مغزِ شیر بر آرد چو دل ز جان برداشت	لڑائی کے موقع میں کمزور دشمن سے بے خوف نہ رہو کیونکہ جب وہ جان سے ناامید ہو جائے گا تو شیر کا مغز نکال لیگا	،،
۵۷۵	خبرے کہ دانی کہ دلے بیازارد تو خاموش باش۔ تا دیگرے بیارد	جس خبر کو تو جانتا ہے کہ اس سے کسی کے دل کو رنج پہنچے گا۔	باب ۸ ح ۴۴

نمبر	اقوال	ترجمه و ماحصل	نمبر باب و حکایت
		تو خاموش رہ جب تک کہ کوئی اور شخص اُس کو بیان کرے۔	
	بیت	**بیت**	
۵۷۶	بلبلا مژدهٔ بهار بیار خبر بد به بوم شوم گذار	اے بلبل تو بہار کی خوشخبری لا۔ بُری خبر اُلو کے لئے چھوڑ دے۔	باب ۸ ح ۲۴
۵۷۷	بادشاه را بر خیانت کسے واقف مگردان مگر آنگه که بر قبولِ کلّی واثق باشی وگرنه در هلاکِ خود میکوشی۔	بادشاہ کو کسی کے چوری سے آگاہ نکر مگر اُس وقت جبکہ بادشاہ کو تیری بات مان لینے کا تجھکو پورا پورا بھروسہ ہو ورنہ تو خود اپنے ہلاکت کا باعث ہوگا۔	باب ۸ ح ۲۵
	نظم	**نظم**	
۵۷۸	پیش سخن گفتن آنگاه کن چو دانی که در کار گیرد سخن کمالست در نفس انسان سخن تو خود را بگفتار ناقص مکن	بات کرنے کا ارادہ اُس وقت کر جب تو جانے کہ بات کا اثر ہوگا بات ہی سے انسان کی بزرگی ہے اسلئے بات کرکے اپنی وقعت نہ کھو۔	ایضاً
۵۷۹	فریبِ دشمن مخور و غرور مدّاح مخر که این دام زرق نهاده است و آن	دشمن کے فریب میں نہ آ خوشامد کرنے والوں کی جھوٹی تعریف کا	باب ۸ ح ۲۷

نمبر باب حکایت	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
	گاہک نہ بن کیونکہ وہ تو مکر کا جال بچھایا ہے اور یہ طمع کا منہہ کھولدیتا ہے۔	دامن طمع کشادہ۔	
باب ۳ ح ۲۷	احمق کو اپنی تعریف اچھی معلوم ہوتی ہے اور وہ مثل لاش کے ہے کہ ٹخنے میں سوراخ کرکے پھونکو تو پھول جاتی ہے۔	احمق را ستایش خوش آید چون لاشہ کہ درکعبش دمے فربہ نماید۔	۵۸۰
	قطعہ	**قطعہ**	
〃	خبردار کبھی شاعر کی تعریف نہ سُن کیونکہ اس کو تجھ سے کچھ نفع مال کرنے کی امید رہتی ہے۔	الا تا نشنوی مدح سخن گوے کہ اندک مایہ نفعی از تو دارد	۵۸۱
	اگر تو کسی دن اِس کی مراد پوری نکرے گا تو وہ تیرے دوسو (۲۰۰) سے زیادہ عیب گن دیگا۔	اگر روزے مرادش بر نیاری دو صد چندان عیوبت بر شمارد	
باب ۳ ح ۲۸	جب تک کہ بات کرنے والے کا عیب کوئی اور شخص ظاہر نہیں کرتا اُس کی گفتگو درست نہیں ہوتی۔	متکلم را تا کسے عیب نگیرد سخنش صلاح نپذیرد۔	۵۸۲
	بیت	**بیت**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۵۸۳	مشو غرہ بر حسن گفتار خویش بہ تحسینِ ناداں و پندار خویش	نادان کے سراہنے اور اپنے ذاتی سمجھ سے اپنے کلام کی خوبی پر نہ پھول۔	باب ث ح ۲۸
۵۸۴	ہمہ کس را عقل خود بکمال نماید و فرزندِ خود بجمال۔	سب کو اپنی عقل ٹھیک اور اپنا لڑکا خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔	باب ث ح ۲۹
۵۸۵	دہ آدمی بر سفرہ بخورند و دو سگ بر مردارے بہم بسر نبرند۔	دس آدمی ایک دسترخوان پر کھا لیتے ہیں مگر دو کتے ایک مردار کو مل جل کر نہیں کھا سکتے۔	باب ث ح ۳۰
۵۸۶	حریص بہ جہانے گرسنہ است و قانع بنانے سیر۔	لالچی دنیا بھر کا بھوکا ہے اور قانع ایک روٹی سے سیر ہو جاتا ہے۔	؍؍
۵۸۷	درویشی بہ قناعت بہ از تونگری بہ بضاعت۔	مال والی دولتمندی سے قناعت والی فقیری اچھی۔	؍؍
	بیت	**بیت**	
۵۸۸	روده تنگ بیک گردہ نان پر گردد نعمت روئے زمیں پر نکند دیدہ تنگ	تنگ آنت ایک روٹی سے بھر جاتی ہے لیکن تنگ آنکھ کو روئے زمین کی نعمت بھی نہیں بھر سکتی۔	؍؍
	مثنوی	**مثنوی**	
۵۸۹	پدر چوں دور عمرش منقضی گشت	جب باپ کے عمر کا زمانہ پورا	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر کتاب
	مرا ایں یک نصیحت کرد و بگذشت	ہو گیا تو اُس نے مجھے یہ ایک نصیحت کی اور مر گیا ۔	
	کہ شہوت آتش ست از وے بپرہیز بخود بر آتشِ دوزخ مکن تیز ۔ در آں آتش نداری طاقت سوز بہ صبر آبے بریں آتش زن امروز	شہوت آگ ہے اس سے بچ اپنے اوپر دوزخ کی آگ نہ بھڑکا تو اُس آگ میں جلنے کی تاب نہیں لا سکتا تو آج صبر کا پانی اُس آگ پر ڈال ۔	
۵۹۰	ہر کہ در حال توانائی نیکی نکند در وقت ناتوانی سختی بیند	جو کوئی توانائی (مقدرت) کے حالت میں کسی کے ساتھ نیکی نہیں کرتا وہ کمزوری (مفلسی) کے دن سختی اٹھاتا ہے ۔	باب ۸ ح ۳۱
	بیت	**بیت**	
۵۹۱	بد اختر تر از مردم آزار نیست کہ روزِ مصیبت کسش یار نیست	لوگوں کو ستلانے والے سے بڑھ کر کوئی بدنصیب نہیں ۔ کیونکہ تکلیف و مصیبت کے زمانہ میں کوئی اُس کا مددگار نہیں ہوتا ۔	”
۵۹۲	ہر چہ زود بر آید دیر نپاید ۔	جو چیز جلد حاصل ہوتی ہے وہ دیر تک نہیں رہتی ۔	باب ۸ ح ۳۲

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۵۹۳	مرغک از بیضہ بروں آید و روزی طلبد آدمی زادہ ندارد خبر و عقل و تمیز	پرندے کا بچہ انڈے سے نکلتے ہی روزی ڈھونڈھتا ہے۔ آدمی کا بچہ (تو اس وقت) عقل و تمیز کی خبر تک نہیں رکھتا۔	باب ۳ ح ۳۲
۵۹۴	آبگینہ ہمہ جا بینی ازاں قدرش نیست	کانچ کا ٹکڑا ہر جگہ ملتا ہے اسلئے اُس کی عزت نہیں۔	؍؍
۵۹۵	لعل دشوار بدست آید از انست عزیز	لعل مشکل سے ہاتھ آتا ہے اسی سبب سے اُس کی قدر ہے	
۵۹۶	کارہا بصبر برآید و مستعجل بسر درآید	صبر سے (بڑے بڑے) کام تکمیل پاتے ہیں اور جلد باز سر کے بل گرتا ہے۔	باب ۳ ح ۳۳
	از مثنوی	**از مثنوی**	
۵۹۷	سمند باد پا از تک فرو ماند شتربان ہمچناں آہستہ می راند	تیز رفتار گھوڑا دوڑنے سے تھک کر رہجاتا ہے۔ شتربان یکساں آہستہ آہستہ منزلیں طے کئے چلا جاتا ہے۔	؍؍
۵۹۸	ناداں را بہ از خاموشی نیست	ناداں کے حق میں خاموش بیٹھنے	باب ۳ ح ۳۴

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حوالہ
	واگر این مصلحت بدانستی نادان نبودے	سے بہتر کوئی بات نہیں اگر وہ یہ مصلحت جانتا تو نادان نہ ہوتا	
	قطعہ	**قطعہ**	
۵۹۹	چون نداری کمال فضل آن بہ کہ زبان در دہان نگہداری	جب تو بزرگی کا کمال نہیں رکھتا تو یہی بہتر ہے کہ اپنی زبان کو منہہ میں روکے رکھے ۔	باب ۸ ح ۴۳
	آدمی را زبان فضیحہ کند جوز بے مغز را سبکساری	زبان ہی آدمی کو ذلیل اور خوار کر دیتی ہے (جیسے) جوز بے مغز کو اُسکا ہلکاپن ۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۰۰	نیاموزد بہایم از تو گفتار تو خاموشی بیاموز از بہائم	چوپائے تجھ سے بات چیت کرنا نہیں سیکھ سکیں گے ۔ (مگر) تو چارپایوں ہی سے خاموشی سیکھ لے ۔	״
	مثنوی	**مثنوی**	
۶۰۱	ہر کہ تامل نہ کند در جواب بیشتر آید سخنش ناصواب	جو کوئی جواب کے دینے میں نہیں سوچتا اُس کی بات اکثر درست نہیں ہوتی ۔	״

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر صفحہ کتاب
۶۰۲	یا سخن آرا اے چو مردم بہوش یا بنشیں ہمچو بہایم خموش	یا سمجھدار آدمیوں کی سی بات کر یا چو پایوں کی طرح خاموش بیٹھ۔	باب ۳ ح ۳۴
۶۰۳	ہر کہ با بداں نشیند نکوئی نہ بیند۔	جو شخص کہ بُروں کے ساتھ بیٹھتا ہے اس میں اچھی باتیں پیدا نہیں ہوتیں	باب ۳ ح ۳۶
	مثنوی	**مثنوی**	
۶۰۴	گر نشیند فرشتۂ با دیو وحشت آموزد و خیانت و ریو	اگر فرشتہ شیطان کے پاس بیٹھے گا تو وحشت بد دیانتی اور فریب سیکھے گا۔	//
۶۰۵	از بداں جز بدی نیاموزی نکند گرگ پوستیں دوزی	تو بدوں سے بدی کے سوا کچھ نہ سیکھے گا۔ (جیسے) بھیڑیا پوستین نہیں سی سکتا۔	//
۶۰۶	مردماں را عیب نہانی پیدا مکن کہ مرایشاں را رسوا کنی و خود را بے اعتماد۔	لوگوں کا چھپا ہوا عیب ظاہر نہ کر (کیونکہ) اس سے تو اُن کو رسوا کرے گا اور اپنے آپ کو بے اعتبار۔	باب ۳ ح ۳۷
۶۰۷	ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بداں ماند کہ گاو راند و تخم نیفشاند۔	جس شخص نے کہ علم تو پڑھا اور اُس پر عمل نہیں کیا وہ اُس شخص کے مانند ہے جس نے	باب ۳ ح ۳۸

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	صفحہ کتاب باب
		ہل تو چلایا مگر تخم نہیں بو یا ۔	
٦٠٨	از تن بے دل طاعت نیاید و پوست بے مغز بضاعت را نشاید ۔	بے دل آدمی سے اطاعت نہیں ہوتی اور خالی چھلکا قدر و قیمت کے لائق نہیں ہوتا ۔	باب ش ح ۴۸
٦٠٩	نہ ہر کہ در مجادلہ چست در معاملہ درست ۔	جو شخص کہ لڑنے میں چالاک ہو (یہ ضرور نہیں) کہ وہ معاملہ کا بھی ٹھیک ہو ۔	رر
	بیت	**بیت**	
٦١٠	بس قامت خوش کہ زیر چادر باشد چوں باز کنی مادر مادر باشد	بظاہر اوپر سے برقع اوڑھی ہوئی عورت (ممکن ہے) کہ برقع اتار ڈالنے کے بعد تجھکو کوئی بدشکل ضعیفہ نظر پڑے ۔	رر
٦١١	اگر شبہا ہمہ شب قدر بودے شب قدر بے قدر بودے ۔	اگر کل معمولی راتیں بھی شب قدر ہوتیں تو شب قدر بے قدر ہوتی	باب ش ح ۴۹
	بیت	**بیت**	
٦١٢	گر سنگ ہمہ لعل بدخشاں بودے پس قیمت لعل و سنگ یکساں بودے	اگر تمام پتھر بدخشاں کے لعل ہوتے تو لعل اور پتھر کی قیمت برابر ہوتی ۔	رر

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۶۱۳	نہ ہر کہ بصورت نیکوست سیرت زیبا دروست۔	جس شخص کی صورت اچھی ہو (یہ ضرور نہیں ہے) کہ اُس کی خصلت بھی اچھی ہو۔	باب ۲ ح ۴۰
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۱۴	تواں شناخت بیکروز در شمائل مرد کہ تاکجاش رسیدست پایگاہِ علوم	آدمی کے عادتوں سے ایک روز میں جان سکتے ہیں کہ اس کی لیاقت کہاں تک ہے۔	؍؍
	ولے ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم	مگر اُس کے باطن سے بے فکر نہ رہو اور فریفتہ نہ ہو۔ اسلئے کہ نفس کی بدی تو برسوں میں بھی معلوم نہیں ہوتی۔	؍؍
۶۱۵	ہر کہ با بزرگاں ستیزد خون خود می ریزد۔	جو شخص کہ بزرگوں سے لڑتا ہے وہ اپنا خون کرتا ہے۔	باب ۲ ح ۴۱
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۱۶	زود بینی شکستہ پیشانی تو کہ بازی کنی با غوچ	جب تو مینڈھے سے لڑے گا تو جلدی اپنا سر ٹوٹا ہوا دیکھے گا۔	؍؍
۶۱۷	پنجہ افگندن با شیر و مشت [illegible] دن با شمشیر کار خردمنداں نیست	شیر سے پنجہ لڑانا اور تلوار پر مکّا مارنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔	باب ۲ ح ۴۲

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت و باب
	بیت	**بیت**	
۶۱۸	جنگ و زور آوری مکن با مست پیش سرپنجہ در بغل نہ دست	مست سے زور آوری اور لڑائی نکر زبردست کے سامنے اپنے ہاتھ کو چھپالے۔	باب ث ح ۴۱
۶۱۹	ضعیفے کہ با قوی دلاوری کند یار دشمن ست در ہلاکِ خویش	جو کمزور کہ زور آور کے ساتھ لڑائی کرتا ہے وہ اپنی ہلاکت میں دشمن کا مددگار ہے۔	باب ث ح ۴۳
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۲۰	سایہ پروردہ را چہ طاقتِ آں کہ رود با مبارزاں بقتال۔ سست بازو بجہل می فگند پنجہ با مرد آہنیں چنگال	نازک آدمی کی کیا طاقت ہے کہ بہادروں سے لڑنے جائے بودے آدمی کا طاقتور سے پنجہ لڑانا نادانی ہے۔	ر ر
۶۲۱	ہر کہ نصیحت نشنود سر ملامت شنیدن دارد۔	جو شخص کہ نصیحت نہیں سنتا وہ ملامت سننا چاہتا ہے۔	باب ث ح ۴۴
	بیت	**بیت**	
۶۲۲	چوں نیاید نصیحتت در گوش اگرت سرزنش کنم خاموش	جب تو نصیحت نہیں سنتا تو چپ رہ اگر میں تجھے ملامت کروں۔	ر ر
۶۲۳	بے ہنراں ہنرمنداں را نتوانند دید	بے ہنر، ہنرمند کو نہیں دیکھ سکتے	باب ث ح ۴۵

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
	چنانکہ سگاں بازاری سگ صیدی را مشغلہ برآرند و پیش آمدن نیارند یعنے سفلہ چوں بہ ہنر با کسے نیاید بخبثش در پوستیں افتد۔	جیسا کہ بازاری کتے شکاری کتے کو دیکھتے ہیں تو شور و غل مچاتے ہیں اور آگے نہیں آتے۔ کمینہ جب لیاقت سے کسی سے سربر نہیں ہوتا تو بد ذاتی سے اُس کے عیب ظاہر کرتا ہے۔	
	بیت	**بیت**	
۶۲۴	کُند ہر آئینہ غیبت حسود کوتہ دست کہ در مقابلہ گنگش بُود زبان مقال	نادان اور حاسد ہی پیٹھ پیچھے شکایت کرنے لگتا ہے اس لئے کہ مقابلہ پر اُس کی زبان خاموش ہو جاتی ہے۔	باب ث ح ۴۵
۶۲۵	اگر جور شکم نبودے ہیچ مُرغ در دام صیّاد نیفتادے بلکہ صیّاد خود دام ننہادے	اگر بھوک کا تقاضا نہ ہوتا تو کوئی جانور جال میں نہ پھنستا بلکہ شکاری خود ہی جال نہ بچھاتا۔	باب ث ح ۴۶
۶۲۶	حکیماں دیر دیر خورند و عابداں نیم سیر و زاہداں تا سد رمق وجوانان تا طبق برگیرند و پیراں تا عرق بکنند اما قلندراں چنداں	عقلمند لوگ ٹھہر ٹھہر کر کھاتے ہیں عابد آدھی بھوک رکھکر اور پرہیزگار جان بچانے کے موافق اور جوان اتنا کھاتے ہیں کہ اُن کے سامنے	باب ث ح ۴۷

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر کتاب
	بہ خور ندکہ در معدہ جائے نفس نماند و بر سفرہ روزی کس ۔	سے برتن اٹھا دیا جائے ۔ اور بوڑھے جب تک کہ کھاتے کھاتے پسینہ نہ آجائے ۔ مگر ایسے بیوقوف اسقدر کھاتے ہیں کہ پیٹ میں سانس لینے کو جگہ نہیں رہتی اور دسترخوان پر کسی کو ایک دانہ نہیں بچتا ۔	
	فرد	فرد	
۶۲۷	اسیر بند شکم را دو شب نگیرد خواب شبے ز معدہ سنگی شبے ز دلتنگی	پیٹ کے قیدی کو نیند نہ آنے کے دو ہی راتیں ہوتی ہیں ایک تو اُس رات جب معدہ میں گرانی ہو دوسرے اُس شب میں جب بھوک لگی ہو ۔	باب ۷ ح ۴
۶۲۸	مشورت با زنان تباہ است و سخاوت با مفسداں گناہ ۔	عورتوں سے مشورہ کرنا گویا تباہ ہونا ہے اور مفسدوں کے ساتھ سخاوت کرنا گناہ ہے ۔	باب ۸ ح ۴
	بیت	بیت	
۶۲۹	ترحم بر پلنگ تیز دنداں	تیز دانت والے تیندوے پر	

نمبر	اقوال	ترجمه و ماحصل	ازحاشیه
۶۳۰	ستمکاری بود برگوسفندان هرکرا دشمن پیش ست گرنه کُشد دشمن خویش ست ۔	رحم کرنا گویا بکریوں پر ظلم کرنا ہے جس شخص کا دشمن سامنے ہو اُس کو وہ نہ مارے تو وہ آپ اپنا دشمن ہے ۔	باب ۸ ح ۹۴
	بیت	**بیت**	
۶۳۱	سنگ بردست و مار بر سر سنگ خیره رائی بود قیاس و درنگ	پتھر ہاتھ میں اور پتھر پر سانپ ہو تو اُس کے مارنے میں سوچنا اور دیر کرنا عقلمندی کے خلاف ہے ۔	//
۶۳۲	در کُشتن بندیان تامّل اولی‌ترست بحکم آں کہ اختیار باقیست تواں کُشت و تواں بخشید اما اگر بے تامّل کُشته شود محتمل ست که مصلحتے فوت شود و مثل آں ممتنع باشد ۔	قیدیوں کے مارنے میں تامّل کرنا اچھا ہے اسلئے کہ اختیار باقی رہتا ہے مار بھی سکتے ہیں اور معاف بھی کر سکتے ہیں ۔ لیکن اگر بے سوچے قتل کردے جائیں تو ممکن ہے کہ کوئی مصلحت فوت ہو جائے اور اس کا تدارک ناممکن ہو ۔	//
	مثنوی	**مثنوی**	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ حکایت باب
۶۳۳	نیک سہلت زندہ بیجاں کرد کشتہ را بار زندہ نتواں کرد	جیتے کو مار ڈالنا آسان ہے مگر مارے ہوئے کو زندہ نہیں کیا جا سکتا۔	باب ۸ ح ۹۴
۶۳۴	شرط عقلست صبر تیر انداز کہ چو رفت از کماں نیاید باز	تیر انداز کو صبر کرنا ہی عقلمندی ہے اسلئے کہ جب کمان سے تیر نکل گیا تو پلٹ کر نہیں آ سکتا۔	؍؍
۶۳۵	حکیمے کہ با جاہلاں در افتد باید کہ توقع عزت ندارد اگر جاہلے بزباں آوری بر حکیم غالب آید عجب نیست کہ سنگیست کہ گوہر را می شکند۔	جو عقلمند کہ کسی نادان یا جاہلوں سے جھگڑنا چاہیے اُس کو اپنی عزت و آبرو کی امید نہ رکھنی چاہیے۔ اگر نادان اپنی زبان کے زور سے عقلمند پر غالب آ جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ وہ تو ایک پتھر کے مثل ہے جو موتی کو توڑ دیتا ہے۔	باب ۸ ۵۰
	بیت	**بیت**	
۶۳۶	نہ عجب گر فرو رود نفسش عندلیبے غراب ہم قفسش	اگر بلبل کے ساتھ کوا پنجرے میں بند ہو تو عجب نہیں کہ بلبل کا دم نکل جائے۔	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر مطابقت
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۳۷	گر ہنرمندے ز اوباش جفائے بیند تا دلِ خویش نیازارد و درہم نشود	اگر کسی ہنرمند پر کوئی اوباش آدمی زیادتی کرے تو اُس کو رنجیدہ اور برہم نہونا چاہئے۔	باب ح ۵۰
۶۳۸	سنگ بدگوہر اگر کاسۂ زریں شکند قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود	اگر پتھر سونے کا پیالہ توڑ ڈالے تو پتھر کی قیمت نہیں بڑھے گی اور نہ سونے کی قیمت گھٹے گی۔	؍؍
۶۳۹	خردمندے را کہ در زمرۂ اجلاف سخن بہ بندد شگفت مدار کہ آواز بربط با غلبۂ دہل برنیاید و بوئے عنبر از گند سیر فروماند۔	اگر کسی عقلمند کو کمینوں کے مجمع میں خاموش دیکھے تو تعجب مت کر کیونکہ طنبور کی آواز ڈہول کے آواز پر غالب نہیں آتی اور عنبر کی خوشبو لہسن کی بدبو سے دب جاتی ہے۔	باب ح ۵۱
	مثنوی	**مثنوی**	
۶۴۰	بلند آواز ناداں گردن افراخت کہ دانا را بہ بے شرمی بینداخت نمیداند کہ آہنگِ حجازی فرو ماند ز غریو بانگِ طبلِ غازی۔	ناداں بلند آواز نے گردن بلند کی تا کہ دانا کو بے شرم کرے مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ حجازی الاپ غازی کے ڈھول کی آواز سے دبجاتی	؍؍

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر صفحہ کتاب
۶۴۱	جوہر اگر در خلاب افتد ہماں نفیس ست و غبار اگر بر فلک رود ہماں خسیس	موتی اگر کیچڑ میں گر پڑے تو ویسا ہی نفیس ہے اور اگر گرد آسمان پر بھی چڑھ جائے تو ویسی ہی ناچیز ہے۔	باب ث ح ۵۲
۶۴۲	استعداد بے تربیت دریغ است و تربیت نا مستعد ضائع۔	لائق شخص کا غیر تربیت یافتہ ہونا قابل افسوس ہے اور نالائق کو تربیت کرنا بے فائدہ	؍؍
۶۴۳	خاکستر نسبتے عالی دارد کہ آتش جوہر علویست ولیکن چوں بنفس خود ہنرے ندارد باخاک برابرست	راکھ آگ سے پیدا ہوتی ہے جو ایک اعلیٰ عنصر ہے مگر خود اُس کے ذات میں کوئی صفت نہ ہونے سے وہ مٹی کے برابر ہے۔	؍؍
۶۴۴	قیمت شکر نہ از نے است کہ آں خاصیت وے است	شکر کی قیمت نیشکر کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اُس کے ذاتی جوہر کے سبب سے ہے	؍؍
	مثنوی	**مثنوی**	
۶۴۵	چو کنعاں را طبیعت بے ہنر بود پیمبر زادگی قدرش بیفزود	کنعان میں کوئی ذاتی جوہر نہ تھا۔ اس لئے پیمبر زادہ ہونے	؍؍

نمبر سلسلہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت
		پر بھی اُس کی کچھ قدر نہیں ہوی	
۶۴۶	ہنر بنما اگر داری نہ گوہر گُل از خارست و ابراہیمؑ از آزر	اگر تجھ میں ہنر ہے تو دکھا ذات کو نہ جتا گلاب کا پھول کانٹے سے پیدا ہوتا ہے اور ابراہیم علیہ السلام آزر سے پیدا ہوے تھے۔	باب ۸ ح ۵۲
۶۴۷	مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔	مشک وہ ہے جو آپ ہی خوشبو دے وہ نہیں جسے عطار بیان کرے۔	باب ۸ ح ۵۳
۶۴۸	دانا چوں طبلۂ عطارست خاموش و ہنر نمائے۔ و نادان چوں طبل غازیست بلند آواز میاں تہی۔	عقلمند آدمی صندوقچۂ عطار کے طرح خاموش اور ہنر ظاہر کرتا ہے اور نادان نٹ کے ڈھول کے مانند آواز تو بلند کرتا ہے مگر اندر خالی ہوتا ہے۔	،،
	قطعہ	قطعہ	
۶۴۹	عالم اندر میانِ جاہل را مثلے گفتہ اند صدیقاں شاہدے درمیاں کورانست	جو عالم کہ جاہلوں میں ہو اُس کے متعلق سچے آدمیوں نے ایک مثل کہی ہے۔ کہ وہ مثل ایک	،،

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	مصحفے درمیان زندیقاں	معشوق سے ہے جو اندھوں میں ہے یا ایک قرآن ہے جو بتخانوں میں ہے۔	
۶۵۰	دوستے را کہ ہمہ عمر فراچنگ آرند نشاید کہ بیک دم بیازارند	جس شخص کو عمر بھر دوست بنا رکھا ہو اُس کو ایکدم رنجیدہ نکردینا چاہیئے۔	باب ث ح ۵۴
	بیت	**بیت**	
۶۵۱	سنگے بچند سال شود لعل پارہ زنہار تا بیک نفسش نشکنی بسنگ	پتھر برسوں میں کہیں لعل کا ٹکڑا بنتا ہے ہرگز اُس کو دم بھر میں پتھر سے نہ توڑ۔	؍؍
۶۵۲	عقل در دست نفس چناں گرفتارست کہ مردِ عاجز در دست زن گریز۔	عقل نفس کے ہاتھ میں ایسی پھنسی ہے جیسا کہ مرد عاجز حیلہ باز عورت کے ہاتھ میں۔	باب ث ح ۵۵
	بیت	**بیت**	
۶۵۳	در خرمی بر سرائے بہ بند کہ بانگِ زن از وے برآید بلند	اُس گھر پر خوشی کا دروازہ بند کردے جس گھر سے عورت کی آواز بلند نکلے۔	؍؍
۶۵۴	رائے بے قوت مکر و فسونست	تدبیر بغیر زور کے مکر و فریب ہے	باب ث ح ۵۶

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	[illegible]
	وقوت بے رائے جہل وجنون	اور زور عقل کے بغیر جہالت اور دیوانہ پن۔	
	بیت	**بیت**	
٦٥٥	تمیز باید و تدبیر و رائے وآنگہ ملک کہ ملک و دولتِ نادان سلیح جنگ خود است	(پہلے) تمیز۔ تدبیر۔ اور عقل چاہیے پھر ملک۔ کیونکہ احمق کا ملک اور دولت اُسی ہی سے لڑنے کے ہتیار ہیں۔	باب ش ح ٥٦٧
٦٥٦	جوانمردے کہ بخورد و بدہد بہ از عابدے کہ روزہ دارد و بنہد۔	جو سخی کہ آپ کھائے اور دوسروں کو دے وہ اُس عابد سے اچھا جو روزہ رکھے اور رکھانا بچائے۔	״
٦٥٧	ہر کہ ترکِ شہوت از بہر قبول خلق دادہ است از شہوت حلال در شہوت حرام افتادہ است۔	جس نے کہ ترک شہوت خلقت میں مقبول ہونے کے واسطے کی ہو وہ گویا شہوتِ حلال سے شہوتِ حرام میں پڑ گیا۔	״
	بیت	**بیت**	
٦٥٨	عابد کہ نہ از بہر خدا گوشہ نشیند بیچارہ در آئینہ تاریک چہ بیند۔	جو عابد کہ عبادتِ خدا کے لئے گوشہ نشین نہیں ہے وہ بیچارہ اندھیرے آئینہ میں کیا دیکھے گا۔	״

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۶۵۹	اندک اندک خیلے شود و قطرہ قطرہ سیلے گردد۔	تھوڑا تھوڑا ملکر بہت سا ہوجاتا ہے اور بوند بوند جمع ہوکر سیلاب بنجاتا ہے۔	باب ث ح ۵۷
۶۶۰	آنکہ دست قدرت ندارد سنگ خوردہ نگہ دارد تا بوقت فرصت دمار از دماغ خصم برآرد۔	جو شخص کہ قوت نہیں رکھتا ہے وہ جس پتھر سے اس نے مار کھائی تھی اس کو رکھ چھوڑتا ہے تاکہ بروقت موقع دشمن سے بدلہ لے۔	״
	بیت	**بیت**	
۶۶۱	اندک اندک بہم شود بسیار دانہ دانہ است غلہ در انبار	تھوڑا تھوڑا ہی بہت بنجاتا ہے ڈھیر کے اندر جو غلہ ہے وہ ایک ایک ہی دانہ ہے۔	״
۶۶۲	عالم را نشاید کہ سفاہت از عامی بحلم درگذارد کہ ہر دو طرف را زیاں دارد ہیبت ایں کم شود و جہل آں مستحکم۔	عالم کو نہیں چاہیئے کہ کمینہ کے ساتھ حلم سے کام لے کیونکہ اس سے دونوں کا نقصان ہے۔ اس کا (عالم کا) رعب گھٹ جاتا ہے اور اس کی (کمینہ کی) جہالت اور پختہ ہوجاتی ہے۔	باب ث ح ۵۸

سلسلہ نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	حوالہ صفحہ
	بیت	**بیت**	
۶۶۳	چو با سفلہ گوئی بلطف وخوشی فزون گردوش کبر و گردن کشی	جب تو کمینہ کے ساتھ نرمی اور خوشی سے بولے گا۔ تو اُس کا غرور او رتکبر بڑھجاتا ہے۔	باب ۸ ص ۵۸
۶۶۴	معصیت از ہرکہ صادر شود ناپسند است و از عُلما ناخوبتر کہ علم سلاح جنگ شیطانست و خداوند سلاح راچون باسیرے برند شرمساری بیشتر شود۔	گناہ کا سرزد ہونا ہر شخص سے بُرا ہے اور عالموں سے تو بہت ہی بُرا ہے۔ اس لئے کہ علم شیطان سے لڑنے کا ہتیار ہے جب ہتیار بند کو قید کیا تو اُسے زیادہ شرم آئے گی۔	باب ۸ ص ۵۹
	مثنوی	**مثنوی**	
۶۶۵	عامی نادان پریشاں روزگار بہ زِ دانشمند ناپرہیزگار کاں بنابینائی از راہ اوفتاد ویں دو چشمش بود و در چاہ اوفتاد	نادان جاہل پریشان حال۔ عالم ناپرہیزگار سے اچھا ہے۔ اس لئے کہ وہ تو اندھے پن کے باعث راستہ سے بھٹکا اور یہ دو آنکھیں رکھکر بھی کنوئیں میں گر پڑا۔	رر
۶۶۶	جان در حمایتِ یکدم است و دُنیا	جان ایکدم کے حفاظت میں ہے	باب ۸ ص ۶۰

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ جات
	وجود میانِ دو عدم۔	اور دنیا دو نیستیوں کے بیچ میں۔	
۶۶۷	دین بدنیا مفروشش۔ کہ دین بدنیا فروشاں خرند	دین کو دنیا پیدا کرنے کیلئے مت بیچ اس لئے اس کو دنیا پیدا کرنیوالوں کے ہاتھ بیچنے والے گدھے ہیں۔	〃
۶۶۸	شیطان با مخلصاں برنے آید وسلطان با مفلساں۔	شیطان خدا کے خاص بندوں کا اور بادشاہ مفلسوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔	باب ۵ ح ۶۱
	نظم	نظم	
۶۶۹	دانش مدہ آنکہ بے نماز ست گرچہ دہنش زفاقہ باز ست کو فرض خدا نمی گزارد از قرضِ تو نیز غم ندارد	بے نماز کو قرض مت دے اگرچہ اُس کا منہ مارے فاقوں کے کھلا ہوا کیوں نہ ہو اس لئے کہ جب وہ خدا کا فرض ہی ادا نہیں کرتا تو تیرے قرض کی فکر سے بھی اُسکو غم نہ ہوگا۔	〃
۶۷۰	ہر کہ در زندگی نانش نخورند چوں بمیرد نامش نبرند	جس کی زندگی ہی میں کسی نے اسکی روٹی نہ کھائی ہو اُس کے مرنے کے بعد کوئی اُس کا نام نہیں لیتا۔	باب ۵ ح ۶۲

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر باب حکایت
	مثنوی	**مثنوی**	
۶۷۱	آنکہ در راحت و تنعم زیست او چہ داند کہ حال گرسنہ چیست	جس کی زندگی آرام و آسائش میں گذری ہو وہ کیا جانے کہ بھوکے کا کیا حال ہوتا ہے۔	باب ۳ ح ۶۲
۶۷۲	حالِ درماندگاں کسے داند کہ باحوالِ خویش درماند	عاجزوں اور محتاجوں کا حال وہی جانتا ہے جس نے خود اُسکا تجربہ اٹھایا ہو۔	״
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۷۳	ایکہ بر مرکب تازہ سواری ہشدار کہ خرِ خارکش مسکین در آب و گل ست	اے شخص! (جو تیز گھوڑے پر سوار ہے) تو اس کا بھی خیال رکھ کہ غریب لکڑیاں اُٹھانے والا گدھا کیچڑ میں دھنسا ہوا ہے۔	باب ۳ ح ۶۲
۶۷۴	آتش از خانۂ ہمسایۂ درویش مخواہ کانچہ از روزن او میگذرد دودِ دلست	غریب ہمسایہ کے گھر سے آگ نہ مانگ اس واسطے کہ اُس کے مکان کے روزن سے جو دھواں نکلتا ہے وہ دل کا دھواں ہے۔	״
۶۷۵	درویش ضعیف حال را در تنگی خشک سال مپرس کہ چونی۔ اِلّا بشرط آنکہ	درویش تنگ دست سے قحط کی تکلیف میں یہ نہ پوچھ کہ کسطرح ہے	باب ۳ ح ۶۳

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	حوالہ
	ہمے بریش نہی و درہسم درپیش	مگر اس شرط پر کہ تو اُس کے زخم پر مرہم لگائے اور اُس کے آگے روپیہ رکھدے ۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
٦٧٦	خرے کہ بینی و بارش بگل در افتادہ ز دل بر و شفقت کن ولے مرو بہ سرش	کسی گدھے کو بوجھ سے لدا ہوا زمین پر گرا پائے تو دل سے اس پر مہربانی کر۔ مگر اُس کے پاس نہ جا	باب ۳ ح ٦٣
	کنونکہ رفتی و پرسیدیش کہ چوں افتاد میاں بہ بند و چو مرداں بگیر دُنب خرش	جب تو چلا گیا اور دریافت کر لیا کہ وہ کس طرح گرا تو مردوں کی طرح کمر باندھ اور گدھے کے دم کو پکڑے (نکال لے)	״
٦٧٧	دو چیز مخالف عقل ست ۔ خوردن بیش از رزقِ مقسوم و مُردن بیش از وقت معلوم ۔	دو چیزیں عقل کے خلاف ہیں مقسوم سے بڑھکر رزق کا کھانا اور وقت مقررہ سے پہلے مرنا	باب ۸ ح ٦٤
	قطعہ	**قطعہ**	
٦٧٨	قضا دگر نشود ور ہزار نالہ و آہ بشکر یا بشکایت برآید از دہنے	کفر و شکایت کے ساتھ کتنے ہی آہ و نالے کسی کے مُنہ سے کیوں نہ نکلیں۔ قضا کبھی نہیں	باب ۸ ح ٦٤

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
		ٹل سکتی۔	
۶۷۹	فرشتۂ کہ وکیل ست بر خزائن باد چہ غم خورد کہ بمیرد چراغ بیوہ زنے	ہوا کے خزانے پر جو فرشتہ مقرر ہے اس کو کسی بیوہ عورت کے چراغ بجھ جانے کا غم کیا ہوگا۔	باب ۵ ح ۶۴
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۸۰	جہد رزق ار کنی و گر نکنی برساند خدائے عز و جل	تو چاہے رزق کے لئے تلاش کرے یا نکرے خداوند کریم ضرور پہنچائیگا۔ اور۔	۵ ح ۶۵
۶۸۱	ور روی در دہان شیر و پلنگ نخورندت مگر بروز اجل۔	اگر تو شیر اور چیتے کے منہ میں بھی جائیگا تو بھی وہ تجھے نہ کھائینگے مگر موت کے دن۔	باب ۵ ح ۶۵
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۸۲	ہر کراہ جاہ و دولت ست و بداں خاطر خستہ در نخواہد یافت	جسکو دولت و ثروت حاصل ہے اور اس دولت سے وہ محتاج کی خبر نہ لیگا۔	باب ۵ ح ۶۶
	خبرش دہ کہ ہیچ دولت و جاہ بسرائے دگر نخواہد یافت	تو اسکو آگاہ کردے کہ عاقبت میں کوئی دولت و مرتبہ نہ پائیگا۔	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب حوالہ
۶۸۳	حسود از نعمت حق بخیل است وبندہ بیگانہ را دشمن میدارد۔	حاسد خدا کی نعمت سے محروم اور بندہ بیگناہ کا دشمن ہے	باب ۳ ح ۶۷
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۸۴	الا تا نخواہی بلا بر حسود که آن بخت برگشته خود در بلاست	خبردار تو ہرگز حاسد پہ بلا نازل ہونے کی خواہش نکر کیونکہ وہ بدبخت خود ہی حسد کی بلا میں پھنسا ہوا ہے	باب ۳ ح ۶۷
	چہ حاجت کہ با وے کنی دشمنی کہ ویرا چناں دشمن اندر قفاست	کیا ضرور ہے کہ تو اس کے ساتھ دشمنی کرے اس لئے کہ ایسا دشمن تو مخفی طور پر اس کے پیچھے لگا ہوا ہی ہے۔	"
۶۸۵	تلمیذ بے ارادت عاشق بے زرست و رونده بے معرفت مرغ بے پر و عالم بے عمل درخت بے بر و زاہد بے علم خانہ بے در	شاگرد بے اعتقاد مثل عاشق مفلس کے ہے۔ اور انجان راستہ چلنے والا مثل پرندہ بے پر کے ہے۔ عالم بے عمل مثل درخت بے ثمر	باب ۳ ح ۶۸

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
		اور پرہیزگار بے علم (مثل) اس گھر کے ہے جس کا دروازہ نہ ہو	
	بیت	**بیت**	
۶۸۷	سرہنگِ لطیف خوئے دلدار بہتر ز فقیہ مردم آزار	نیک خصلت اور پیارا سپاہی مردم آزار فقیہ سے بہتر ہے۔	باب ۸ ح ۶۸
۶۸۸	مردم بے مروت زنست و عابدِ با طمع راہزن۔	بے مروت آدمی (مثل) عورت کے ہے۔ اور لالچی پرہیزگار مثل لوٹیرے کے ہے۔	باب ۸ ح ۷۰
۶۸۹	دو کس را حسرت از دل نرود و پائے تغابن از گل بر نیاید۔ تاجرِ کشتی شکستہ و وارثِ با قلندراں نشستہ۔	دو شخصوں کی حسرت دل سے دور نہیں ہوتی اور ان کی اس حسرت اور نقصان کا پانوں کیچڑ سے کبھی نہیں نکلتا۔ ایک تو اس بیپاری کا جسکی کشتی ڈوبی ہوئی ہو۔ دوسرے اس وارث کا جو قلندروں کی صحبت میں بیٹھا ہوا ہو۔	باب ۸ ح ۷۱

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	حوالہ
	قطعہ	**قطعہ**	
۶۸۹	پیش درویشاں بود خونت مباح گر نباشد درمیاں مالت سبیل یا مرو با یار ارزق پیرہن یا بکش بر خان ومان انگشت نیل	اگر تیرا مال اُن پر وقف نہ ہو تو فقیروں کے نزدیک تیرا خون جائز ہے ۔ یا تو نیلا کپڑا پہنے والے دوست کے ساتھ نہ جا (اگر جاتا ہے) تو اپنے مال ودولت کو چھوڑ دے ۔	باب ۵ ح ۲۷
۶۹۱	خلعت سلطاں اگرچہ عزیز است جامۂ خلقان خود ازاں بعزت تر	بادشاہوں کا خلعت اگرچہ عمدہ ہے (مگر) اپنا پُرانا لباس عزت میں اُس سے بہت اچھا ہے ۔	باب ۵ ح ۲۷
۶۹۲	دخوان بزرگاں اگرچہ لذیذ خوردہ انبانِ خویش ازاں بلذت تر	اگرچہ امیروں کا دسترخوان مزیدار ہے (لیکن) اپنے جھولی کا ٹکڑا اُس سے زیادہ لذیذ ہے ۔	باب ۵ ح ۲۷
	بیت	**بیت**	
۶۹۳	سر کہ از دست مرغ خویش وترہ	اپنی محنت سے پیدا کیا ہوا	؍؍

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
	بہتر از نان دو خدائے دبره	سرکہ اور ساگ کانوں سے جو چوپڑی کی دی ہوئی روٹی اور حلوے سے اچھا ہے۔	
۶۹۳	خلاف راه صوابست و عکس رائے اولوالالباب دارو بگمان خوردن وراه نادیده بے کاروان رفتن۔	ایسے دوا کا استعمال کرنا جس کی تاثیر معلوم نہ ہو اور جس راستے کو نہ دیکھا ہو بغیر قافلے کے اُس راستہ سے جانا خلاف عقل اور عقلمندوں کی نصیحت کے برعکس ہے۔	باب ۸ ح ۴۳
	قطعه	**قطعہ**	
۶۹۴	امید عافیت آنگہ بود موافق عقل کہ نبض را بطبیعت شناس بنمائی	تجھے اپنی صحت پانے کی امید اسی صورت میں رکھنی چاہئے جب تو اپنے نبض کو کسی ایسے حکیم کو دکھائے جو تیرے مزاج سے واقف ہو۔	باب ۸ ح ۴۳
۶۹۵	بپرس ہر چہ ندانی کہ ذل پرسیدن دلیل راه تو باشد بعز دانائی	جو بات تجھے معلوم نہ ہو وہ دوسرے سے پوچھ کیونکہ پوچھنے کی تکلیف اور شرمندگی ہی	ایضاً

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	باب حکایت
		تیرے حق میں اچھی قابلیت حاصل کر لینے کے ذرائع ہوں گے	
۶۹۶	ہر آنچہ دانی کہ ہر آئینہ معلوم تو خواہد شد بپرسیدن آں تعجیل مکن کہ ہیبت سلطنت را زیاں دارد۔	جس بات کے متعلق تجھے معلوم ہے کہ وہ کبھی نہ کبھی معلوم ہو جائیگی ایسی بات کے دریافت کرنے میں جلدی نکر ورنہ وہ تیرے رعب سلطنت کو نقصان پہنچاے گی۔	باب ۸ ح ۷
۶۹۷	ہر کہ با بداں نشیند اگر طبیعت ایشاں درو اثر نکند بفعل ایشاں متہم گردد چنانکہ اگر شخصے بخرا باتے رود بنماز کردن منسوب شود بہ خمر خوردن	جو شخص کہ بدوں کی صحبت میں بیٹھا ہو۔ اگر اُس میں عادت بد کا اثر نہ بھی ہوا ہو تو بھی صحبت کے وجہ سے بدنام ہو جائے گا۔ جیسا کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کے لئے شراب خانہ میں جائے تو بھی شرابخواری کا دھبہ اُس پر لگجاتا ہے۔	باب ۸ ح ۵
	مثنوی	**مثنوی**	
۶۹۸	رقم بر خود بناد انی کشیدی کہ ناداں را بصحبت بر گزیدی	اگر تو اپنی صحبت میں کسی بیوقوف کا رکھنا پسند کرے گا تو خود ہی	

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
		اپنے پر نادانی کا دھبہ لگالے گا	
۶۹۹	طلب کردم زدانایان یکے پند / مرا گفتند بانادان مپیوند / اگر صاحب تمیزی خر نمائی / وگر نادانی احمق بر نمائی	بیوقوفوں کی صحبت اختیار مت کر کیونکہ اگر تو اپنے زمانہ کا مشہور عالم بھی ہوگا تبھی اُن کی صحبت کے باعث بیوقوف ہی ظاہر ہوگا اگر تو بیوقوف ہے تو اور بھی زیادہ بیوقوف سمجھا جائیگا	باب ۸ ح ۷۵
	قطعہ	**قطعہ**	
۷۰۰	کسے کہ لطف کند با تو خاک پایش باش / وگر خلاف کند در دو چشمش افگن خاک	جو شخص تجھپر مہربانی کرتا ہے تو اُس کے پاؤں کی خاک بن اگر وہ خلاف کرے تو تو اُس کے دونوں آنکھوں میں خاک ڈال دے	باب ۸ ح ۷۶
۷۰۱	سخن بلطف و کرم با درشت خوی مگوے / کہ زنگ خوردہ نگردد بنرم سوہن پاک	بدخو کے ساتھ نرمی سے بات نکر کیونکہ زنگ کھائی ہوی چیز سوہن سے گھسنے کے سوائے صاف نہیں ہوتی۔	؍؍
۷۰۲	ہر کہ در پیش سخن دیگران افتد تا مایۂ / فضلش بداند پایۂ جہلش بشناسد	جو شخص کہ اوروں کے باتوں میں اس غرض سے دخیل ہوتا ہو کہ	باب ۸ ح ۷۷

رجوع بہ کتاب	ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
	اُن پر اپنے لیاقت کا اظہار کریں وہ لوگ اس کی جہالت البتہ معلوم کر لیتے ہیں ۔		
	قطعہ	**قطعہ**	
باب ۸ ح ۷۷	عقلمند آدمی اس وقت تک جواب نہیں دیتا جب تک کہ اس سے سوال نکیا جائے	نہ ہر مرد ہوشمند جواب مگر آنگہ کزو سوال کنند	۷۰۳
	اگر زیادہ باتیں کرنے والا حق پر ہو تو بھی اس کے دعوے پر لوگ زیادہ اعتبار نہیں کرتے	گرچہ برحق بود فراخ سخن حمل دعویش بر محال کنند	
باب ۸ ح ۷۸	خوب غور کر کے سوال نکرنے والے کو جواب سن سنے کے بعد رنج اٹھانا پڑتا ہے ۔	ہر کہ سخن نسنجد از جواب برنجد ۔	۷۰۴
	قطعہ	**قطعہ**	
؍؍	جب تک عقل اس بات کی اجازت نہ دے کہ جواب کا دینا مناسب اور ضرور ہے اس وقت تک منہ نہ کھولنا چاہیئے	تا نیک ندانی کہ سخن عین صوابست باید کہ بگفتن دہن از ہم نکشائی	۷۰۵

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
۷۰۶	گر راست سخن گوئی و در بند بمانی بہ زانکہ دروغت دہد از بند رہائی	جھوٹ بولکر قید سے مخلصی پانے سے سچ کہکر قید میں پڑا رہنا اچھا ہے۔	باب ث ح ۷۸
۷۰۷	دروغ گفتن بضربت لازم بماند کہ اگرچہ جراحت درست شود نشاں بماند۔	جھوٹ بولنا مثل ایک بھاری زخم لگانے کے ہے۔ زخم تو اچھا ہوجائے گا۔ لیکن نشان قایم رہجاتا ہے۔	باب ث ح ۷۹
	قطعہ	قطعہ	
۷۰۸	کسے را عادت بود راستی خطائے رود در گذارند ازو دگر نامور شد بقول دروغ دگر راست باور ندارند ازو	جس شخص کی عادت سچ بولنے کی ہوتی ہے اس سے اگر کوئی خطا بھی ہوجائے تو معاف کر دیا جاتا ہے اور اگر جھوٹ بولنے میں مشہور ہو گیا تو اس کے سچی بات کا بھی اعتبار نہیں کیا جاتا۔	″ ″
۷۰۹	سگ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس	انسان ناشکر گذار سے شکر گذار کتا اچھا۔	باب ث ح ۸۰
	قطعہ	قطعہ	
۷۱۰	سگے را لقمہ ہرگز فراموش نگردد ور زنی صد نوبتش سنگ	سو بار پتھر مارنے پر بھی ایکبار کی ڈالی ہوئی روٹی کو کتا کبھی نہیں بھولتا	

نمبر	اقوال		ترجمہ و ماحصل	نمبر باب و حکایت
	وگر عمر سے نوازی سفلہ را بکمتر چیزے آید با تو در جنگ		لیکن کمینہ کے ساتھ اگر عمر بھر سلوک کیا گیا ہو تو وہ ایک ادنی بات میں لڑنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔	باب ۸ ح ۸۰
۷۱۱	از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بے ہنر سروری را نشاید۔		بالکل اپنے خواہشات کے ہی پورے کرنے کی فکر میں رہنے والے سے اچھے باتوں کی تحصیل نہیں ہوسکتی اور بے ہنر یا نالایق شخص افسری کے لایق نہیں ہوتا	باب ۸ ح ۸۱
	نظم		**نظم**	
۷۱۲	مکن رحم بر مرد بسیار خوار کہ بسیار خسپ است بسیار خوار		زیادہ کھانے والے آدمی پر رحم نکر کیونکہ سوتا بہت ہے اور کھاتا بھی بہت ہے۔	رر
۷۱۳	چو گاو ار ہمی بایدت فربہی چو خر تن بجور کساں در دہی		تجھے بیل کیطرح اگر موٹا ہونا منظور ہے تو اپنے جسم کو گدھے کی طرح تکلیف برداشت کرنے کے لئے لوگوں نہ کے حوالہ کر۔	رر
۷۱۴	ہر کہ بتادیب دنیا راہ صواب بر نگیرد بتہذیب عقبیٰ گرفتار آید۔		جو شخص کہ آداب سکھلانے پر بھی بھلائی کا راستہ اختیار نہیں کرتا	باب ۸ ح ۵۸

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت
		وہ آخرت کے عذاب میں گرفتار ہوجاتا ہے۔	
	قطعہ	قطعہ	
۷۱۵	نرود مرغ سوئے دانہ فراز چوں دگر مرغ بیند اندر بند	جب پرندے کو جال میں پھنسا ہوا دیکھتا ہے تو دوسرا پرندہ دانہ کے طرف نہیں جاتا۔	باب ۸ ح ۸۶
	پند گیر از مصائبِ دگراں تا نگیرند دیگراں ز تو پند	اوروں کے مصیبتوں کو دیکھکر عبرت لے تاکہ اور لوگ تجھ سے نصیحت حاصل کریں	,,
	قطعہ	قطعہ	
۷۱۶	شبِ تاریکِ دوستانِ خدائے مے بتابد چو روزِ رخشندہ	جن پر خدا مہربان ہے ان کی اندھیری رات بھی مثل روز روشن کے چمکتی ہے۔	باب ۸ ح ۸۷
۷۱۷	ویں سعادت بزورِ بازو نیست تا نبخشد خدائے بخشندہ	اور یہ خوش نصیبی طاقت بازو سے حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ خدا نہ بخشے۔	,,
۷۱۸	گدائے نیک انجام بہ از بادشاہِ بد فرجام	فقیر جس کا انجام اچھا ہو اس بادشاہ سے اچھا جس کی عاقبت	باب ۸ ح ۸۸

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	نمبر باب وحکایت
		خواب ہو	
	بیت	**بیت**	
۷۱۹	غمے کز پیش شادمانی بری بہ از شادی کز پسش غم خوری	جس رنج کے بعد خوشی حاصل ہو وہ رنج اس خوشی سے اچھا ہے جس کے بعد رنج ہو۔	باب ۸ ح ۸۸
۷۲۰	خداوند تبارک وتعالی می بیند و می پوشد وہمسایہ نمی بیند ومیخروشد۔	خدائے تعالی اپنے بندوں کے گناہوں کو دیکھتا ہے اور ان پر پردہ ڈالدیتا ہے اور پڑوسی دیکھتا نہیں اور شور مچاتا ہے	باب ۸ ح ۹۰
	بیت	**بیت**	
۷۲۱	نعوذ باللہ اگر خلق غیب داں بودے کسے بحال خود از دست کس نیاسودے	خدا کی پناہ۔ اگر روئے زمین کے لوگ غیب داں ہوتے تو ان کی ایذا رسانی سے کسی کو آرام واطمینان نہ ہوتا۔	؍؍
۷۲۲	زر از معدن بکاں کندن بدر آید واز دست بخیل بجاں کندن	سونا معدن میں پتھر کے پھوڑنے سے باہر نکلتا ہے مگر بخیل کے پاس سے تو جانکندنی کے (مرتے وقت) نکلتا ہے۔	باب ۸ ح ۹۱

حوالہ	ترجمہ و ماحصل	اقوال	باب
	قطعہ	**قطعہ**	
باب ۸ ح ۹۱	بخیل اپنے دولت سے حظ نہیں اٹھاتے بلکہ اُس کو گاڑ کر یہ کہتے ہیں کہ کسی چیز کو کھا لینے سے اُس کے تمنا ہیں رہنا ہی اچھا ہے مگر کسی دن تو دیکھیگا کہ دشمن کی خواہش کے موافق وہ شخص مرگیا اور اس کی دولت البتہ رہ گئی ۔	دونان نخورند و گوش وارند گویند امید بہ کہ خوردہ روزے بینی بکام دشمن زر ماندہ و خاکسار مردہ	۷۲۳
باب ۸ ح ۹۲	جو شخص کہ زیر دستوں پر رحم نہیں کرتا وہ زبردستوں کے ظلم میں گرفتار ہو جاتا ہے ۔	ہر کہ بر زیر دستاں نہ بخشاید بجفائے زبر دستاں گرفتار آید	۷۲۴
	مثنوی	**مثنوی**	
ریر	جس بازو میں قوت ہے (یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ) وہ جوانمردی سے عاجزوں کا ہاتھ توڑ ہی ڈالے	نہ ہر بازو کہ در وئے قوتے ہست بمردی عاجزاں را بشکند دست	۷۲۵
ریر	کمزوروں کا دل رنجیدہ نکرو ورنہ تو بھی کبھی زورمند کے ظلم سے	ضعیفاں را مہنہ بر دل گزندے کہ در مانی بجور زورمندے	۷۲۶

نمبر شمار	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نمبر حکایت
		عاجز ہو جاوے گا۔	
۷۲۷	عاقل چو خلاف درمیان آمد بجہد و چوں صلح بیند لنگر بنہد کہ آنجا سلامت برکنار است و اینجا حلاوت درمیان۔	عقلمند آدمی کسی مقام پر فساد یا نزاع دیکھتا ہے تو وہاں سے چلا جاتا ہے اور جب کسی مقام پر صلح دیکھتا ہے تو وہاں ٹھہر جاتا ہے اور مقام کرتا ہے اس لئے کہ پہلے موقع سے علٰحدہ ہو جانا ہی باعث سلامتی ہے اور دوسرے موقع پر ٹھہرنا باعث آرام ہوتا ہے۔	باب ح ۹۴
	از قطعہ	**از قطعہ**	
۷۲۸	بداں را نیک دار اے مرد ہشیار کہ نیکاں خود بزرگ و نیک روزاند	اے عقلمند بدوں پر مہربانی کی نظر رکھ اس لئے کہ اچھے لوگ تو خود ہی اچھے کہلانے کے مستحق ہیں۔	باب ح ۹۶
	بیت	**بیت**	
۷۲۹	آنکہ حظ آفرید و روزی سخت یا فضیلت ہمی دہد یا بخت	جس نے خوش اقبالی اور بدنصیبی پیدا کی ہے۔ وہی پروردگار فضیلت علم بخشتا ہے یا بدنصیب	باب ح ۹۷

نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	حوالہ
		بناتا ہے ۔	
۷۳۰	نصیحت پادشاہان مسلم کسے را کہ بیم سر ندارد و امید زر	جس شخص کو اپنے جان کا خوف یا دولت پیدا کرنے کی تمنا نہیں ہوتی ایسا ہی شخص بادشاہوں کو نصیحت کرنے کے شایاں ہے ۔	باب ۸ ح ۹۸
	مثنوی	**مثنوی**	
۷۳۱	موحد چہ در پائے ریزی زرش چہ شمشیر ہندی نہی بر سرش امید و ہراسش نباشد زکس برانیست بنیاد توحید و بس	خدا پر سچا اور پورا عقیدہ رکھنے والے کو مال و دولت دو ۔ یا شمشیر اس کے گردن پر رکھو اس کو دونوں یکساں ہیں ۔ اس لئے کہ اس کو نہ کسی کا خوف ہے نہ کسی سے امید اور اسی پر توحید کی بنیاد ہے اور بس ۔	ریر
۷۳۲	شاہ از بہر دفع ستمگاران است و شحنہ برائے خونخواران و قاضی مصلحت جوئے طراران ۔	ظلم و زیادتی کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے بادشاہ کشت و خون کرنے والوں کا بندوبست رکھنے کے لئے کوتوال ۔ پوٹلی بازوں اور چوروں کی تنبیہ کیلئے	باب ۸ ح ۹۹

نمبر	اقوال	ترجمہ وماحصل	مرجع مسئلہ
		قاضی مقرر رہیں ۔	
	قطعہ	**قطعہ**	
۷۴۳	چو حق معائنہ دانی کہ می بباید داد بلطف بہ کہ بجنگ آوری و دلتنگی	جب معلوم ہے کہ انصافاً تجھکو کوئی شے دینا واجب ہے تو اُس شے کا بلا کسی فساد برپا کرنے اور رنج اٹھانے کے خوشی سے دیدینا ہی بہتر ہے ۔	باب ۳ ح ۹۹
۷۴۴	خراج اگر نگذارد کسے بطیب نفس بقہر از و بستانند و مزد سرہنگے	اگر کوئی شخص خوشی سے خراج ادا نہیں کرتا تو خراج کا محصول کرنیوالا اُس کو معہ اپنی سزا دہی کی رقم کے وصول کرلیتا ہے ۔	۔۔
۷۴۵	ہمہ کس را دندان بترشی کند شود گرد دگر قاضیان را کہ بشیرینی	عام لوگوں کے دانت تو ترشی سے کُند ہوتے ہیں مگر قاضیوں کے دانت شیرینی سے ۔	باب ۳ ح ۱۰۰
	بیت	**بیت**	
۷۴۶	قاضی کہ برشوت بخورد پنج خیار ثابت کُند از بہر تو دہ خربزہ زار	جو قاضی کہ پانچ ککڑیاں رشوت میں کھالے گا وہ خربزے کے کھیت پر تیرا دعوی ثابت کردیگا ۔	۔۔ کے دس

[illegible]	اقوال	ترجمہ و اصل	[illegible]
۷۳۷	بیت قحبۂ پیر از نابکاری چہ کند کہ توبہ نکند و شحنۂ معزول از مردم آزاری	عمر رسیدہ بڑھیا بد رفتاری سے اور کوتوال معزول مردم آزاری سے توبہ نہ کرے گا تو کیا کرے گا۔	باب ۹ ص ۱۰۱
۷۳۸	بیت جوان گوشہ نشین شیر مرد راہ خداست کہ پیر خود نتواند ز گوشۂ برخاست	بیت جوان عمر آدمی خدا کے راہ پر گوشہ نشینی اختیار کرے تو وہ جوانمرد ہے اس لئے کہ بوڑھا آدمی خود ہی بیٹھنے کی جگہ سے اٹھ نہیں سکتا۔	״
۷۳۹	بیت جوانے سخت مے باید کہ از شہوت بپرہیزد کہ پیر سست رغبت را خود آلت بر نمیخیزد	بیت طاقتور جوان آدمی کو چاہیے کہ شہوت سے پرہیز کرے کیونکہ خواہشات بجھے ہوئے بوڑھے کو تو اصل میں خواہش نہیں پیدا [illegible]	״
۷۴۰	از قطعہ گرت ز دست بر آید چو نخل باش کریم ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد	از قطعہ اگر تجھ سے ہو سکے تو کھجور کے درخت مانند سخی بن۔ اگر تجھ سے نہیں ہو سکتا تو سرو کی طرح آزاد رہ۔	باب ۸ ص ۱۰۲
۷۴۱	دو کس مردند و تحسر بردند یکے آنکہ داشت و نخورد و دیگر آنکہ دانست و نکرد	دو شخص مرتے وقت بے فائدہ رنج اٹھاتے ہیں ایک وہ جس نے	باب ۸ ص ۱۰۳

[illegible]	ترجمہ و ماحصل	اقوال	[illegible]
	دولت جمع کر کے اُس سے کچھ حظ نہیں اُٹھایا - اور دوسرا وہ جس نے علم پڑھ کر اُس پر عمل نہ کیا -		
	قطعہ	قطعہ	
باب ۸ ح ۱۰۳	ہر شخص بخیل فاضل کے عیوب کے بیان کرنے میں کوشش کرتا ہے -	کس نہ بیند بخیل فاضل را کہ نہ در عیب گفتنش کوشد	۵۴۲
〃	اور اگر کسی سخی میں دو سو (۲۰۰) عیب بھی ہوں تو اُس کی سخاوت اُس کے اُن عیوب کو ڈھانپ دیتی ہے -	ور کریمے دو صد گنہ دارد کرمش عیبہا فرو پوشد	۶۴۳
	تمت	تمت	